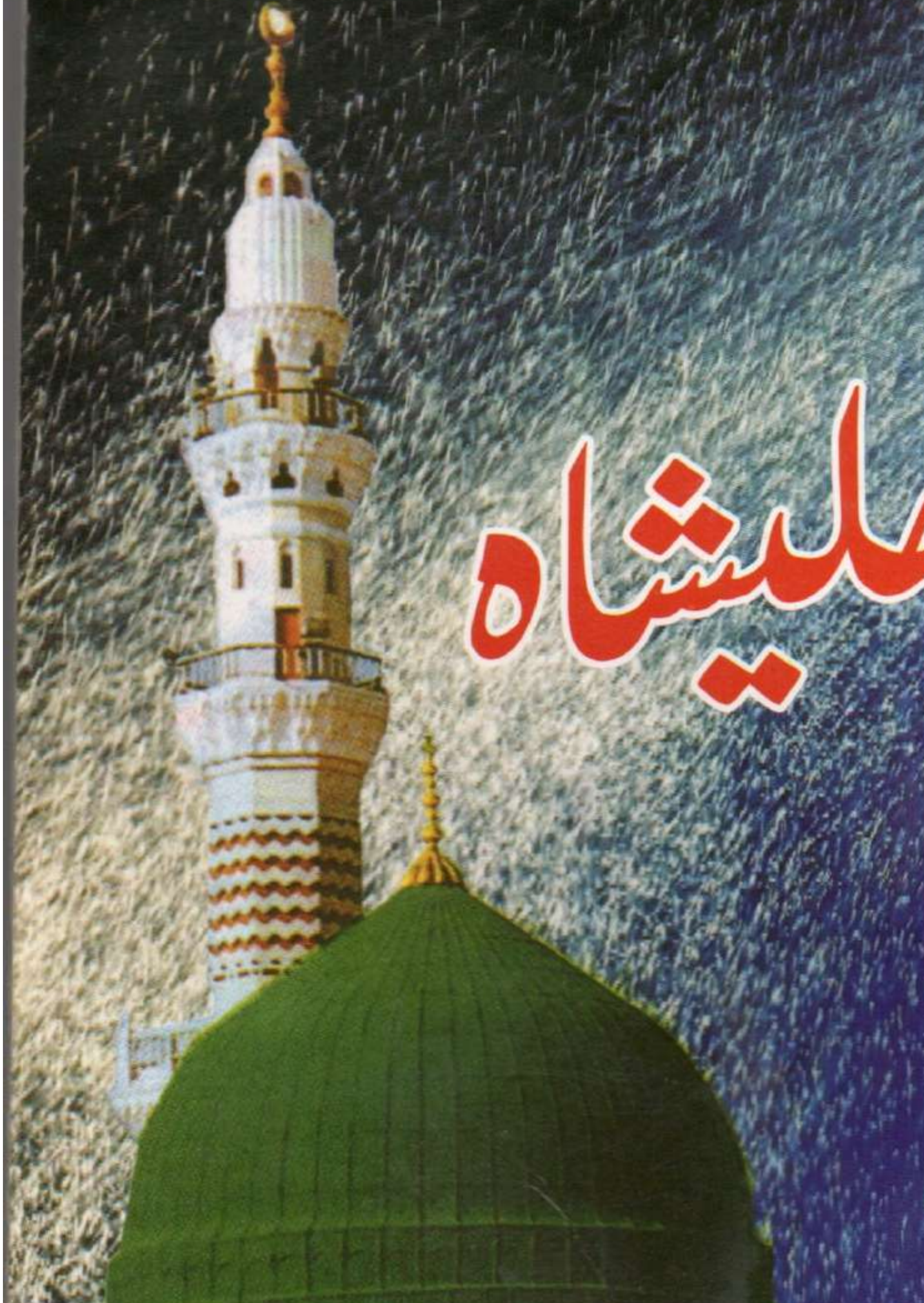
بسم اللہ الرحمن الرحیم



انوارِ جھلیشاہ



مصنف

پیر سید ظہور احمد شاہ



پیر سید ظہور احمد شاہ



دربارِ عالیہ

پیر سید خدا بخش المعروف پیر جھلی شاہ سرکار

خادم دربار ملک محمد عدیل عباس ریحان (سیال موڑ سرگودھا)

بسم الله الرحمن الرحيم

1 الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

انوار جھلیشاہ

سوانح حیات غوث زماں حضور مظہر الاسلام قبلہ
پیر سید خدا بخش المعروف پیر جھلیشاہ سرکارؒ

مصنف

پیر سید ظہور احمد شاہ

آستانہ عالیہ نواں کوٹ شریف مڈھ رانجھا
تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا

1

نام کتاب	انوار جھلیشاہؒ
مصنف	پیر سید ظہور احمد شاہ
تعداد	500
کمپوزنگ ڈیزائننگ	ٹائم کمپیوٹر سنٹر
اشاعت	مارچ 2011ء
ناشر	انجمن خدّامان جھلیشاہ
ہدیہ	-/150

1

انتساب

میں اس کتاب کو اپنے والد گرامی قبلہ پیر سید فضل احمد شاہؒ
کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی نظر رحمت نے مجھے اپنے جد امجد
کے حالات زندگی قلم بند کرنے کے قابل بنایا

گر قبول افتد زہے عزو شرف

1

فہرست

1

مقدمه

برصغیر پاک وہند میں اسلام کی اشاعت کا سہرا بزرگان دین اور اولیاء کرام[1] کے سر ہے۔ جنہوں نے انتہائی نامساعد اور کٹھن حالات میں بھی اس طرح اسلامی تعلیمات کا پرچار کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے برصغیر پاک وہند علم وعرفان کا مینارہ نور بن گیا۔ اولیاء کرام نے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے، بھٹکی ہوئی مخلوق کو انسانیت کا درس دینے اور ان کے دلوں کو عشق مصطفیٰ سے بہرہ ور کرنے میں گزار دیں اور جہاں بھی گئے اسلام کی شمع سے اس علاقے کو منور اور تاباں کرتے گئے۔

انہوں نے اپنا کام معاشی مفادات، گروہی تعصّبات اور سیاسی وابستگیوں سے بالا تر ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا اور ہر حال میں شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مزار آج بھی مرجع خلائق ہیں اور لوگ ان کی ارواح سے اکتساب فیض کر رہے ہیں۔ جب تک یہ لوگ زندہ رہے لوگوں کو محبت خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جام پلاتے رہے اور لوگ ان کے اعلیٰ اخلاق کی بدولت دین اسلام سے وابستہ ہوتے چلے گئے۔ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی لوگ ان ہستیوں کی تعلیمات اور سیرت و کردار سے مستفید ہو رہے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔

انہی بزرگان دین میں سے ایک بزرگ ہستی مظہر الاسلام قبلہ پیر خدا بخش المعروف جھلیشاہؒ کی ہے جنہوں نے برصغیر میں اسلامی معاشرہ کے احیاء اور دین حنیف کو قائم کرنے کیلئے دن رات اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کام کیا۔ دکھی لوگوں کو سینے سے لگا کر ان کے دکھوں کا مداوا کیا بھٹکی ہوئی انسانیت کو توحید خداوندی سے روشناس کرایا اور سیاہ باطن لوگوں کے دلوں کو نور ایمان سے منور کیا۔

آپؒ کی سوانح حیات پر کوئی مفصل کتاب موجود نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو آپؒ کے حالات وواقعات سے پوری آگاہی نہ ہوسکی کیونکہ آپؒ کے حالات زندگی نہ تو آپؒ کی اولاد نے لکھ کر محفوظ کیئے اور نہ ہی آپؒ کے عقیدت مندوں نے۔ کیونکہ آپ کے حالات وواقعات اور کرامات ان کے ذہنوں میں محفوظ تھیں اور وہ ان کو زبانی طور پر بیان کرتے تھے اس لئے انہوں نے لکھ کر محفوظ کرنے کی خاص ضرورت محسوس نہ کی۔

اب جبکہ زمانہ میں ہر سو علم کی روشنی پھیل رہی ہے تو عقیدت منداور بزرگان دین سے محبت رکھنے والے لوگ آپؒ کے حالات وواقعات سے بھی آگاہی حاصل کرنے کے خواہش مند تھے لیکن بزرگوں کے وفات پا جانے کی وجہ سے آپؒ کے حالات زندگی کے بارے میں معلومات کا حصول بہت مشکل ہو گیا تھا۔لوگوں کے سوال کرنے پر بعض اوقات میری زبان بھی خاموش ہو جاتی تھی چنانچہ اس خاموشی اور عقیدت مندوں کے اصرار نے میرے دل میں یہ خواہش پیدا کی کہ آپؒ کے حالات زندگی پر ایک کتاب ہونی چاہیے۔ میں نے اپنے دل میں تہیہ کر لیا کہ اس کام کو کرنا ضرور ہے اگرچہ ایک سو پچاس سال بعد یہ کام کرنا مشکل تو تھا لیکن ناممکن نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کام کو شروع کر دیا کچھ مواد تو کتابوں سے مل گیا اور کچھ خاندانی بزرگوں کی زبانی آپؒ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ خاص کر پیر طریقت جناب پیر سید محمد حنیفؒ شاہ صاحب کی مجلس نے اس کام میں میری بہت رہنمائی فرمائی۔

اس کتاب سے پہلے بھی میں نی تذکرہ **پیر سید خدا بخش المعروف جھلی شاہ سرکارؒ** کے

نام سے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی تھی جس کو عقیدت مندوں نے بہت پسند کیا اور لوگوں کو[1] آپؒ کے حالات و واقعات سے واقفیت حاصل ہوئی۔اس کے بعد میرے دل میں شوق تھا کہ ایسی کتاب لکھوں جس میں آپؒ کا، آپؒ کے اساتذہ، اولاد اور خلفائے کرام کا ذکر بھی کیا جائے۔خداوند کریم نے میری اس کاوش کو قبول فرمایا اور مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی تاکہ بعد میں آنے والے لوگ اس کتاب سے استفادہ کرسکیں اور انہیں اپنے بزرگوں کے حالات سے آگاہی حاصل ہو سکے۔امید ہے کہ دوست واحباب اور عقیدت مند میری اس کاوش کو پسند کرتے ہوئے میرے حق میں دعائے خیر کریں گئے اس کتاب کو لکھنے اور ترتیب دینے میں میرے صاحبزادگان سید احمد رضا شاہ اور سید محمد اعجاز شاہ نے بہت تعاون کیا جبکہ اس کتاب کو شائع کرنے کی ذمہ داری عزیزم مہر شوکت علی نے اٹھائی اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے اس کے علاوہ جنھوں نے بھی اس کارخیر کو پایا تکمیل تک پہنچانے میں تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ سب کے لئے دنیا وآخرت میں آسانیاں پیدا فرمائے۔

میں اس امید پر اپنے قلم کو روکتا ہوں کہ اچھے لوگوں کے ذکر کے صدقے اللہ تعالیٰ میری بھی بخشش فرمائے۔امین

شنیدم کہ در روز امید بیم

بداں را بانیکاں بہ بخشد کریم

پیر سید ظہور احمد شاہ

1

حمد باری تعالیٰ

تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لئے جو وحدہ لاشریک ہے جس نے اپنی معرفت کے لیے امر کن سے عالم خلق کو پیدا فرمایا۔ جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔

كُنْتُ كَنْزً ... ءً امَخْفِياً فَأَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

ترجمہ: میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔

وہی خالق کائنات ہے جو اپنی رحمت سے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے سوکھے درختوں کو ہریالی عطا کرتا اور تاریک رات کے بعد روشن صبح کو طلوع کرتا ہے جس نے زمین کو ایک دسترخوان کی طرح بچھا کر اس پر اپنی مخلوق کے لیے مختلف انواع کے میوے رکھے اور انسان کو اپنی بارگاہ سے بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کی مادی ضروریات کی تکمیل کے لئے انسان کو تمام مادی وسائل مہیا کیے وہاں انسان کی روحانی تسکین اور قلبی اطمینان کے لئے ذکر جیسی دولت سے بھی نوازا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

(الرعد ۱۳:۲۸)

ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔

یہ وسیع وعریض کائنات اسی کے قبضہ اختیار میں ہے ساری عظمتیں اور رفعتیں اسی کے لئے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے چن لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے ساری عزتیں اور بھلائیاں اسی کے دست قدرت میں ہیں قرآن مجید

میں ارشاد ربانی ہے۔ 1

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰ ی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

(آل عمران ۳:۲۶)

ترجمہ: آپ فرما دیجیے! اے اللہ، اے ملکوں کے مالک تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں ساری بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

دنیا میں انسان کی راہنمائی اور اپنی معرفت کے لئے خالق ارض وسماء نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا تاکہ لوگ ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے میری معرفت حاصل کریں اور میری عطا کی ہوئی نعمتوں کو پہچانتے ہوئے میری بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کریں انسان جتنا اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی حقیقت کو جانتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کے دل میں محبت واطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور پھر یہ نعمتیں اس قدر کثیر ہیں کہ ان کو شمار بھی نہیں کیا جاسکتا ارشاد خداوندی ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔

(ابراھیم ۱۴:۳۴)

ترجمہ: اور اگر تم میری نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار بھی نہیں کر سکتے۔

کائنات کی ہر چیز اسی وحدہ لاشریک کی تعریف میں رطب اللسان ہے چاہے

وہ انسان ہوں یا حیوان، شجر ہوں یا حجر، نباتات ہوں یا جمادات، زمین ہو یا آسمان اپنے اپنے انداز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل میں مصروف ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ مِنْ شَيْئٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ

(الاسراء ۱۷: ۴۴)

اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے پاکی بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔

شیخ سعدی اپنی کتاب گلستان میں اس تسبیح کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

بذکرش ہرچہ بینی در خروش شست

ولے داند دریں معنی کہ گوش شست

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست

کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

وہ ذات پاک اتنی رفعتوں اور عظمتوں والی ہے۔ کہ اگر تمام درخت قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندر سیاہی ہو جائیں۔ سمندر ختم ہو جائیں گے قلمیں ٹوٹ جائیں گی لیکن اس کی عظمت وشان کا ایک باب بھی ختم نہیں ہوسکتا۔

وہ ہر چھپی اور ظاہر بات کو جانتا ہے ماضی بھی اس کے سامنے اور مستقبل بھی اس سے پوشیدہ نہیں وہ انسانی ذہن میں اٹھنے والے خیالات اور سوچوں سے واقف اور ہماری شہ رگ سے بھی قریب تر ہے دریاؤں کی روانی، پہاڑوں کی طولانی، سمندروں کی جولانی پھولوں کی مہک، کلیوں کے تبسم اور بارش کی رم جھم سبھی میں اسی کی جلوہ گری ہے۔

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ وہ اپنی عزت وعظمت کے صدقے ہمیں اپنے شکرگزار بندوں میں شامل فرمائے اور دنیا وآخرت میں ہمارے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

1

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معرفت خداوندی اور انسانیت کی راہنمائی کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس[1] ہزار انبیاء کرام مبعوث ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ انبیاء شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ختم نبوت کا تاج عطا کرتے ہوئے اس قرآنی آیت کی صورت میں ختم فرمادیا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ ☐ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(الاحزاب ۳۳:۴۰)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعثت کے حوالے سے سب سے آخر میں آئے لیکن تخلیق کے حوالے سے سب سے پہلا وجود آپ ہی کا تھا اور پھر اسی وجود سے ساری کائنات تخلیق ہوئی امام جوزی اس حوالے سے یوں روایت نقل کرتے ہیں۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ

(المیلاد النبوی)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا اور بعد ازاں میرے نور سے ساری مخلوقات کو پیدا کیا۔

اگرچہ تخلیق کے حوالے سے پہلا وجود نور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تھا لیکن اس عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۵۷۱ء عیسوی عام الفیل کے سال میں ہوا

خالق کائنات نے بڑی بڑی عظمتوں والے انبیاء ورسل مبعوث فرمائے لیکن ان کی امتوں کو احسان نہ جتلایا لیکن جب آمنہ کے لال کی باری آئی تو فرمایا۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ

(آل عمران ۳: ۱۶۴)

ترجمہ: اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

احسان تب ہی ہوتا ہے۔ جب کسی کو اس کے حق سے بڑھ کر کوئی چیز عطا کی جائے لہذا اللہ رب العزت کی طرف سے یہ احسان جتلا کر عظمت مصطفی کو بیان کیا جا رہا ہے وہ عظمتیں رفعتیں، معجزات اور کمالات جو پہلے انبیاء کرام میں ایک ایک دو دو کر کے تقسیم ہوتے رہے لیکن جب باری آئی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اللہ تعالی نے ساری عظمتیں اور رفعتیں جمع کر کے دامن مصطفی میں ڈال دیں شاعر نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت اور عفو و درگزر کا پیکر تھے۔ چھوٹے بڑے سب کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آتے انسان تو انسان بلکہ حیوان اور چرند پرند بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے محروم نہ تھے کائنات کا ذرہ ذرہ یہاں تک کے آپ کو نہ ماننے والوں پر بھی

آپ کی عمومی رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برستی تھی۔قرآن مجید آپ ﷺ کی رحمت [1]
کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے۔

وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

(الانبیاء ۲۱:۱۰۷)

ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

آپ ﷺ کی آمد سے پہلے عالم عرب کفر کے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا لیکن آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ نے ان کے دلوں سے کفر کا اندھیرا دور کر کے انہیں نور ایمان سے منور کر دیا آپ کے قدم جہاں بھی لگے وہ جگہ برکتوں کا منبع بن گئی جب آپ ﷺ حلیمہ سعدیہؓ کے گھر تشریف فرما ہوئے تو وہاں ہر طرف ویرانی تھی۔لیکن آپ ﷺ کی آمد سے ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہوگئی اور حلیمہ سعدیہؓ کا کنبہ خوشحال ہو گیا۔مدینہ جس کا پہلا نام یثرب تھا۔یہ شہر بیماریوں کے گھر کی وجہ سے مشہور تھا۔لیکن آپ ﷺ کے قدموں کی برکت سے یہ مدینہ النبی بن گیا۔آپ کی نظر رحمت نے بدو اور جاہل لوگوں کو بھی ہادی اور راہنما بنا دیا شاعر کہتا ہے۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
وہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

خالق کائنات نے آپ کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا پیدا فرمایا چشم آفتاب نے آج تک ایسے کمالات اور خوبیوں کی مالک ہستی نہ دیکھی اور نہ قیامت تک دیکھ سکے گی حضرت حسان بن ثابتؓ آپ کی اس شان کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِنۡ كُلِّ عَيۡبٍ 1

كَأَنَّمَا خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ

اس کے باوجود جو آپ کی ذات میں عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے وہ اس کی اپنی ایمانی کمزوری اور بدبختی کی وجہ سے ہے ورنہ جس کی شانیں اور عظمتیں خود خالق کائنات بیان کرے انسان تو اس کی تعریف کا کما حقہ حق ادا ہی نہیں کرسکتا اہل محبت لوگ عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے لیکن ہمیشہ آپ کی شان کے احاطے سے عاجزی کا اظہار کرتے رہے ایک عاشق رسول اس حقیقت کا اعتراف یوں کرتے ہیں۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجهک المنیر لقد نوّر القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ایک مسلمان کا تو ایمان ہی اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل میں حب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگزیں نہ ہو حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

لَا يُؤۡمِنُ اَحَدُكُمۡ حَتّٰى اَكُوۡنَ اَحَبَّ اِلَيۡهِ مِنۡ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ

(مسلم شریف)

ترجمہ کوئی آدمی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کو

اس کے والدین اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر پیارا نہ ہو جاؤں۔ 1

گو یا حب مصطفی ﷺ جان ایمان ہے رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے۔

1

شانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ ؓ کا اسم مبارک علی ابن ابی طالب کنیت ابوالحسن اور ابوتراب جبکہ لقب اسد اللہ تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ آپ کی پیدائش بیت اللہ شریف کے اندر ہوئی آنکھ کھولی تو پہلی نظر حضور ﷺ کے چہرے پر پڑی۔

آپ کے والد گرامی بنو ہاشم کے سردار اور معززین قریش میں سے تھے جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ ؓ بنت اسد بھی خاندان بنو ہاشم کی نیک سیرت خاتون تھیں حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد حضرت علی ؓ کے والدین نے ہی حضور ﷺ کی پرورش فرمائی حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ نے اپنے بچوں سے زیادہ محبت وشفقت سے حضور ﷺ کی نگہبانی فرمائی حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

فاطمہ بنت اسد ؓ میری وہ ماں ہے جس نے مجھے پالا اور مجھے وہ محبت دی جس کا میں حق ادا نہیں کر سکتا جبکہ ابوطالب نے ہر موقع پر حضور ﷺ کی مالی جانی اور زبان سے امداد فرمائی۔

کثرت عیال کے باعث جب ابوطالب پر کچھ سال تنگدستی کے آئے تو حضور ﷺ نے حضرت علی ؓ کو اپنی کفالت میں لے لیا پھر اس کے بعد آپ مسلسل حضور ﷺ کی کفالت میں رہے اور آغوش نبوت میں ہی پرورش پائی۔

حضرت علی ؓ کو بچپن سے ہی اسلام قبول کرنے کا شرف عطا ہوا اور ولادت سے لے کر وفات تک ایک لمحے کے لئے بھی آپ کا دامن کفر وشرک سے آلودہ نہیں ہوا حضرت علی ؓ وہ عظیم ہستی ہیں جن کو نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر اپنا اور اللہ کا محبوب ہونے کی سند ان الفاظ کے ساتھ عطا فرمائی۔

لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلاً □ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

(ترمذی شریف)

میں ایسے شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

کچھ اعزازات و کمالات ایسے ہیں جن کی وجہ حضرت علیؓ صحابہ کے جھرمٹ میں منفرد نظر آتے ہیں ان میں سے ایک حضرت علیؓ کے ذکر اور چہرے کی زیارت کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبادت کا درجہ دیا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ □ عِبَادَۃٌ وَذِکْرُ عَلِیٍّ □ عِبَادَۃٌ

(کنزالاعمال)

حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت اور آپ کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت علیؓ سے خاص الفت اور محبت تھی کئی موقعوں پر ہمیں اس محبت کی جھلک دکھائی دیتی ہے حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ میں انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علیؓ اشکبار آنکھوں کے ساتھ آئے اور عرض کی یارسول اللہ آپ نے سب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

(ترمذی شریف)

1

اے علیؓ: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علیؓ بنی ہاشم میں سے وہ خوش نصیب ہستی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا و آخرت میں سید (سردار) کے لقب سے نوازا ہے حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ کائنات سے فرمایا کہ۔

اَمَا تَرْضِیْنَ اَنَّکَ سَیِّدَۃُ نِسَآئِ الْعَالَمِیْنَ اَمَاوَاللّٰہِ لَقَدْزَوَّجْتُکَ سَیِّدَ ا فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

(مستدرک حاکم)

کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہو اور اللہ تعالیٰ کی قسم تمھارے شوہر علیؓ دنیا و آخرت میں سردار ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کی محبت جزو ایمان اور آپ کی ذات سے بغض منافقت کی علامت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیتے ہوئے فرمایا حضرت ام سلمۃؓ روایت کرتی ہیں۔

مَنْ اَحَبَّ عَلِیَّ ا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیَّ ا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہ

(مستدرک حاکم)

جس نے حضرت علیؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کو محبوب رکھے گا اور جس نے علیؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے

بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو گا ۔ 1

ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ کی محبت عین ایمان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کی دلیل ہے جب تک کسی دل میں حضرت علیؓ کی محبت جاگزین نہیں ہوگی اس وقت تک اس بندے کا نہ تو ایمان کامل ہوسکتا اور نہ ہی وہ علوم نبوت سے فیض یاب ہوسکتا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا

(ترمذی شریف)

میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

جو بندہ دروازے سے جھک کر نہیں گزرے گا وہ شہر میں کیسے داخل ہوگا لہذا جو بھی نبوی علم کے فیض سے مستفیض ہونا چاہتا ہے اسے حضرت علیؓ کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرنا پڑے گا۔

1

شان اولیاء

آج کل کے اس پرفتن اور گمراہی کے دور میں جب لوگ شان رسالتﷺ میں بے ادبی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے اولیاء کرام کی شان میں گستاخی کرنا تو دین کی خدمت سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنا دوست اور محبوب بنایا ہے بلکہ انھیں اپنے انعام یافتہ بندوں میں بھی شمار کیا ہے اور ان پاک ہستیوں کے خلاف دشمنی کرنے والے کے خلاف اعلان جنگ فرمایا ہے حدیث قدسی ہے۔

من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب

جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

اس لئے میں پیر جھلی شاہ سرکارؒ کا ذکر کرنے سے پہلے قرآن وحدیث کی روشنی میں شان اولیاء بیعت کی حقیقت اور ضرورت مرشد کے بارے میں مختصر طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں تا کہ پڑھنے والے کے دل میں اولیاء کرام کی عظمت جاگزین ہو سکے اور وہ ان عظیم ہستیوں کے ساتھ نسبت قائم کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی حاصل کر سکے۔

ولی کا معنی و مفہوم 1

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

(یونس ۱۰:۶۲)

ترجمہ: بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ایک اور مقام پر اولیاء اللہ کی شان کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنۡ اَوۡلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ

(الانفال ۸:۳۴)

ترجمہ: اس کے ولی تو صرف متقی لوگ ہیں۔

لفظ ولی وَلایت اور وِلایت دونوں سے مشتق ہے جن کا معنی حاکم مقرر ہونا یا متصرف ہونا۔لہذا ان معانی کی رو سے ولی اللہ وہ ہوتا ہے جسے اللہ کی طرف سے مخلوق پر حاکم مقرر کر دیا جاتا ہے اور مخلوق کے امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے تصرف کا حق عطا کر دیا جاتا ہے۔

الولی کی جمع اولیاء ہے جس کا معنی دوست اور مددگار بھی ہوتا ہے۔

ولیوں کے قدم لگنے کی جگہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں

ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

(بقرۃ ۲:۱۵۸)

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

جب حضرت ابراھیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زوجہ حضرت بی بی حاجرہؓ اور اپنے شہزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ کی بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ کر چلے گئے کچھ دنوں کے بعد جب ان کے پاس موجود خوراک اور پانی ختم ہوگیا تو ننھے اسماعیلؑ نے پیاس کی شدت سے تڑپنا شروع کر دیا حضرت حاجرہؓ نے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ پہاڑیوں پر سات چکر لگائے یہ دوڑنے کی ادا اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن پہاڑیوں پر میری پیاری بندی کے قدم لگے ہیں ان کو بھی میں نے اپنی نشانیاں بنالیا ہے۔

پتہ چلا پتھروں اور پہاڑوں کی نسبت بھی اگر اللہ کے محبوب بندوں کے ساتھ ہوجائے تو وہ بھی اللہ کے نشان بن جاتے ہیں اور ان کی تعظیم کرنے سے اجروثواب نصیب ہوتا ہے۔ قابل غور مقام یہ ہے کہ اگر محبوب بندوں کے قدموں کے صدقے پہاڑوں کو اس قدر شان مل جائے تو جن کے قدموں کے صدقے پہاڑوں کو یہ مقام ملا ان اللہ کے محبوب بندوں کی اپنی عظمت کا عالم کیا ہوگا۔

ولیوں کے آستانے پر دعائیں فوراً قبول ہوتی ہیں

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ه هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ه فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ

يُصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى 1

(آل عمران ۳: ۳۷ تا ۳۹)

ترجمہ: جب بھی زکریا علیہ السلام حضرت مریمؑ کے پاس اس کی عبادت گاہ میں جاتے تو اس کے پاس کھانے کی چیزیں موجود پاتے انہوں نے پوچھا اے مریمؑ! تمھارے پاس یہ چیزیں کہاں سے آتی ہیں؟ انہوں نے کہا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتی ہیں بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے اسی جگہ زکریاؑ نے اپنے رب سے دعا مانگی عرض کی اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے ابھی وہ حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے ان کو آواز دی کہ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے یحیٰی علیہ اسلام کی خوشخبری دیتا ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام نے اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف کر دیا تھا حضرت زکریا علیہ السلام چونکہ ان کے سرپرست اور کفیل تھے اس لئے ان کی خبر گیری کرنے کے لئے اکثر ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔

اللہ کے نبی حضرت زکریا علیہ السلام جب بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو قدرت خداوندی سے ان کے پاس طرح طرح کے بے موسمی پھل موجود پاتے ایک دن حضرت زکریاؑ نے بی بی مریمؑ سے فرمایا تمھارے پاس یہ بے موسمی پھل کہاں سے آجاتے ہیں حالانکہ تمھارے پاس میرے سوا آتا بھی کوئی نہیں؟ تو حضرت بی بی مریم نے کہا یہ پھل مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔

جب حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ کیفیت دیکھی تو آپ کے دل میں خیال آیا جو خالق کائنات حضرت مریمؑ کو بے موسمی پھل دے سکتا ہے وہ مجھے بے موسمی اولاد بھی تو دے سکتا ہے اس خیال کا آنا تھا کہ آپ نے بی بی مریم کے حجرے میں کھڑے کھڑے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور عرض کی مولا بے شک میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ ہو چکی ہے اور اولاد پیدا ہونے کا موسم بھی گزر گیا ہے لیکن تیری بندی کے حجرے میں کھڑا ہو کر دعا کرتا ہوں جس طرح تو اسے بے موسمی پھل عطا کرتا ہے مجھے بھی بے موسمی اولاد عطا فرما۔

ابھی دعا کر کے حجرے سے باہر نہیں گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے زریعے ان کو خوشخبری بھی سنا دی اور فرمایا کہ آج آپ نے میری بندی کے آستانے پر کھڑے ہو کر دعا کی ہے اس لئے تیری دعا کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے میں تجھے یحیٰ علیہ السلام جیسے بیٹے سے نوازوں گا جو نبی بھی ہوگا اور اپنی قوم کا سردار بھی ہوگا۔

اس قرآنی واقعے سے ثابت ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے اور ہر جگہ سنتا ہے لیکن اگر اللہ والوں کے آستانے پر کھڑے ہو کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے فوراً قبول بھی کرتا ہے۔

دوسرا یہ کہ بزرگوں کے آستانے پر جا کر دعا کرنا بدعت وشرک نہیں بلکہ یہ انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی سنت ہے۔

ہمارے اسلاف اور اماموں کا شروع ہی سے یہ طریقہ رہا ہے کہ انھیں جب بھی کوئی مشکل آتی ہے وہ بزرگوں کے آستانوں پر جا کر دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے

ولیوں کے صدقے ان کی دعاؤں کو فوراً شرف قبولیت عطا فرماتا ہے

1

خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ امام ابو حنیفہؒ کے مزار مبارک کی برکات اور وہاں پر دعا کی قبولیت کے بارے میں اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

میں (امام شافعیؒ) امام ابو حنیفہؒ کی ذات سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روزانہ ان کی قبر کی زیارت کے لئے آتا ہوں جب کوئی ضرورت اور مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر آتا ہوں اور اس کے پاس کھڑے ہو کر حاجت برآری کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں پس میں وہاں سے نہیں ہٹتا کہ میری حاجت پوری ہو چکی ہوتی ہے۔ (تاریخ بغداد)

اولیاء اللہ دور سے دیکھتے ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَالَ الَّذِی عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتَابِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَہٗ قَالَ ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّی

(النمل ۲۷:۴۰)

ترجمہ: جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کی اجازت ہو تو میں اس تخت کو آپ کے پاس لے آتا ہوں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پھر جب آپ نے اس تخت کو اپنے پاس پڑا دیکھا تو فرمانے لگے یہ میرے رب کا فضل ہے

جب ملکہ بلقیس شاہی تزک و احتشام کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئی تو آپ نے اسے قدرت خداوندی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی

عظمت وکمال دکھانے کے لئے اپنے درباریوں سے فرمایا۔

1

کون ہے جو ملکہ بلقیس کے آنے سے پہلے پہلے اس کے تخت کو میرے دربار میں لے آئے؟ ایک جن نے عرض کی یا نبی اللہ میں اس تخت کو محفل برخاست ہونے سے پہلے آپ کی بارگاہ میں پیش کردوں گا اگرچہ وہ بڑا بھاری بھرکم اور سینکڑوں میل دور ہے

لیکن آپ کو گوارا نہ ہوا کہ آپ کا درباری اس معمولی کام کے لئے اتنی بڑی مہلت مانگے لہذا ایک اللہ کا ولی کھڑا ہوا اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے پہلے آپ کے دربار میں پیش کردوں آپ نے اجازت عطا کردی اجازت ملنے کی دیر تھی جونہی حضرت سلیمانؑ نے پلک جھپکی اس اللہ کے ولی نے سینکڑوں من وزنی تخت سینکڑوں میل دور سے لاکر آپ کے قدموں میں پیش کردیا۔ اس قرآنی واقعے سے پتہ چلتا ہے۔

۱) اللہ کے ولی اپنی جگہ پر بیٹھے سینکڑوں میل دور تک دیکھ سکتے ہیں اسی لئے عارف کھڑی فرماتے ہیں۔

جے رب دیوے دل دیا اکھیں چانن ہوئے نوروں
پھر پئی ہر شئے نظریں آوے کیا نیڑے کیا دوروں

۲) صرف دیکھ ہی نہیں بلکہ وہاں پر موجود چیزوں میں تصرف بھی کرسکتے ہیں اور اپنے عقیدت مندوں کی مدد بھی کرسکتے ہیں اسی لئے محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں۔

لوانکشفت عورۃ مریدی بالمغرب وانا بالمشرق لسترتہا

(اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

اگر مغرب میں میرے مرید کا ستر کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو میں وہیں بیٹھے ہوئے مغرب میں موجود اپنے مرید کی ستر پوشی کر سکتا ہوں۔

مقربین کے صدقے لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان للہ خلقا خلقھم لحوائج الناس تفزع الناس الیھم فی حوائجھم اولئک الآمنون من عذاب اللّٰہ

(مجمع الزوائد)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی حاجت روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں اور اللہ کے وہ خاص بندے عذاب الٰہی سے محفوظ و مامون ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ اولیاء کرام کے صدقے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری فرماتا ہے۔

اولیاء کرام کی بستیوں کی طرف سفر کرنا بخشش کا ذریعہ ہے

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

کان فی بنی اسرآئیل رجل قتل تسعۃ و تسعین انسانا ثم خرج

یسال فاتی راھبا فسالہ فقال لہ ھل من توبۃ؟ قال لا فقتلہ فجعل یسال
فقال لہ رجل ائت قریۃ کذا وکذا فادرکہ الموت فنآء ہ بصدرہ نحوھا
فاختصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فاوحی اللّٰہ الی ھذہ
ان تقربی واوحی اللّٰہ الی ھذہ ان تباعدی وقال قیسوا ما بینھما فوجد
الی ھذہ اقرب بشبر فغفرلہ

ترجمہ: بنواسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ناوے آدمی قتل کیے تھے پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں ہوسکتی اس نے راہب کو بھی مار ڈالا وہ اسی طرح مسئلہ پوچھتا رہا یہاں تک کہ اس سے ایک شخص نے کہا کہ تو فلاں آبادی میں چلا جا قضائے الٰہی سے اسے راستے میں موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے پس جس بستی کی طرف وہ جارہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو اس کے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے دور ہٹ جانے کا حکم دیا پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو تو اس بستی (جس کی طرف جارہا تھا) کا فاصلہ دوسری بستی سے ایک بالشت نزدیک نکلا پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

(بخاری شریف کتاب الانبیاء)

ا) اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا جن بستیوں میں اللہ کے ولی رہتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

۲)عقیدت اور یقین کے ساتھ بزرگوں کی طرف چل کر جانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور بخشش کی نوید ملتی ہے۔

قیامت کے دن بزرگوں کی خدمت کا صلہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یصف الناس یوم القیامة صفوفا فیمر الرجل من اھل النار علی الرجل فیقول: یا فلان اما تذکر یوم استسقیت فسقیتک شربة؟ قال فیشفع له، ویمر الرجل فیقول: اما تذکر یوم ناولتک طھورا؟ فیشفع له ویقول: یافلان اما تذکر یوم بعثتنی فی حاجة کذا و کذا فذھبت لک؟فیشفع له

(سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائے کھڑے ہوں گے تو دوزخیوں میں سے ایک شخص جنتیوں میں سے ایک شخص کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں کیا تجھے یاد نہیں کہ ایک دن تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا پس وہ جنتی اس دوزخی کے لئے شفاعت کرے گا ایک اور آدمی دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے گا پس وہ کہے گا: کیا تمھیں یاد نہیں کہ ایک دن میں نے تمھیں وضو کے لئے پانی دیا تھا چنانچہ وہ اس کی شفاعت کرے گا اسی طرح ایک اور آدمی کہے گا اے فلاں: کیا تمھیں یاد نہیں کہ ایک دن تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا اور میں تمھاری خاطر چلا گیا تھا پس وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔

۱)اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ قیامت کے روز جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا اس روز بھی بزرگوں کی خدمت کام آئے گی۔

۲)اس کے علاوہ اولیاء کرام قیامت کے دن اپنے متعلقین ،متوسلین اور خدام کی شفاعت کر کے انھیں اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

اولیاء سے محبت کرنے والا قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا

حضرت ابو وائل ؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں۔

جاء رجل الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللّٰہ کیف تقول فی رجل احب قوم ولم یلحق بھم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم المرء مع من احب

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

ترجمہ:ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایسی قوم سے محبت رکھتا ہے جن سے ملاقات بھی نہیں کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جس سے محبت کرتا ہے قیامت کے دن بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث کا ایک اور معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی بندہ نیک لوگوں سے محبت تو کرتا ہے لیکن اعمال کے لحاظ سے ان کے برابر نہیں تو فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کی سچی محبت کے سبب پھر بھی اسے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے گا ۔

اس حدیث سے پتہ چلا جو شخص دنیا میں اولیاء کرام سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن بھی ان کے ساتھ ہوگا۔

1

بیعت مرشد

بیعت کا معنی ومفہوم 1

بیعت کے لفظی معنی بیع ہو جانے کے ہیں جب کوئی چیز یا جائیداد کسی کو دے دی جائے تو کہتے ہیں کہ میں نے فلاں چیز فلاں کے نام بیع کر دی ہے یعنی بیچ دی ہے تصوف کی اصطلاح میں جب کوئی سالک خود کو مکمل طور پر شیخ کامل کے سپرد کر دے تو کہتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں کا بیعت ہو چکا ہے۔

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب میں کسی شیخ کامل (پیر) کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا تو میرے گناہوں کے ازالے کا اور مشکل وقت میں دعا کر کے دکھوں کو سکھ میں بدلنے کا ذمہ دار میرا پیر ہی ہوگا یہ نظریہ بالکل غلط ہے اور نہ ہی یہ بیعت ہونے کا مقصد ہے ایسے ناقص العقیدہ مریدین کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملتا جو بیعت کا مقصد صرف ظاہری فوائد کا حصول سمجھتے ہیں۔

بلکہ بیعت کا مقصد قرب خداوندی اور اس علم کا حصول ہوتا ہے جو سینہ بہ سینہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چل کر اولیاء اللہ کے سینوں میں پہنچا ہے۔

بیعت کی حقیقت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(مائدۃ ۵:۳۵)

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور اس

کی راہ میں جدوجہد کروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

1

ایمان، نیک اعمال، پیروی سنت اور گناہوں سے بچنا یہ سب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اوراس کا قرب حاصل کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہیں لیکن مرشد کامل جو اپنی روحانی توجہ سے مرید کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اتاردے اور دل میں یادالٰہی کی لگن پیدا کردے اس کے وسیلہ ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔

شاہ ولی اللہ اپنی کتاب قول جمیل میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے۔

جبکہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے شاہ اسماعیل دہلوی اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ سالکان راہ طریقت نے وسیلہ سے مراد مرشد لیا ہے پس حقیقی کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ وریاضت سے پہلے تلاش مرشد بہت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے سالکان راہ حقیقت کے لئے یہی قاعدہ مقرر کیا ہے اسی لئے مرشد کی راہنمائی کے بغیر اس کا ملنا شاذونادر ہے اسی لئے مولانا روم لکھتے ہیں۔

مولوی ہرگز نا شد مولائے روم　　　تا غلام شمس تبریزی نہ شد

(تفسیر ضیاء القرآن جلد اول)

بیعت کے بارے میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

(الفتح ۴۸:۱۰)

ترجمہ: بے شک جولوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت

کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

1

آج کل جو ہم کسی ولی کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ اسی سنت کا اتباع ہے جبکہ علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں کہ اس آیت سے بیعت کی سنت اور مشائخ کبار سے اکتساب فیض ثابت ہوتا ہے وہ مشائخ جنھیں اللہ تعالیٰ نے قطب ارشاد کے مقام پر فائز کیا ہے وہ اس طرح کہ علمی تجلی سے ترقی دے کر انہیں مشاہدہ کی تجلی تک پہنچا دیا جاتا ہے

(تفسیر ضیاء القران جلد چہارم)

اس قسم کی متعدد روایات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں سے بیعت لیا کرتے تھے ضرورت مرشد اور بیعت کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ۔

مرشد کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ جس کا مرشد اور رہنما نہ ہو تو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے اسی لئے سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں مرشد کے بغیر قرب خداوندی کی منازل طے کرنا ناممکن ہے۔

تسبیح پھیری تے تیرا دل نہ پھریا کی لینا تسبیح نوں پھڑ کے ہو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لینا علماں نوں پڑھ کے ہو
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لینا چلیاں وچ وڑ کے ہو
جاگ بنا دودھ جمدے ناہیں بھاویں لال ہوون کڑھ کڑھ کے ہو

ضرورت مرشد

مرشد کی ضرورت اس لئے ہے کہ شیطان جو کہ اولاد آدم کا ازلی دشمن ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْن

(یوسف ۱۲:۵)

ترجمہ: بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

وہ ہر وقت انسان کو راہ راست سے بھٹکانے میں لگا رہتا ہے قرب خداوندی سے دور کر دینا چاہتا ہے اس کی چالیں بڑی سخت ہیں وہ ہر انسان پر مختلف طریقوں سے حملہ کرتا ہے ہم ہر وقت اس کی نظر میں ہوتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّہٗ یَرٰکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ

(اعراف ۷:۲۷)

ترجمہ:

بے شک شیطان اور اس کا کنبہ تمھیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔

ایسا دشمن جس کو بندہ دیکھ سکے اس سے بچاؤ تو ہو سکتا ہے لیکن ایسا دشمن جو نظر ہی نہ آسکے اس کے حملوں سے بچنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے خدا جانے وہ کس طرف سے حملہ کر دے انسان کو گمراہ کرنے کے لئے نہ جانے کون سی چال چل جائے لہذا ضروری ہے کہ بندہ کسی ایسے کے دامن سے وابستہ ہو جائے جس پر شیطان کا داؤ نہ چل سکے ان ہستیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے شیطان نے خود کہا تھا۔

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ہ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ [1]

(صٓ ۳۸: ۸۲، ۸۳)

ترجمہ:

شیطان نے کہا تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو ضرور گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان نیک بندوں کے جنھیں تم نے ان میں سے چن لیا ہے۔

مخلصین سے مراد اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں لہذا شیطان کے فریب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے تعلق ارادت قائم کرنا چاہیے اس لئے کہ وہ خود تو محفوظ ہیں ہی لیکن جو ان کے ساتھ لگ جائے اسے بھی شیطان کے وار سے بچا لیتے ہیں کیونکہ اللہ کی معیت ہر وقت ان کے شامل حال ہوتی ہے اور انھیں دیکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نور عطا کیا جاتا ہے حدیث قدسی ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: مومن کی فراست سے بچو کونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

لہذا شیخ کامل اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے نور سے ایک تو مرید کو شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھتا ہے اور دوسرا نفسانی کدورتوں کو دور کرتے ہوئے اس کا تزکیہ نفس بھی کرتا ہے تا کہ اسے بارگاہ خداوندی میں قرب ملے اور عبادت کے اندر لذت و حلاوت نصیب ہو بابا بلھے شاہ ضرورت مرشد کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بلھے نوں لوکی متیں دیندے بلھیا جا مسیتی

وچ مسیتاں کی کجھ ہندا جے دلوں نماز نہ نیتی

باہروں پاک کیتے کی ہنداجے اندروں نہ گئی پلیتی 1

بن کامل مرشد بلھیا ایویں گئی عبادت کیتی

پیر کے اوصاف

پیر کے اندر درج ذیل صفات کا ہونا بہت ضروری ہے قبل از بیعت ان کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے۔

1) پیر صحیح العقیدہ اہلسنت والجماعت ہو۔

2) اس کا ظاہر شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہو۔

3) وہ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔

4) وہ فاسق معلن نہ ہو۔

5) اس کا سلسلہ بیعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو۔

آداب مرید

☆ مرید کو اپنے پیر کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ وہ سب سے زیادہ افضل اور صاحب کمال ہے۔

☆ جب پیر کے آستانے پر جائے تو ایسی صورت اختیار کرے کہ پیر کو اس کے کھانے پینے اور سونے سے متعلق کسی قسم کی فکر نہ کرنا پڑے بلکہ اسے جو کچھ مل جائے اسی پر راضی ہو جائے یہ عمل مرید کو بڑی بڑی ریاضتوں سے مستغنی کر دیتا ہے۔

☆ مرید کو چاہیے کہ اپنے دل کی توجہ ہر طرف سے ہٹا کر اپنے پیر کی طرف رکھے حتی کہ پیر کی موجودگی میں ان کی اجازت کے بغیر نوافل اور ذکر میں بھی مشغول نہ ہو۔

☆ پیر کی چال ڈھال میں کسی قسم کا اعتراض نہ کرے کیونکہ اعتراض میں سوائے محرومی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور سب سے بدقسمت لوگ وہی ہیں جن کی نظر اس پاک گروہ کے عیب تلاش کرنے میں لگی رہتی ہیں۔

☆ مرید پیر سے کسی قسم کی کرامت کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ کسی مومن نے کسی نبی سے معجزہ طلب نہیں کیا انبیاء کرام سے معجزے صرف کفار ہی نے طلب کئے ہیں۔

☆ جہاں تک ممکن ہو سکے پیر صاحب کے مصلیٰ پر قدم نہ رکھے ان کے وضو کی جگہ پر وضو نہ کرے ان کے خاص برتن استعمال نہ کرے اور ان کی موجودگی میں کسی سے بات نہ کرے بلکہ ہمیشہ اپنے پیر کی طرف متوجہ رہے۔

☆ اگر مرید کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہو تو بلا تامل اپنے پیر کی خدمت میں عرض کرے اور جواب سے تسلی نہ ہو تو اپنی کم عقلی سمجھے۔

☆ جو بھی خواب دیکھے اسے پیر سے ضرور بیان کرے اور انہی سے خواب کی تعبیر پوچھے۔

☆ اپنی آواز کو پیر کی آواز سے بلند نہ ہونے دے۔

☆ مرید کو کہیں سے بھی جو فیض پہنچے اسے اپنے پیر کے واسطے سے ہی سمجھے۔

(عواف المعارف)

1

نسب شریف

اللہ تعالیٰ نے خاندانوں اور قبائل کو پہچان کا ذریعہ بنایا لیکن جس طرح بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت عطا کی اسی طرح بعض قبیلوں کو بھی بعض پر فضیلت عطا فرمائی

حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے مروی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَام وَاصْطَفٰی قُرَیْشَ ۔۔ا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشِ ۔ بَنِیْ ہَاشِمِ ۔وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ہَاشِمِ ۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے بنو کنانہ کو منتخب فرمایا، بنو کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے مراد آپ کے وہ رشتہ دار ہیں جن کیلئے صدقہ حرام ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج، اولاد اور جناب عبدالمطلب کی نسل میں سے ہر مسلمان مرد و عورت جن کو بنو ہاشم کہا جاتا ہے اس کی دلیل مسلم شریف کی وہ حدیث ہے جس میں حضرت فضل بن عباسؓ اور عبدالمطلبؓ بن ربیعہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ ہمیں صدقہ کی وصولی پر مقرر کریں تاکہ ہم اس کام کی تنخواہ سے اپنی شادی کر سکیں لیکن آپ نے فرمایا۔

اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَنْبَغِیْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ۔اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ)

آل محمد کے لئے صدقہ کی آمدنی حلال نہیں کیونکہ یہ لوگوں کی میل کچیل ہوتی

ہے۔

1

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خمس کے مال سے ان کی شادی کرنے کا حکم دیا۔

اس کے علاوہ غدیر خم کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد (اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی) کے ضمن حضرت حصین بن سبرۃ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔

اَھلُ بَیْتِہٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَۃَ بَعْدَہٗ وَھُمْ آلُ عَلِیٍّ ☐ ۔وَآلُ عَقِیْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ ☐ ۔وَآلُ عَبَّاسٍ ☐ ۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل صحابہ)

اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس علیھم السلام ہیں۔

لہذا سارا خاندان بنی ہاشم ہی اہل بیت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سادات کرام میں شامل ہے امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب برکات آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رسالہ زینبیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ سید کا اطلاق شروع ہی سے ہر اس فرد پر ہوتا تھا جو اہل بیت کرام میں سے ہو خواہ حسنی و حسینی ہو، علوی ہو، محمد بن حنفیہ کی اولاد سے ہو، حضرت جعفر، حضرت عقیل یا حضرت عباس کی اولاد سے ہو لیکن جب مصر میں فاطمی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے سید کا اطلاق اپنے لئے خاص کر لیا حالانکہ پہلے سب اہل بیت تمام بنی ہاشم کو سید کہتے تھے۔

(برکات آل محمد از امام نبہانی)

اسی بات کی تائید کہ سارے بنو ہاشم ہی سادات کرام میں شامل ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

نَحْنُ وُلِدِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِیٌّ وَ جَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَالْمَهْدِیُّ

(ابن ماجہ، کتاب الفتن)

ہم اولاد عبدالمطلب ہیں اور اہل جنت کے سردار ہیں یعنی میں خود حضرت حمزہ ،حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت مہدی علیھم السلام۔

اگرچہ آل بنی ہاشم کا ہر فرد عظیم ہے لیکن ان میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ومقام سب سے جدا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مدینۃ العلم کے لقب سے نوازا ،انت اخی فی الدنیا والآخرۃ کا اعزاز عطا فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر دنیا وآخرت کی سیادت کا تاج سجایا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ کائنات سے فرمایا۔

اَمَا تَرْضِیْنَ اَنَّکَ سَیِّدَةُ نِسَآئِ الْعَالَمِیْن اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ زَوَّجْتُکَ سَیِّدَ ا فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ

(مستدرک حاکم)

بیٹی! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہو اور اللہ تعالیٰ کی قسم تمھارے شوہر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دنیا وآخرت میں (سید) سردار ہیں۔

ایک اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو سید العرب کے لقب سے نوازا حضرت عائشہ صدیقہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اُدْعُوْا سَیِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلَسْتَ سَیِّدَ الْعَرَبِ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ

(مستدرک حاکم)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سید العرب کو بلاؤ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ سید العرب نہیں ہیں آپ نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ عرب کے سردار ہیں۔

سید السادات حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے مختلف روایات کے مطابق چودہ یا اٹھارہ بیٹے تھے لیکن صرف پانچ بیٹوں سے آپ ؓ کی نسل جاری ہوئی ان میں سے ایک حضرت امام محمد بن علی المرتضیٰ ؓ ہیں جن کے بارے میں علامہ ابن حبان فرماتے ہیں۔

حضرت محمد بن علی المرتضیٰ ؓ اہل بیت کے افضل ترین آدمی تھے۔

(کتاب الثقات لابن حبان)

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

آپ مسلمانوں کے سردار، امام، متبحر عالم اور انتہائی ثقہ تابعی تھے۔

(سیر اعلام النبلاء)

محمد بن علی المرتضیٰ ؓ بڑے بہادر اور طاقتور تھے آپ ہر میدان میں لشکر علی المرتضیٰ ؓ کے علم بردار ہوتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ کے والد گرامی حضرت حسن و

حسین رضی اللہ عنھما کو جنگوں میں نہیں بھیجتے بلکہ ہر مشکل کام آپ ہی کے سپرد کرتے [1] ہیں تو آپؓ نے فرمایا۔

وہ دونوں میرے والد گرامی کی آنکھیں ہیں اور میں ان کے ہاتھ ہوں ۔

۸۱ھ میں مدینہ منورہ میں آپؓ کا وصال ہوا آپ کے چودہ فرزند تھے لیکن ان میں سے صرف تین سے نسل جاری ہوئی حضرت پیر سید خدا بخش المعروف جھلی شاہؒ سرکار کا شجرہ نسب آپ ہی کے ذریعے سے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے ۔

ایک بار پیر سید ابراہیمؒ شاہ نے اپنے دادا جان پیر جھلی شاہ سرکار سے پوچھا کہ ہمارا نسب کس سے ملتا ہے تو آپؒ نے فرمایا۔

ہم سادات ہاشمی ہیں میرا نسب خاندان اہل بیت کے چشم و چراغ حضرت امام محمد بن علی المرتضیؓ سے جا ملتا ہے۔

1

آمد ہند

امام محمد بن علی المرتضیؓ کی اولاد بھی اپنے آباء اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جہاد اصغر اور اکبر میں مصروف رہی لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے آپ کا کچھ خاندان پہلے مدینہ منورہ سے غزنی میں آ کر آباد ہو گیا اور وہاں پر لوگوں کو اسلام کی تبلیغ اور رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دیتا رہا بعدازاں جب سلطان محمود غزنوی نے اسلام کی سر بلندی اور ہند میں توحید کا پرچم بلند کرنے کے لئے ہندوستان پر حملے شروع کئے تو یہ خاندان بھی لشکر کے ہمراہ ہندوستان آتا رہا جن میں سے بعض افراد یہاں ہندوستان ہی کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے

اس خاندان کے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قریبی تعلقات تھے سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ اس خاندان اہل بیت کے عظیم سپہ سالار جناب سلار ساہو کی بیوی اور سالار مسعود غازی کی والدہ محترمہ تھیں اسی خاندان اہل بیت کے ایک فرد سید شیخ شہاب الدینؒ تھے جو کہ کوٹ حشمت نزد تخت ہزارہ میں آ کر آباد ہو گئے جو بعد میں نواں کوٹ شریف کے نام سے مشہور ہوا آپ کی وہاں کافی کرامات تھیں انہی کی تیسری پشت میں سے حضرت پیر خدا بخش المعروف جھلی شاہ سرکارؒ پیدا ہوئے جن کا ذکر کرنا اس کتاب کے لکھنے کا مقصود ہے۔

1

غوث زماں قطب دوراں قدوۃ الاولیا حضور مظہر الاسلام قبلہ

پیر سید خدا بخش

المعروف پیر جھلیشاہ سرکار

نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آستانہ عالیہ نواں کوٹ شریف

نزد مڈھ رانجھا تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا

آپ کی ذات بابرکات کا مختصر تعارف آپ کے خلیفہ خواجہ نور محمد کے خلیفہ 1 نورالدّین نے ارشاد نوری میں یوں بیان کیا ہے

وفات و مدفن و عمر و خلافت خواجہ خدا بخشؒ

اسم حضرت خدا بخشؒ و لقب جھلی شاہ نسب ارشادات بخاری و بیعت از حضرت جی صاحب شیخ فضل احمد فاروقی مجدّدی پشاوریؒ و وقت خلافت عمر چہل سال و مدت خلافت یکصد سال و عمر یکصد و چہل سال مولد و مدفن نواں کوٹ متصل مڈھ لب دریائے چناب واقعہ ضلع پنجاب و رحلت در سنہ یک ہزار و دو صد و ہفتاد و ہفت ہجری چہاردہم ماہ ربیع الآخر وقت سحور و تاریخ رحلت مظہر اسلام است رحمتہ اللہ علیہ۔

نقل از کتاب ارشاد نوری

مصنف فقیر محمد نورالدین سلیمانی نقشبندی مجدّدی

علاقہ کوہستان سون سکیسر ضلع خوشاب 1320ھ

1

حیات طبیہ

بنی نوع انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی جہاں اللہ پاک نے انسان کی مادی ضروریات کی تکمیل کا سامان کیا وہاں پر اس کی اخلاقی وروحانی تربیت کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا جب کبھی حق کی روشنی ماند پڑنے لگتی ،کفر وشرک کے بادل گھرے ہونے لگتے ، باطل قوتیں غالب آنے لگتیں اور انسانی قدریں پامال ہونے لگتیں تو اللہ پاک اپنے کسی فرستادہ پیغمبر کو بھیج دیتا جس کے آنے سے حق کی شمع دوبارہ فروزاں ہوجاتی ،کفر وشرک کے بادل چھٹ جاتے ، باطل قوتیں اپنا رخت سفر باندھ لیتیں اور انسانیت کو اپنا صحیح مقام مل جاتا۔ نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوا تھا تاجدار کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا اور اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر خاتم النبین کا تاج سجاتے ہوئے دعوت حق کی ذمہ داری آپ کی امت کے کندھوں پر ڈالتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ☐ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

(آل عمران ۳:۱۱۰)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جس کو لوگوں کے لئے ظاہر کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

لہذا انبیاء کرام کے بعد اشاعت اسلام اور دینی قدروں کی حفاظت کے لئے اللہ پاک ہر دور میں ایسے برگزیدہ اور ہدایت یافتہ لوگوں کو پیدا فرماتا ہے جو مخلوق خدا کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیتے ہیں اس کام میں اللہ

اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت بھی ان کے شامل حال ہوتی ہے انھیں برگزیدہ[1] اور ہدایت یافتہ شخصیات میں سے ایک ہستی حضرت قبلہ پیر سید خدا بخش المعروف جھلی شاہ سرکار کی ہے ہزاروں راہ حق کے مسافروں کو آپ کی ذات سے روشنی لیتے ہوئے منزل مقصود نصیب ہوئی آپ کی ذات آج بھی سرزمین نواں کوٹ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اسم مبارک

1

آپؒ کا اسم مبارک خدابخش ،لقب جھلیشاہ اور نسب ارشادات بخاری ہے۔آپ کی زیادہ شہرت لقب جھلیشاہ کی وجہ سے ہوئی آپ کے والد کا نام غوث محمد شاہ تھا جو کہ اپنے زمانے کے جلیل القدر بزرگ اور زاہد و متقی انسان تھے آپ کی ذات بابرکات راہ حق کے طالبوں کے لیے آج بھی مینارہ نور ہے۔

لقب جھُلیشاہ کیوجہ تسمیہ

آپ کی مائی صاحبہ نے آپ کو ایک چادر تیار کر کے دی اور چادر کی تیاری کے وقت آپ کی زبان پر سورۃ مزمل کا ورد رہا وہ چادر تمام عمر تبرکاً آپ کے پاس رہی جس جگہ سے پھٹ جاتی وہاں پیوند لگا لیتے اور آخر یہ چادر جُھلی کی شکل اختیار کر گئی اِسی جُھلی (چادر) کی مناسبت سے آپ جھلی شاہ مشہور ہو گئے۔

ولادت طبیہ

آپ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۳۷ ہجری میں ہوئی ابھی کمسن ہی تھے کہ والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا آپ کی پرورش آپ کے دادا محترم حضرت پیر محمد عاقل شاہ کے سپرد ہوئی جو کہ اپنے زمانے کے بہت بڑے بزرگ اور علمی شخصیت کے مالک تھے انہوں نے آپ کو ایک ولی اللہ کی حیثیت سے پہچانتے ہوئے بڑے احسن انداز میں آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی اس کے علاوہ آپ کی مائی صاحبہ بھی حافظ قران اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

خاندان

1

مظہر الاسلام قبلہ پیر سید خدا بخش المعروف جھلیشاہؒ سرکار ایک ایسے خاندان کے چشم و چراغ تھے جو علم وفضل اور زہد وتقوی میں بڑا ممتاز مقام رکھتا تھا آپؒ کے بزرگوں کو لوگ ان کے علم وفضل اور روحانیت میں بلند مقام رکھنے کی وجہ سے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آپؒ کا سلسلہ نسب 40 واسطوں سے خاندان بنو ہاشم کے سردار امام الاتقیاء داماد مصطفی حضرت علی المرتضیٰؓ سے جا کر ملتا ہے اس لحاظ سے آپؒ خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ اور عظیم بزرگ تھے حضرت علی کرم اللہ وجہ کے گھرانے کے ساتھ نسبت کی وجہ سے لوگ آپ کی بڑی عزت وتکریم کرتے تھے اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر چلتے ہوئے آپ نے بھی اپنی ساری زندگی یاد الٰہی اور مخلوق خدا کی خدمت میں بسر کر دی ہاشمی خون ہونے کی وجہ سے ہمیشہ حق بات کی، حق کا ساتھ دیا اور حق بات کی ہی تلقین کرتے رہے اور جہاں بھی گئے اپنے کردار سے اپنی ذات کی پہچان کروائی۔

1

تعلیم وتربیت

طریقت کی بنیاد شریعت ہے اور شریعت کا سب سے بنیادی تقاضا ایمان و عمل ہے اور اسی پر جزا و سزا کا دارومدار ہے قرآن مجید بار بار ایمان و عمل کا تذکرہ کرتا ہے ایمان سے مراد علم اور عمل سے مراد اطاعت ہے توحید و رسالت، ارکان ایمان، ارکان اسلام اور تمام اوامر و نواہی پر یقین رکھنا ایمان ہے اور اس دولت ایمان کا حصول بغیر علم کے نہ صرف مشکل بلکہ قطعاً محال ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٌ

(ابن ماجہ)

ترجمہ: علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

لہذا اتنا علم حاصل کرنا جس سے اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی ہو سکے ضروری ہے احکامات الہیہ پر ایمان لانے کے بعد ان کی اطاعت لازم ہو جاتی ہے جبکہ اطاعت و اتباع اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے لئے علم کا حصول ناگزیر ہے کیونکہ ایک جاہل عابد تمام عمر کی عبادت و ریاضت کے باوجود طریقت کی منزل حاصل نہیں کر سکتا اسی لئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو فقہ میں ماہر ہوا اور تصوف کو نہ جانا وہ فسق و فجور میں پڑ گیا لیکن جو تصوف میں کھو گیا اور فقہ سے نابلد رہا وہ زندیق ہو گیا اور جس نے ان دونوں کو جمع کیا اس نے حق کو پا لیا۔

بچپن رحمۃ اللہ علیہ

بچوں کی تعلیم و تربیت میں والدین کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے ہر والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بیٹا زیور تعلیم سے آراستہ ہو۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد علوم دینیہ میں

مہارت تامہ رکھتے تھے اس لیے انہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔

اوائل عمری ہی سے آپؒ کے چہرے پر متانت کے آثار نمایاں تھے پاکیزہ اور روحانی ماحول ہونے کی وجہ سے شروع ہی سے آپ کے اندر دین سے لگاؤ کا وصف پیدا ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے ہر قسم کی بری خصلتوں اور عادتوں سے محفوظ رہے۔ گھر میں دینداری کا چرچا ہونے کی وجہ سے شروع ہی سے نماز روزہ کے پابند تھے چھوٹی عمر ہی سے آپ کو عبادت اور شب بیداری کا کمال ذوق پیدا ہو چکا تھا ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتے اور باقاعدگی سے رمضان المبارک کے روزے رکھتے تھے۔

مظہر الاسلام قبلہ پیر سید خدا بخش المعروف جھلیشاہؒ سرکار نے راہ سلوک و طریقت پر قدم رکھنے سے پہلے اکتساب علم کی طرف خصوصی توجہ دی کم عمری میں ہی آپؒ نے استاد العلماء حافظ عبدالکریمؒ کے حلقہ تدریس موضع لنگر مخدوم ضلع سرگودھا میں حافظ محمد یارؒ سے کلام اللہ حفظ کیا اور اپنے وقت کی نابغہ روزگار ہستیوں کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہوئے قرآن وحدیث کے علاوہ اپنے زمانے کے مروجہ علوم میں بھی کمال حاصل کیا بعدازاں والدہ صاحبہ نے اکتالیس مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنے کی اجازت بھی مرحمت فرمادی۔

بچپن ہی سے آپؒ نہایت خوش خلق، نیک سیرت اور حلیم طبع کے مالک تھے۔ عام بچوں کی طرح اپنا وقت کھیل کود میں صرف کرنے کی بجائے یاد الٰہی میں بسر کرتے ہمیشہ سچ بولتے اور حق بات پر ڈٹ جاتے تھے۔

1

ریاضیت ومجاہدہ

ریاضت ومجاہدہ جو کہ تصوف کے راستے کی بنیاد ہے نفس کو ہر قسم کی آلائشوں اور کدورتوں سے پاک کر دینے کا زریعہ ہے گویا کہ تصوف کی منزل کا مسافر بننے کے لئے ضروری ہے کہ ریاضت ومجاہدہ کے ذریعے ریاکاری اور منافقت جیسے رذائل کو دور کیا جائے بغض وحسد اور دنیاوی محبت ولالچ سے دامن کو بچاتے ہوئے ان کی جگہ خشوع و خضوع ،تواضع وانکساری، جودوسخا اور محبت الٰہی جیسے خصائل کو دل میں جگہ دی جائے تاکہ جب انسان پاکیزہ دل کے ساتھ نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو تو اسے بے ذوق سجدوں سے نجات مل جائے اور عبادت کے اندر وہ کیفیت احسان نصیب ہو جس کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ

(بخاری شریف)

ترجمہ: تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو (کم از کم یہ کیفیت تو رہے کہ) وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

قرب الٰہی اور حصول معرفت کے لئے ریاضت ومجاہدہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں صاحب کمال بننے کے لئے ہر ایک کو ان منازل سے گزرنا پڑتا ہے اس کے نتیجے میں انسان کے اندر اس قدر عاجزی پیدا ہو جاتی ہے کہ ساری رات عبادت وریاضت میں گزارنے کے باوجود بھی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ شاید ہم خدا کی بندگی کا صحیح حق ادا نہیں کر سکے پیر جھلی شاہؒ سرکار نے بھی باطن کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کرنے کے لئے کثرت کے ساتھ ریاضت ومجاہدات کیئے جس سے عبادات ومعاملات کے اندر نکھار پیدا ہوا اور

سکون قلب کی دولت سے بہرہ ور ہوئے۔

1

ادائیگی نماز

نماز اسلام کی تمام عبادات کی جامع اور خلاصہ ہے نماز میں توحید ورسالت کی گواہی ہے، حج کا تصور ہے، کلام الہی کی تلاوت ہے، اللہ تعالی کی تسبیح و تحلیل ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ ہے، اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے دعا ہے، عاجزی وانکساری ہے، اپنے نفس سے جہاد ہے، اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، بڑی شان والے کے دربار میں حاضری ہے قرآن نماز کو متقین کی صفت قرار دیتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسی لئے پیر جھلی شاہ سرکارؒ کو نماز سے خاص قلبی لگاؤ تھا آپ نماز کے اول وقت میں ہی نماز کے لئے تیاری شروع کر دیتے اور نماز کو خدا سے ملاقات کا ذریعہ سمجھتے تھے اس لئے کہ نماز کی حالت میں بندہ اپنے مولا سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔نماز کی مکمل پابندی کے بغیر کوئی انسان راہ سلوک وطریقت کا مسافر نہیں بن سکتا۔آپ فرمایا کرتے تھے۔

نماز کی ادائیگی کے بغیر جو ولایت کا دعوی کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔

نماز میں خشوع وخضوع کا یہ عالم تھا کہ آپ دنیا و مافیھا سے بے نیاز ہو جاتے ہمیشہ باجماعت نماز ادا فرماتے فرضی نمازوں کے علاوہ تہجد،اشراق اور چاشت کی نمازیں بھی ہمیشہ آپ کی زندگی کا معمول رہیں ۔آپ لوگوں کو اپنے حلقہ ارادت میں داخل کرتے ہوئے ادائیگی نماز کی سختی سے تلقین کرتے اور ارشاد فرماتے ۔

جو بندہ نماز کی صورت میں اللہ تعالی کا حق ادا نہیں کرتا وہ کبھی بندوں کے حقوق

بھی ادا نہیں کر سکتا۔

1

پابندی صوم

روزہ ایک بے ریا اور پر خلوص عبادت ہے جب بندہ اپنے باطن کی اصلاح اور خدا کی رضا کی خاطر اپنے مادی تقاضوں اور نفسانی خواہشات کو ممکن اور شرعی حد تک چھوڑ دیتا ہے اور اللہ تعالی کی محبت میں نفس امارہ کے مطالبات کو ترک کر دیتا ہے تو وہ خدا کے انوار و تجلیات میں رنگ جاتا ہے روزہ قلبی طہارت اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے پیر جھلی شاہ سرکارؒ چھوٹی عمر سے ہی نماز کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے بھی بڑی تاکید کے ساتھ رکھتے تھے روزوں کے ساتھ ساتھ اعتکاف بیٹھنا بھی آپ کے مبارک معمول میں شامل رہا اس کے علاوہ عام حالات میں بھی آپ روزں کا خاص اہتمام فرماتے اور معمولی غذا کھاتے ۔آپؒ فرمایا کرتے تھے۔

روزہ تزکیہ نفس کے لئے بہترین عمل ہے یہ مادی خواہشات کو کمزور کر کے روحانی اور قلبی خواہشات کو جلا بخشتا ہے اور حیوانی قوتوں کو ختم کر کے قلب انسانی کو انوار و تجلیات خداوندی کا مرکز بنا دیتا ہے۔

روزہ تقوٰی اور قلبی طہارت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے اسی لئے قرآن پاک فرماتا ہے کہ روزہ رکھو تا کہ تمھیں تقوی کی نعمت میسر آئے اس لئے آپ سرکار کا معمول مبارک تھا کہ آپ باطنی صفائی اور قلبی طہارت کے لئے سال کے اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اس کے علاوہ دوران مجاہدہ اور چلہ کشی آپ ایک جمعرات سے دوسری جمعرات تک آٹھ دن کا روزہ رکھتے اور آٹھویں دن ایک پاؤ جو کی روٹی اور ایک گلاس

پانی سے افطار فرماتے۔

1

کثرت ذکر

انسان کا جس چیز کے ساتھ لگاؤ ہوتا ہے ہمیشہ اسے یاد رکھتا ہے اور کسی بھی صورت اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے ہر ایک کے دل میں مختلف لوگوں کی محبت ہوتی ہے لیکن ایک کامل مومن کی دلی محبت صرف اپنے معبود حقیقی سے ہی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ ہر وقت اسی کی یاد میں کھویا رہتا ہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی اسے بھولنے کا تصور نہیں کر سکتا پیر جھلی شاہؒ سرکار بھی ہر وقت اپنے خالق کے تصور میں کھوئے رہتے چونکہ آپ کی بیعت حضرت پیر فضل احمد پشاوریؒ سے سلسلہ نقشبندیہ میں تھی اور نقشبندی بزرگوں کے نزدیک سب سے بڑا وظیفہ ہی ذکر ہے لہذا آپ ہر وقت زبان وقلب سے ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اس کے علاوہ اکثر اوقات باقاعدہ ذکر کی محافل کا بھی اہتمام کرواتے اور عقیدت مندوں کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے۔

ذکر کے لئے باقاعدہ وقت مقرر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر حال میں زبان اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے کیونکہ زبان کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہے۔

قیام الیل

قیام الیل سے مراد رات کی تاریک گھڑیوں میں بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہو کر نوافل پڑھنا اور ذکر وفکر کرنا ہے بزرگان دین اور سلف صالحین کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ جب دنیا غفلت کی نیند سو رہی ہوتی ہے تو وہ اپنے مولا کی بارگاہ میں حاضر

ہوکر مناجات کرتے ہیں آہیں اور سسکیاں بھرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی کے طلبگار ہوتے ہیں۔

اولیاء اللہ رات کے ان تاریک لمحات کو وصال محبوب کا ذریعہ سمجھتے ہیں پیر جھلی شاہ سرکارؒ بھی شب زندہ دار اولیاء کرام میں سے تھے تہجد کی نماز تو شروع سے ہی پابندی کے ساتھ ادا کرتے تھے اس کے علاوہ قرب خداوندی کے حصول کے لئے صالحین کی طرح رات کے پر سکون لمحات میں کھڑے ہوکر ذکر وفکر اور مناجات بھی آپ کا معمول تھا آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔

رات کو جاگے بغیر کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا دعوی کر کے ساری رات غفلت کی نیند سونے والا اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔

قیام الیل کا یہ ذوق وشوق اس حد تک بڑھا کہ حضور داتا صاحب کے مزار پر قیام کے دوران آپ ساری ساری رات کھڑے ہوکر خدا تعالیٰ کی یاد میں گزار دیتے اس کے علاوہ چلہ کشی کے دوران بھی کئی سال تک آپ کا یہی معمول مبارک رہا رات کی ان تاریک گھڑیوں میں جب غافل سو رہے ہوتے ہیں خدا کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر عبادت کرنے کا جو مزہ ہے اس کو وہی جان سکتا ہے جو اس راہ کا مسافر ہو آپؒ فرماتے۔

جس طرح دن بھر کے تھکے ماندے پرندے رات کو اپنے گھونسلوں میں آرام وسکون محسوس کرتے ہیں اسی طرح محبت کرنے والوں کو رات کے پر سکون لمحات میں جب مولا کے انوار وتجلیات کی ایک جھلک دکھائی دیتی ہے تو ان کو وہ لذت اور حلاوت نصیب ہوتی ہے کہ دن بھر کی ساری تھکاوٹ اور الجھنیں دور ہو جاتی ہیں اور اس ملاقات

میں ایسی لذت ہوتی ہے جس پر نیند تو کیا سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے جبکہ عام لوگ اس جاگنے کو اپنے نفس پر بوجھ تصور کرتے ہیں۔

داتا دربار پر حاضری

سید علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ سلسلہ ہدایت کے وہ آفتاب ہیں جن کی کرنیں ہر سو پھیلی اہل محبت وعقیدت کو منور کر رہی ہیں برصغیر کے اکثر اولیاء کرام نے آپؒ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر روحانیت اور تصوف کی منازل طے کیں آج بھی ہزاروں لاکھوں پروانے آپؒ کے در اقدس پر حاضر ہو کر قلب وروح کی تسکین کا سامان کرتے ہیں۔امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا فقیر ہر کوئی آپؒ کی قدم بوسی کو اپنے لیے سعادت سمجھتا ہے۔

پیر جھلی شاہ سرکارؒ بھی ان بزرگان دین میں سے ہیں جنھوں نے آپ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر سلوک وتصوف کی منزلیں طے کیں آپؒ سلسلہ قادریہ سے مستفیض ہونے کے بعد حضور داتا گنج بخشؒ کے مزار اقدس پر جا کر مصروف عبادت ہو گئے اور ایک سال تک آپ کے چشمہ فیض سے اپنے دل کو سیراب کرتے رہے اس دوران آپؒ کا معمول مبارک یہ تھا۔

سارا دن آپؒ کی بارگاہ میں رہ کر عبادت وریاضت اور ذکر وفکر کرتے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد دریائے راوی جو کہ آپؒ کے مزار کے بالکل نزدیک ہی تھا میں کھڑے ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے جبکہ صبح کی نماز باجماعت داتا صاحب کی مسجد میں ادا کرتے اور پھر سارا دن مزار اقدس کے پاس عبادت وریاضت

میں گزار دیتے اس دوران آپؒ بلا ناغہ ایک قرآن مجید ختم کرتے اور آٹھ دن کا روزہ رکھتے جو کی نمکدار روٹی اور پانی کے سات گھونٹ سے روزہ افطار فرماتے ایک سال تک داتا صاحب کے مزار پر آپؒ کا یہی معمول رہا۔

چلہ کشی

ایک سال تک حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مزار اقدس پر عبادت و ریاضت میں مصروف رہنے کے بعد آپ دن رات دریائے راوی میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے لگے دوران عبادت آپ کا معمول مبارک حسب ذیل تھا۔

تمام نمازیں دریا کے باہر کنارے پر ادا کرتے اور پھر دریا میں جا کر مصروف عبادت ہو جاتے دو خادم یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت کرتے تھے آپ کے ایک خادم کا نام ملک خدا یار تھا جو کہ سگیاں کا رہنے والا تھا جس کے نام پر لاہور کے مضافات میں ایک گاؤں سگیاں خدا یار ہے جو پہلے دریا کی طغیانی کی نذر ہو گیا لیکن بعد میں دوبارہ نئی جگہ آباد ہو گیا ملک خدا یار آپ کا خاص خادم تھا جبکہ آپ کا دوسرا خادم بھاٹی (لاہور) کا رہنے والا تھا حضرت صاحب کا ان کو حکم تھا کہ ایک جمعرات خدا یار جبکہ دوسری جمعرات دوسرا خادم نیم پاؤ نمک دار جو کی روٹی اور ایک گلاس پانی جو کہ سات گھونٹ کا ہوتا تھا سے میرا روزہ افطار کراتے رہنا دریا میں چلہ کے دوران آپ کا وظیفہ حسب ذیل ہوتا تھا۔

روزانہ ایک ختم قرآن مجید ۳۶۰ بار سورۃ مزمل شریف، ۹۹ نام باری تعالیٰ، اکتالیس اکتالیس روز کے ہر نام کے الگ الگ چلّے ، ہر چلّے میں دس دس کروڑ ہر نام کا

وظیفہ شروع کیا۔ چہل اسمائے سیفی، اسم ذات اور مئوکلات کی ملاقات سے مشرف رہتے[1] ہر نام کی صفات پر قرب خداوندی حاصل کیا جب آپ پہلی بار دریا میں داخل ہوئے تو دریائی مخلوق آپ کو گزند پہنچاتی پھر کچھ مدت کے بعد دریائی مخلوق تو کیا بلکہ درند پرند سب آپ سے مانوس ہو گئے اور آپ کے گرد جمع ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے اور آپ کی پیروی کرتے۔

اس دوران آپ سے کافی کرامات ظہور پذیر ہوئیں چلّہ کشی کے بعد دریا کے باہر آپ نے جس جگہ قیام فرمایا وہ جگہ آج بھی مرجع خلائق ہے اور ۲۰ چیت بمطابق دو اپریل وہاں ہر سال ان کی یاد میں عرس پاک کی محفل ہوتی ہے لوگ دور دراز سے جوق در جوق حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں یہ جگہ لاہور سے مغرب کی جانب سگیاں پل سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

سیر وسیاحت

بزرگان دین اور صوفیائے کرام کی سیر وسیاحت کا مقصد کوئی دنیوی منفعت نہیں ہوتی بلکہ یہ حضرات خاص مقاصد کے حصول کے لئے سفر کرتے ہیں اور جب تک مقصد کا حصول نہ ہو واپس نہیں لوٹتے۔ بعض صوفیاء کرام علم کے حصول کے لئے سفر کرتے ہیں اور اس کو اپنے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کا ذریعہ سمجھتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے طلب علم کے لئے باہر نکلتا ہے جب تک لوٹ کر واپس نہیں آتا وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے۔

اولیاء کرام کے سفر کرنے کا ایک مقصد مجاہدہ نفس ہوتا ہے تا کہ نفس جن چیزوں

کی محبت میں گرفتار ہے ان سے آزاد ہو جائے اور جن چیزوں کی طرف نفس کی رغبت[1] ہے وہ ختم ہو جائے اور اس طرح نفس کو عزیزوں، دوستوں اور وطن کی جدائی کی تلخیاں گوارا ہو جائیں جبکہ بعض اولیاء آثار اور مقامات عبرت کا مشاہدہ کرنے کے لئے بھی سفر اختیار کرتے ہیں۔

سیر و سیاحت کا سب سے اہم مقصد اولیاء کرام کی صحبت اور فیض کا حصول ہوتا ہے اولیا کاملین کی لمحہ بھر کی صحبت زندگی بھر کی عبادتوں سے افضل ہوتی ہے جیسا کہ مولانا رومیؒ نے فرمایا ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس لئے کہ ان صاحبان کی نظر تریاق کا اثر رکھتی ہے اور متلاشیان حق کے قلب و باطن کو نور سے بھر دیتی ہے لہذا پیر جھلی شاہ سرکارؒ نے بھی طلب علم اور اکتساب فیض کے لئے مختلف مقامات کے سفر کئے۔

آپ روحانی فیض کے حصول کے لئے کافی عرصہ چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ اور نقشبندی سلسلہ کے بزرگوں کی صحبت میں رہے سفر حج کے دوران کئی صاحب نظر لوگوں سے ملاقات ہوئی اور معرفت و حقیقت کے سچے موتیوں سے باطن کو آراستہ کرنے کا موقع ملا۔

1

بیعت وخلافت

جس طرح مادی علم کے حصول کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روحانیت کا علم جو ان تمام علوم سے زیادہ لطیف، اور تزکیہ نفس کا فن جو ان تمام فنون سے زیادہ دشوار ہے اس کے لئے ایک رہنما اور شیخ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ایمان کے اجزا اور اسلام کے ارکان کے بارے میں تو معلومات کتابوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن تزکیہ نفس اور دل کو مرتبہ احسان تک پہنچانے کے لیے ایک کامل شیخ کی سرپرستی لازمی ہے اس لئے کہ جن چیزوں کا تعلق کیفیات اور وجدان سے ہے وہ تحریر کے ذریعے سے نہیں بلکہ ایک سینے سے دوسرے سینے میں منتقل ہوتی ہیں مریدی سے مراد شیخ کامل کی معیت اور صحبت ہے جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔

(سورۃ توبہ ۹:۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس آیت مبارکہ کی رو سے صرف ایمان اور عمل پر اکتفا کرنا ہی کافی نہیں بلکہ صادقین کی صحبت اور معیت اختیار کرنا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ بندہ تزکیہ نفس کرتے ہوئے مرتبہ احسان پر پہنچ کر قرب خداوندی کی لذتوں سے آشنا ہو حضرت شاہ ولی اللہؒ ضرورت شیخ کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جس طرح جسمانی توالد و تناسل والدین کے بغیر ممکن نہیں اسی طرح باطنی توالد و ترقی بھی بغیر شیخ کے مشکل ہے جبکہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں جس کا کوئی شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اسی لئے پیر جھلی شاہ سرکارؒ نے بھی تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور

معرفت حق کے حصول کے لئے بیعت کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ 1

بیعت

آپؒ کی بیعت طریقت نقشبندی خاندان میں قطب الاقطاب برھان طریقت عرفان حقیت حضور قبلہ پیر فضل احمد المعصومی پشاوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بابا جیو صاحب سے تھی آپ کی ذات مثل آفتاب تھی جس سے ایک زمانہ نے اپنے ظاہر و باطن کو منور کیا آپ اولیاء کبار میں سے تھے دور دور سے شمع حق کے پروانے آپ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے اور قلبی و روحانی تسکین حاصل کرتے۔

نیزہ پیر کا خطاب

حضور قبلہ پیر فضل احمد المعروف بابا جیو صاحبؒ نے آپ کو نیزہ پیر کا خطاب عطا فرمایا کیونکہ آپ کی زبان سیف الرّحمان تھی جو بات زبان سے نکالتے وہ پوری ہو جاتی۔

خدمت مرشد

مظہر الاسلام پیر جھلی شاہؒ سرکار کو اپنے پیرومرشد سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی آپؒ مرشد کی غلامی اور عقیدت کو فیوض و برکات کے حصول کا زریعہ سمجھتے تھے لہذا خلافت اور اکتساب فیض کیلئے کچھ عرصہ صحبت مرشد میں گزارا اگرچہ آپ کو خدمت مرشد کا بہت کم موقعہ ملا کیونکہ آپ ان کی خدمت میں جانے سے پہلے ہی ریاضت و مجاہدہ کے ذریعے اپنے نفس کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کر چکے تھے اس لئے حضرت صاحب

نے آپ کی باطنی کیفیت کو دیکھتے ہوئے آپ کو خلافت عطا کر دی اور آبادی چناب کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

کابل کے لوگ چناب سے جُھلی کی خوشبو پائیں گے آپ کی حیات اور وفات کے بعد بھی پشاور اور کابل کے لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضری دے کر فیض حاصل کرتے رہے۔

نواں کوٹ میں قیام کے دوران آپ وقتاً فوقتاً اپنے پیرومرشد کی بارگاہ میں حاضری دیتے اور آپکی زیارت سے قلب وروح کی تسکین کا سامان حاصل کرتے رہے اور جب بھی جاتے سراپا عجز وانکساری بنے ہوئے مرشد کے ہر حکم کی تعمیل کرتے کیونکہ آپ کامل مرشد کی زیارت کو بھی عبادت سمجھتے تھے پیرومرشد کے دیدار کے بارے میں سلطان باہو کا یہ شعر آپ سرکار کی سوچ کا آئینہ دار تھا۔

الف ایہہ تن میرا چشمہ ہوئے میں مرشد ویکھ ناں رجاں ہو
ہر ہر مڈھ تھیں لکھ لکھ چشمہ اک کھولاں اک کجاں ہو
اتناں ڈٹھیاں مینوں صبر نہ آوئے میں وت اوسے ول بھجاں ہو
مرشد دا دیدار یا حضرت باہو سانوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

اگرچہ آپ نے بہت سے خانوادوں سے اکتساب فیض کیا اور عمر کا ایک حصہ اولیاء اللہ کی صحبت میں گزارا مگر آپ کو جو عظمت اور بلند مقام نصیب ہوا وہ آپ کے مرشد پیر فضل احمد المعروف جیو صاحبؒ کی نظر کرم اور دعاؤں کی وجہ سے تھا۔

ذکر پیر خدا بخشؒ در کتاب تحفۃ المرشد 1

پیر خدا بخش المعروف نیزہ پیر المشہور پیر جھلیشاہ مرخص مجاز حضرت ایشاں است قبل از آمدن بخدمت ایشاں بسیار ریاضت و مجاہدات کشیدہ بود شب بقیام و روز بصیام بسر مے بردو حافظ کلام اللہ است ہر روز یک قرآن مجید ختم میکند و روزہ افطار بعد ہفت ونو روز با قدرے شیر میکند وطعام نمے خورد چوں بخدمت ایشاں آمد در اندک مدت کار خود را تمام کند و اجازت یافت مشار الیہ عامل کامل است تسخیر جنہ دارد نیز قرآن الکریم وسورۃ مزمل شریف و اسمائے اللہ تعالیٰ وچھل اسمائے سیفی مانند آنہا پختہ کردہ است ومخلصاں وآشنایاں را اجازت ورخصت آنہا مے دہد ومردم بعد از عمل آوردن آنہا چیزہا نقل مے کند کہ نہایت حیرانی وغایت تعجب دست مید ہد و چہ جائے تعجب است ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء تمام احوال واطوار اور مستحق کتاب علیحدہ است در وطن خود در قید حیات است در ریاضت مشغول فائدہ بمسلماناں بقدر نصیب میرساند حفظ اللہ عن الافات۔

ترجمہ:

پیر خدا بخشؒ المعروف نیزہ پیر مشہور پیر جھلی شاہؒ حضرت بابا جیو صاحبؒ کے مرخص مجاز تھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے انہوں نے بہت زیادہ ریاضت اور مجاہدے کیے ہوئے تھے رات کو قیام کرتے اور دن روزہ کی حالت میں گزارتے تھے قرآن مجید کے حافظ تھے روزانہ ایک ختم قرآن مجید کرتے سات دن کا روزہ رکھتے جو کہ سات گھونٹ دودھ سے افطار کرتے اور روٹی نہیں کھاتے تھے جب

حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچے تو تھوڑی مدت میں ہی اپنا کام مکمل کرلیا اور اجازت مل گئی عامل اور کامل تھے جنوں کی تسخیر رکھتے تھے قرآن مجید۔ اسمائے اللہ تعالیٰ اور چہل اسمائے سیفی وغیرہ کو یاد کیا ہوا تھا دوستوں اور مخلصوں کو بھی اسکی اجازت دیتے تھے ان پر عمل کرنے کے بعد لوگ ایسی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ جن کو سن کر بہت حیرت ہوتی ہے لیکن حیرت کا کیا مقام ہے (ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کردے ان کے پورے احوال بیان کرنے کیلئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے اپنے وطن میں بقید حیات ہیں اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں مسلمانوں کو بقدر نصیب فائدہ پہنچا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو آفتوں سے محفوظ رکھے امین ثم امین۔

نقل از کتاب تحفۃ المرشد

مصنف مولنٰا مولوی حاجی نظام دین بلخی

خلیفہ حضور قبلہ باباجیو صاحب فاروقیؒ نقشبندی سرہندی پشاوری

خادموں کا حسد کرنا 1

جب آپ تاجدار کائنات حضورﷺ کے حکم کے مطابق اپنے پیر و مرشد حضور قبلہ پیر فضل احمد فاروقیؒ المعروف جیو صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو چونکہ آپ طویل ریاضیت و مجاہدہ کے ذریعے اپنے باطن کی صفائی اور مادی آلائشوں سے قلبی طہارت حاصل کر چکے تھے اور آپ کے من کی زمین اللہ تعالیٰ کے عرفان و تجلیات کو جذب کرنے کی حامل بن چکی تھی۔

آپؒ نے تھوڑے عرصے میں ہی پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں رہ کر خلافت اور وہ صدیقی ٹوپی حاصل کر لی جس کی نشاندہی نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی اس پر پیر فضل احمدؒ صاحب کے دوسرے خادموں نے آپ سے حسد کرنا شروع کر دیا کہ ہم تو مدت سے سرکار کی خدمت کر رہے ہیں لیکن ہمیں تو خلافت نصیب نہیں ہوئی جبکہ یہ شخص تھوڑی ہی مدت میں کامیاب ہو کر جا رہا ہے جب یہ خبر پیر فضل احمدؒ صاحب کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا۔

یہی حسد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے مریدوں نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ سے کیا تھا جب انھوں نے صرف سترہ دن آپکی خدمت میں رہ کر خلافت حاصل کر لی تھی لہذا آپ نے مریدین کی تشفی قلب کے لئے فرمایا۔

جب لکڑیاں خشک ہوں تو ان کو آگ جلد قبول کر لیتی ہے لیکن گیلی لکڑیوں کو پہلے خشک کرنا پڑتا ہے تب جا کر وہ آگ قبول کرتی ہیں یہ آدمی پہلے ہی ریاضت و مجاہدے کے زریعے تزکیہ نفس کر چکا تھا اور دل کو دنیاوی آلائشوں سے پاک کر کے

میرے پاس آیا تھا اس لئے جلد ہی میری توجہ اس پر اثر کر گئی اور میں نے اسے اپنی خلافت سے نواز دیا جب تمھارے دل کی بھی یہ کیفیت ہو گئی تو تمھیں بھی یہ اعزاز عطا کر دیا جائے گا۔

1

ذکر

قطب الاقطاب منبع فیوض و برکات شیخ الاسلام حضور قبلہ پیر

فضل احمد فاروقی المعصومی

المعروف حضرت جیو صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درگاہ عالیہ یکہ توت پشاور

نام ونسب

1

آپ کا اسم گرامی فضل احمدؒ اور لقب جیو صاحب تھا آپ کی ولادت باسعادت 1151ھ میں سرہند شریف کے معزز اور باکمال گھرانے میں ہوئی آپ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے بڑے بھائی حضرت عبدالرّزاقؒ کی اولاد میں سے تھے اور شیخ نیاز احمد کے فرزند ارجمند تھے جن کا نسب نامہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ سے جا کر ملتا ہے لہذا آپ نسباً فاروقی اور مذہباً حنفی جبکہ سلسلہ طریقت میں نقشبندی مجدّدی تھے۔

اس خاندان کی برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے لئے ناقابل بیان خدمات ہیں آپ سرہند شریف کی پریشانیوں کی بدولت ہجرت کر کے چھچھ ہزارہ پہنچے اور پھر وہاں سے پشاور تشریف لائے جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کرلی۔

متبع شریعت

جس گھر میں آپ نے آنکھ کھولی وہاں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مذہبی میلان اور دین داری کا پہلے ہی چرچا تھا لہذا فطرتاً بچپن ہی سے آپ کا رجحان بھی مذہبی ہو گیا نماز پابندی کے ساتھ ادا فرماتے، خلاف شرع باتوں سے قدرتی نفرت تھی، کھیل کود اور فضول محفلوں میں جانے کی بجائے اپنا وقت خدا کی یاد میں گزارتے، طبعیت میں عاجزی و انکساری تھی، ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال ہونے کی وجہ سے ساری عمر شریعت پر ثابت قدم رہے۔

زندگی میں تکلیفیں اور پریشانیاں آئیں، اپنے علاقے سے ہجرت کرنا پڑی لیکن آپ نے ہر حال میں صبر کا دامن تھامے رکھا اور خدا کی رضا پر راضی رہے ہر مشکل

میں دست دعا خدا کے آگے ہی دراز فرمایا لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا اپنا اکثر وقت عقیدت مندوں کے ساتھ ذکر و فکر میں گزارتے انھیں نماز روزہ اور اکل حلال کی تلقین فرماتے۔

آپ کی مجلس میں دور دراز سے حق کے متلاشی بڑے ذوق وشوق اور محبت و عقیدت سے حاضر ہوتے آپ کی صحبت میں رہتے، وعظ و نصیحت سنتے، دوران وعظ لوگوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اس لئے کہ اولیاء اللہ کی بات دل پر اثر کرتی ہے سخت دل لوگ بھی آپ کا وعظ سن کر ندامت کے آنسو بہانہ شروع کر دیتے خود تو مقبول بارگاہ تھے ہی، لیکن جو آپ کی بارگاہ میں آیا وہ بھی بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو گیا۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جزو ایمان ہے کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے وہ عقیدت و محبت نہ ہو جس کا حدیث مبارکہ یوں تقاضا کرتی ہے۔

لایُومِنُ اَحَدُ کُمْ حَتیّٰ اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَا لِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْن۔

(مسلم شریف)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

جب محبت اس انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو پھر ہی خدا کی طرف سے پیغام آتا ہے کہ

اے صدیق اکبرؓ! کیا تم اپنا سارا مال میرے محبوب کی بارگاہ میں پیش کر کے بھی مجھ سے[1] راضی تو ہو؟ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اصل میں محبت خدا ہے جو بندہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا وہ محبت خدا کے دعویٰ میں بھی جھوٹا ہے آج بھی جب عاشقوں کے سامنے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا ہے تو جبینیں ادب سے جھک جاتی ہیں آنکھوں میں ایک نورانی چمک پیدا ہو جاتی ہے اور دل شوق دیدار میں مچلنے لگتے ہیں۔

حضرت جیو صاحبؒ کو بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ ایسی ہی محبت وعقیدت تھی محبت کا یہ عالم تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنے والوں کو بھی سر آنکھوں پر بٹھاتے اور بڑے بڑے انعامات سے نوازتے۔

ایک مرتبہ ایک آدمی آپکی خدمت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بطور ہدیہ لے کر آیا اور عرض کی۔ اجازت ہو تو پیش کروں آپ نے اسے نعت پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی جب وہ اس شعر پر پہنچا۔

ے   وصف وثناء کے لائق نعت تو کجاست

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ پر ایک وجد وسرور کی کیفیت طاری ہوگئی اور اسے یہی شعر دوبارہ پڑھنے کیلئے کہا اس نے دوبارہ پڑھا تو آپ نے اس کیلئے دعا کی کہ خداوند کریم تمہاری زبان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے تر اور تمہارے دل کو نور سے منور کر دے اس کے علاوہ حضرت جیو صاحبؒ نے اسے ایک کنواں بمع چرخ اور پانچ طناب اراضی عطا کی اور فرمایا کہ یہ شعر کا صدقہ ہے خادم کو فرمایا کہ اسے میری طرف سے پروانہ لکھ دو تا کہ بعد میں کوئی اس

کی زمین میں مداخلت نہ کرے۔

1

سخاوت

اللہ والوں نے مال و دولت پر نہیں بلکہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کی ہے انھیں جو کچھ میسر آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر مخلوق خدا میں تقسیم کر دیتے ہیں اس لئے کہ مال جو انسان کو پیارا ہے اس کو خرچ کیے بغیر نیکی اور تقوی کا حصول ممکن ہی نہیں ہے۔

حضرت قبلہ پیر فضل احمدؒ صاحب کا معمول مبارک بھی یہی تھا کوئی سائل کبھی بھی آپ کے در سے خالی ہاتھ نہیں گیا جو کچھ آپ کے پاس ہوتا وہ سب خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے تنگدستی کے ایام میں بھی آپ کے اس معمول میں فرق نہیں آتا تھا اس کے علاوہ ہر ماہ کے شروع میں نقد رقم بھی لنگر خانہ کے لئے مقرر فرما دیتے جس سے غریبوں، مسکینوں اور مسافروں کو فی سبیل اللہ کھانا کھلایا جاتا اس طرح پشاور شہر میں آپ کی سخاوت اور دریادلی کے چرچے ہونے لگے لوگ آپ کی سخاوت کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کرنے لگے بعض لوگ آپ کو انتہائی دولت مند خیال کرتے بعض عمل تسخیر کا ماہر جبکہ بعض آپ کے بارے میں کیمیا گری کا گمان کرتے لیکن کچھ نیک سیرت آپ کو صرف اللہ کا محبوب، متقی اور پرہیز گار بندہ سمجھتے تھے اس لئے کہ جو بندہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ استوار کر لیتا ہے تو اللہ پاک اسکی تمام ضروریات کا کفیل بن جاتا ہے اور اپنے غیب کے خزانے اس کیلئے کھول دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ

(الطلاق ۶۵:۲،۳)

ترجمہ: جو اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ اس کیلئے نجات کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے (وہاں سے) رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

اللہ کے سوا کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرتے اور نہ ہی کسی دنیا دار کے سامنے اپنی تنگدستی کی شکایت کرتے یہی وجہ تھی کہ اللہ نے آپ کو کسی کا محتاج نہیں کیا بلکہ دنیا آپ کی محتاج تھی کیونکہ جو اپنا رشتہ اللہ تعالی سے جوڑ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کے رزق کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔

حلقہ معتقدین

حضرت قبلہ پیر فضل احمدؒ صاحب کی ذات دنیا والوں کے لیے ہدایت اور روشنی کا بلند مینار تھی آپ ساری عمر لوگوں کو وعظ و نصیحت اور نیکی کی تعلیم دیتے رہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے لوگوں کی تربیت کرتے دور و نزدیک سے لوگ آپ کی شہرت اور چرچا سن کر بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے مرادوں اور برکتوں سے جھولیاں بھر کر لے جاتے جو بھی جس حاجت سے آیا آپ کی نظر کرم سے فیض یاب ہو کر گیا۔

آپ کے خلفاء اور عقیدت مندوں کی تعداد سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں میں تھی سرہند، جموں، ہزارہ، پشاور، سوات، خیبر، کابل، قندھار اور ہرات میں آپ کے عقیدت مند کثیر تعداد میں موجود تھے اس کے علاوہ بلخ، بخارا، مصر، شام، حجاز اور عراق میں بھی آپ کے خادم اور مریدین کافی تعداد میں رہتے تھے آپ پانچ بار بخارا شریف

لے گئے ہر بار جب آپ وہاں تشریف لے جاتے تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق آپ کے سلسلہ طریقت میں داخل ہوتے لوگوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ ایک چادر پھینک دی جاتی، سو دو سو آدمی اسے پکڑ لیتے اور آپ انھیں اپنے سلسلے میں بیعت فرما لیتے اور پھر روحانی توجہ کے زریعے ان کا تزکیہ نفس فرما دیتے امیر و غریب شاہ و گدا ہر قسم کے لوگ آپ کے عقیدت منداور پیروکار تھے۔

مریدین کے لئے خوشخبری

آپ اپنے مریدین سے فرماتے کہ مجھے خوشخبری دی گئی ہے کہ قیامت کے روز میرے سب مرید اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حضور ﷺ کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ جو بندہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اس کی فرمانبرداری اور اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ صرف دنیا میں بلکہ قیامت کے روز بھی اذن شفاعت دے کر اس کا ذکر بلند کرے گا اور اس کے ساتھی قیامت کے دن بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ آقا ﷺ نے فرمایا۔

اَلْمَرْئُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

(بخاری شریف)

ترجمہ: آدمی (قیامت کے دن بھی) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت کرتا تھا۔

اس لئے جو لوگ اولیاء کاملین اور صالحین سے محبت کرتے ہیں وہ یقینا قیامت

کے دن بھی ان کے ساتھ ہی ہوں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشف کی طاقت سے نوازا تھا آپ فرماتے۔

میرا مرید کوسوں فاصلے پر بھی ہو تو اس کا حال میرے نزدیک قریب بیٹھے ہوئے مرید کی طرح ہے آپ کے حلقہ ارادت میں جو بھی داخل ہوتا اسے باطنی صفائی اور روحانی پاگیزگی کیلئے چند معمولات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے۔

جو ہمارے معمولات اور طریقوں پر صحیح طرح عمل کرتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہو جاتا ہے کیونکہ فقیر کے طریقے میں تھوڑے علم و عمل کے باوجود کمالات بہت زیادہ ہیں آپ کا اپنے مریدین کے لئے ارشاد تھا۔

میرا جو عقیدت مند بھی کسی مشکل یا پریشانی میں پھنس جائے شیطانی وسوسہ اور گمراہی اسے گھیر لے تو اسے چاہیے کہ وہ فقیر کا تصور کرے انشاء اللہ تعالیٰ ہر مشکل حل ہو گی۔

کرامات

☆ حضور قبلہ جیو صاحبؒ فرماتے ہیں ایک دن میں کنویں پر اکیلا وضو کر رہا تھا کہ اچانک ایک سکھ ہاتھ میں نیزہ لے کر میری طرف دوڑتا ہوا آیا وہ نیزے سے مجھے مارنا چاہتا تھا میں اس وقت سورۃ ''لایلف قریش'' پڑھ رہا تھا اس نے مجھے مارنے کی بڑی کوشش کی لیکن اس کا نیزہ مجھ تک نہ پہنچ سکا اور مجھے کوئی گھراہٹ بھی نہ ہوئی سکھ نے حیران ہو کر پوچھا اے مسلمان تم کیا پڑھتے ہو کہ لاکھ کوشش کے باوجود میرا نیزہ تم تک نہ پہنچ سکا میں نے اسے کہا کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اسی کا کلام پڑھ رہا تھا پھر پوچھا تم

کون ہو میں نے جواب دیا کہ میں ایک فقیر ہوں کافر شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا اور میں
سلامت رہا۔

☆ شیخ الاسلام حضرت جیو صاحبؒ نے سرہند شریف سے ہجرت کرنے کے بعد پشاور شہر کو اپنا مسکن بنالیا اس کے بعد آپ نے بخارا شریف جانے کا قصد فرمایا جب آپ نے رخت سفر باندھا تو شہر کے لوگوں نے آپ کی جدائی کے صدمے سے رونا شروع کر دیا کہ ہم کتنے بدنصیب لوگ ہیں سرکار ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں روانگی سے قبل آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور دو رکعت نفل تحیۃ المسجد ادا کئے آخری سجدے میں آپ نے بہت دیر کی آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے اشکبار تھیں ایک خادم نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔

مسجد نے فقیر کا دامن پکڑ کر رونا شروع کر دیا تھا کہ مجھ سے جدا نہ ہوں میں نے بمشکل اسے راضی کر کے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد واپس آ کر تم میں رہوں گا اور تمھارے اندر ہی نماز پڑھوں گا اس وعدہ سے اسے تسلی ہوئی اور اس نے میرا دامن چھوڑ دیا سبحان اللہ! پتھر، زمین اور مکان بھی اللہ والوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی جدائی میں آنسو بہاتے ہیں۔

☆ ایک دفعہ زمان شاہ اور محمود شاہ کی ہرات میں جنگ چھڑ گی محمود شاہ شکست کھا کر بھاگ گیا اور بخارا میں جا کر حضرت جیو صاحبؒ کے پاس پناہ لے لی آپؒ کا دامن پکڑ کر دعا کیلئے التجا کی حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بادشاہی عطا کرے آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کی لیکن وہ دعا کیلئے اصرار کرتا رہا اور مقصد حاصل ہوئے

بغیر آپ کا دامن چھوڑنے سے انکار کر دیا آپؒ نے فرمایا۔

1

تم لوگ ظالم ہوتے ہو مقصد حاصل ہونے پر پھر ظلم اختیار کر لیتے ہو اگر میں دعا کروں تو میں بھی ظلم میں شامل ہو جاؤں گا اس نے کہا میں آپ کے سامنے خلوص نیت سے توبہ کرتے ہوئے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا سلطنت ملنے پر ہر کام شریعت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین مطابق کروں گا آپ نے فرمایا۔

میں دعا کروں گا تم وطن جا کر کوشش کرو اللہ تعالیٰ تجھ کو سلطنت عطا کرے گا تم اپنے وعدے پر قائم رہنا ورنہ دعا موقوف ہو جائے گی۔

محمود شاہ سواروں کے ہمراہ ہرات روانہ ہوا زمان شاہ کا حاکم ہرات سے بھاگ گیا لہذا ہرات پر محمود شاہ کا جنگ کے بغیر قبضہ ہو گیا چند روز بعد اس نے قندھار پر بھی قبضہ کر لیا اور پھر کابل جانے کا ارادہ کیا زمان شاہ اس وقت پشاور میں تھا جب اس کو محمود شاہ کے کابل آنے کی خبر ملی تو وہ گھبرا کر پشاور سے کابل کی طرف روانہ ہوا محمود شاہ ابھی کابل نہیں پہنچا تھا کہ کابل اور قندھار کے درمیان ہی محاز جنگ قائم ہو گیا جنگ میں زمان شاہ کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر کوہستان چلا گیا محمود شاہ حضور قبلہ جیو صاحبؒ کی دعا کی برکت سے کابل پر قابض ہو گیا اور تمام عمر آپؒ کا خادم اور شکر گزار رہا۔

☆ قبلہ جیو صاحبؒ کا ایک عقیدت مند کچھ سامان لے کر کشمیر سے پشاور آپ کے پاس آ رہا تھا مظفر آباد کے ویران جنگل میں ڈاکوؤں نے اس سے سامان لوٹ لیا اس پریشانی کی حالت میں وہ اپنے مرشد کو یاد کر کے کہنے لگا حضور شرمندہ ہوں کہ سامان لے کر آپؒ تک نہیں پہنچ سکا اسی پریشانی کے عالم میں اسے دو سوار آتے ہوئے دکھائی دیئے

جو اس کے پاس آ کر رک گے اور جنگل میں پریشان بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو اس نے ان کو اپنی سرگزشت سنائی وہ ان کے پیچھے دوڑے اور کچھ دیر بعد سامان ان ڈاکووں سے چھین کر اس شخص کے حوالے کر دیا اور خود چلے گئے جب وہ کشمیری عقیدت مند آپؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے ساتھ ہونے والے واقع کو بیان کیا۔ حضور جیو صاحبؒ نے فرمایا خیر خیر۔

آپ کے خلفاء

آپ کے چار سو سے زیادہ خلفاء تھے جن کو آپ نے فیض باطنی سے مستفیض فرمایا پھر وہ اپنے اپنے علاقوں میں جا کر نور ہدایت سے لوگوں کے قلب و روح کو منور کرنے لگے مختلف علاقوں مثلاً سرہند شریف، جموں، سیالکوٹ، ہزار، پشاور، یوسف زئی ،سوات، باجوڑ، کابل، ترکستان، بخارا، بنوں، حصار اور سمرقند وغیرہ میں آپ کے بے شمار خلفاء نے خود کو دین اسلام کی اشاعت اور سربلندی کے لئے وقف کر رکھا تھا ان میں سے قریب کے چند ایک خلفاء کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں ہیں۔

☆ محمد رضا زکوڑی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

☆ نجم الدین مظفر آبادی

☆ پیر سید خدا بخش المعروف جھلی شاہ نواں کوٹ شریف سرگودہا

☆ میاں مرید ساکن ہزارہ

☆ حافظ محمد سیالکوٹی سیالکوٹ

☆ قاضی غلام حسین وزیر آبادی

☆ غلام محی الدین یوسف زئی

1

☆ اخوند ملا سعد اللہ ساکن بنوں

(نقل از کتاب تحفۃ المرشد از نظام الدین بلخیؒ)

عمر مبارک اور وصال

اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ فضل احمدؒ صاحب کو اسی (80) سال عمر عطا فرمائی تھی جو آپ نے اتباع مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مخلوق خدا کی خدمت میں گزار دی اور اسی حالت میں 30 ذوالحج 1231ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے آپؒ کا مزار مبارک محلہ یکہ توت پشاور میں مرجع خلائق ہے آپ کے دس (۱۰) بیٹے اور نو (۹) بیٹیاں تھیں

1

اشاعت اسلام

دعوت حق اور بھٹکی ہوئی دنیا کوراہ راست پر لانے کیلئے اللہ پاک ہر دور میں اپنے برگزیدہ اور ہدایت یافتہ لوگوں کو مبعوث فرماتا رہا ہے وہ خدا کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب ہوتے ہیں اور مخلوق خدا کی بہتری کیلئے اپنی زندگی کے شب وروز وقف کردیتے ہیں انھیں ہدایت اور انعام یافتہ شخصیات میں سے ایک ہستی پیر جھلی شاہؒ سرکار کی بھی ہے۔

آپ کی ذات بابرکات ان مشائخ کرام میں سے ہے جنہوں نے بلندی اسلام کیلئے دور دراز علاقوں میں جا کر لوگوں کو اسلام کی دولت سے فیض یاب کیا آپ نے اپنی زندگی خلق خدا کی اصلاح، مریدین کا تزکیہ نفس اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شوق دلانے میں گزاردی ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو منزل مقصود پر پہنچایا دور دراز سے تشنگان حق آپ کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے لئے آتے اور قلبی وروحانی طور پر سیراب ہوکر واپس لوٹتے۔

آپ نے حسب الحکم پیرومرشد دریائے چناب کے کنارے واقع گاؤں نواں کوٹ شریف میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کیا بہت سے بھٹکے ہوئے بندگان خدا حلقہ بگوش اسلام ہوئے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلموں نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا لاکھوں بندگان خدا اس آستانہ سے فیض یاب ہوئے بہت سے خوش نصیبوں کو آپ سے روحانی فیض ملا اور خلافت کی دولت سے مالا مال ہوئے آپ نے اشاعت اسلام کیلئے مختلف ذرائع استعمال کیے۔

مسجد کی تعمیر

1

مسجد اجتماعی عبادت اور تبلیغ اسلام کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے اپنے پیرو مرشد سے خلافت اور اجازت لے کر جب قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ نوانکوٹ تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے اپنی رہائش گاہ کے قریب ہی ایک مسجد بنوائی جس کی تعمیر میں دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ سنت نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے آپ نے خود بھی حصہ لیا اس لئے کہ مسجدیں تعمیر کرنے کی سعادت ایمان والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

(التوبۃ ۹:۱۸)

بے شک مساجد کی تعمیر صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔

مساجد دنیا میں خدا کے گھر ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے مسجد بنا کر اسے آباد کرتا ہے اللہ پاک جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہے آپ سرکار کا معمول تھا کہ مسجد میں امامت کے فرائض خود سرانجام دیتے ،نماز کے بعد محفل ذکر منعقد کرتے ،لوگوں کے دینی مسائل حل کرتے اور امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی تلقین فرماتے نماز کے ساتھ ساتھ مسجد آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بھی تھی تادم وصال آپ نے یہی معمول اپنائے رکھا۔

درسگاہ کا قیام 1

اسلام اپنے ماننے والوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی میں لانے کے لئے عملی اقدامات کرنے پر زور دیتا ہے اس لئے مسلمان جہاں بھی گئے علم کی شمع بھی اپنے ساتھ ہی لے گئے ایک داعی کے لئے تو علم کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ علم کے بغیر وہ لوگوں کو گمراہ تو کرسکتا ہے لیکن ان کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی نہیں کرسکتا ایک جاہل آدمی کی نسبت عالم شخص شیطانی حملوں سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔

لہذا مظہرالاسلام قبلہ پیر جھلی شاہؒ سرکار نے لوگوں کی دینی اور عملی تعلیم تربیت کے لئے نواں کوٹ شریف میں مسجد سے ملحق ایک مدرسہ قائم کیا جس میں لوگوں کو قرآن پاک کے ساتھ ساتھ بنیادی اسلامی تعلیمات سے بھی آگاہ کیا جاتا تھا اس مدرسے میں مقامی لوگوں کے علاوہ باہر کے علاقوں سے بھی لوگ آکر تعلیم وتربیت حاصل کرتے طلبہ کی تعلیم کے لئے باقاعدہ اساتذہ مقرر تھے اس کے علاوہ آپ خود بھی طلبہ کو درس دیتے اور انکی اخلاقی وروحانی تربیت فرماتے۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کے قیام وطعام کا بھی بندوبست فرمایا تاکہ انھیں علم حاصل کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے یہ مسجد اور مدرسہ آپ کی وفات کے بعد بھی قائم رہا لیکن جب سیلاب کی وجہ سے سارا نوانکوٹ گر گیا تو یہ مسجد اور مدرسہ بھی پانی کی نظر ہو گیا۔

محافل ذکر 1

قبلہ پیر جھلی شاہؒ سرکار کا بھی اپنے پیر و مرشد کی طرح یہ معمول مبارک تھا کہ باقاعدہ طور پر محافل ذکر کا انعقاد فرماتے جن کے اندر کثیر تعداد میں اہل ذوق لوگ شریک ہوتے ذکر الٰہی میں یہ کشش ہے کہ جو بھی اسے سنتا ہے اس کا دل اسی طرف مائل ہو جاتا ہے اگر محفل کسی خدا کے نیک بندے کی طرف سے سجائی گئی ہو تو پھر بندگان خدا خلوص و محبت اور سراپا ادب و احترام بن کر شریک ہوتے ہیں کیونکہ جب بندہ خدا سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اپنے اس خاص بندے کی محبت جاگزیں کر دیتا ہے اور لوگ دور دراز سے اس کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے لیے دوڑے چلے آتے ہیں۔

آپ زیادہ تر کلمہ طیبہ کا ذکر کرواتے کیونکہ کلمہ پاک میں یہ خاصیت ہے کہ یہ دلوں پر جمے ہوئے زنگ کو اتار کر انہیں جلا بخشتا ہے اور اس قابل بناتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کو جذب کر سکیں آپؒ ذکر کے بارے میں حاضرین محفل کو فرماتے کہ۔

ذکر مردہ دلوں کے لئے آب حیات اور بے چین دلوں کے لئے قرار کا باعث ہے۔

آپؒ مختلف انداز اور طریقوں سے ذکر کرواتے ذکر کے باب میں ان میں سے بعض طریقوں کو بیان کیا گیا ہے آپ کی محافل میں کئی ہندو اور سکھ لوگ بھی شریک ہوتے بے اختیار ان کی زبان سے کلمہ حق جاری ہو جاتا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے لوگ آپ کے پاس تاریک دل لے کر آتے جبکہ کلمہ طیبہ کی روشنی لے کر واپس

جاتے اس لیے کہ جو بھی ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بابرکت محفل میں آجاتا ہے وہ[1] نامراد واپس نہیں لوٹتا۔

مجالس وعظ

دعوت حق اور اشاعت اسلام کے لیے جو اہمیت تحریر کو ہے اس سے کہیں بڑھ کر اہمیت تقریر اور وعظ کو ہے اس لیے ہمیشہ سے علمائے کرام اور واعظین نے لوگوں کے قلوب واذہان کو مسخر کرنے کے لیے تقریر کے ہتھیار کو استعمال کیا اور ہر سننے والے کو اپنا ہم خیال بنالیا لیکن اگر وعظ کرنے والی ہستی کسی ولی کامل کی ہو تو پھر لوگوں کے دل بے اختیار حق بات ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ ان ہستیوں کی بات سیدھی دل پر اثر کرتی ہوئی روح میں اتر جاتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ اگر علماء کی محفل میں جاؤ تو زبان سنبھال کر بیٹھو اور اگر کسی اللہ کے ولی کی بارگاہ میں جاؤ تو دل سنبھال کے بیٹھو کیونکہ ان کی نظر لوگوں کے دلوں پر ہوتی ہے۔

قبلہ پیر جھلی شاہؒ سرکار بھی اشاعت اسلام کے لئے وعظ ونصیحت کی مجالس کا انعقاد فرماتے جس میں ہزاروں لوگ شریک ہوتے جب آتے تو دل پر شکوک وشبہات کی گرد ہوتی اور تاریکی کے پردے چڑھے ہوتے لیکن جب آپ کا وعظ اور نصیحت وحکمت پر مبنی گفتگو سنتے تو دل کی دنیا ہی بدل جاتی اور دل میں اسلام کی حقانیت جاگزیں ہو جاتی سینے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے لبریز ہو جاتے کئی لوگ تو وجد میں آکر اللہ اللہ کا ورد شروع کر دیتے اس کے علاوہ جمعۃ المبارک کا وعظ لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کروانے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کرنے کا ایک

اہم ذریعہ تھا جب تک آپؑ حیات رہے وعظ ونصیحت کے زریعے اشاعت اسلام اور اطاعت خداوندی کا درس دیتے رہے آپ کے بعد آپ کی اولاد نے آپ کے اس مشن کو آج تک جاری رکھا ہوا ہے۔

1

نصیر پور میں قیام

نواں کوٹ کے علاوہ کچھ مدت آپ نے نصیر پور کلاں (ضلع سرگودھا) میں رہائش اختیار کی وہاں کے لوگ آپ سے بہت عقیدت و محبت رکھتے تھے چنانچہ ان کی خواہش تھی کہ آپ ان کے ہاں رہائش پذیر ہوں لوگوں کی محبت آپ کو نصیر پور لے آئی وہاں آپ نے ایک مسجد میں قیام فرمایا اور ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس میں لوگوں کو قران پاک کی تعلیم دیتے اور ان کی اخلاقی و روحانی تربیت کا اہتمام فرماتے جو آدمی آپ کی محفل میں شرکت کرتا اس پر آپ کی باتوں کا اتنا اثر ہوتا کہ وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور اپ کے پاس بیٹھنا اپنے لیے سعادت سمجھتا۔

نصیر پور میں آپ کے کسی عقیدت مند کو کوئی پریشانی ہو جاتی تو وہ آپ کو یاد کرتا اس کی مشکل آسان ہو جاتی اگر کسی عورت کی ہانڈی پکاتے ہوئے ٹوٹ جاتی تو وہ آپ کو پکارتی کہ اے جھلی شاہ سرکار! میری ہانڈی صحیح سلامت پک جائے کل نئ خرید لوں گی تو اس کی ہانڈی صحیح سلامت پک جاتی اسی طرح وہاں کسی آدمی کی بیل گاڑی پھنس جاتی تو وہ آپ کو پکارتا اس کی بیل گاڑی نکل آتی وہاں آپ کی کافی کرامات مشہور ہیں کچھ عرصہ آپ نصیر پور میں گزارنے کے بعد دوبارہ نواں کوٹ تشریف لے آئے۔

1

غوث الوقت

آپ کی ذات بابرکات غوث الوقت تھی غوث کے معنی فریادرس کے ہیں جو کسی کی فریادسن کر اس کی مشکل کو آسان کردے۔ مدد وہی کرسکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مدد کرنے کی طاقت عطا فرمائی ہو اور اللہ تعالیٰ طاقت اسی کو عنایت فرماتا ہے جو اپنی زندگی اس کی رضا کے مطابق گزارے اس کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں غفلت نہ کرے اس کا کوئی دم بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو اس کا کوئی کام بھی شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نہ ہو۔

جب احکام خداوندی پر عمل کرتے ہوئے بندے کا تعلق اللہ تعالی کے ساتھ پختہ ہوجاتا ہے تو اس کے اندر اللہ تعالی کی طرف سے عطا کی ہوئی خاص طاقت آجاتی ہے حدیث قدسی میں ہے۔

لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ

(بخاری، کتاب الرقاق)

بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرلیتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔

لہذا جو بندہ دنیاوی آلائشوں سے اپنے آپ کو بچا کر اپنا رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استوار کر لیتا ہے اور یاد الٰہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتا ہے تو پھر اللہ پاک اپنے اس بندے کی ہر دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔

قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گزار دی اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو یہ قوت عطا فرمائی ہوئی تھی کہ دور و نزدیک سے پکارنے والے ہر ایک کی باذن اللہ تعالیٰ مدد فرماتے۔ آپ کے یہ واقعات نصیر پور میں اب بھی مشہور ہیں جب کسی عورت کی ہانڈی پکاتے وقت ٹوٹ جاتی تو وہ آپ کو پکارتی اے پیر جھلی شاہ سرکارؒ میری یہ ہانڈی پک جائے میں کل خرید لوں گی تو اس کی ہانڈی میں سالن پک کر تیار ہو جاتا اگر کسی کی بیل گاڑی کا پہیہ ٹوٹ جاتا تو وہ آدمی پکارتا اے پیر جھلی شاہ سرکارؒ دعا کریں میری یہ گاڑی سلامتی کے ساتھ اپنی جگہ پہنچ جائے اس کی وہ گاڑی سلامتی سے اپنے گھر پہنچ جاتی۔ اسی طرح کسی مرید نے سگیاں (لاہور)، سکھیکی منڈی، ڈھل یا کسی اور جگہ سے پکارا تو آپ نے ان کی امداد فرمائی۔ اس طرح کے کئی واقعات کرامات کے ذیل میں درج کیے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ لفظ غوث آپ کے نام کا لازمی حصہ بن گیا اور لوگ آپ کو غوث خدا بخش المعروف جھلی شاہ سرکارؒ کے نام سے پکارنے لگے۔

1

والی کابل
دوست محمد خان کی آمد

والی کابل دوست محمد خان آپؒ کا چرچا سن کر وفد کے ہمراہ بڑی محبت سے مسافتیں طے کرتا ہوا کابل سے نواں کوٹ شریف آیا اور ساتھیوں سمیت قدم بوسی کے لئے آپ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا سلام عقیدت پیش کرنے کے بعد بطور نذرانہ پانچ ہزار اشرفیوں کی تھیلی خدمت اقدس میں پیش کی لیکن آپؒ نے اشرفیاں لینے سے انکار کر دیا۔اور بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے اور ہر چیز اسی کے قبضہ قدرت میں ہے لوگوں کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ،ان کے حقوق کا احترام کرو،غریبوں کی حاجت روائی کرو اور ان کو کھانا کھلاؤ اس کے علاوہ ان کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھو کیونکہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا ادا کرنا بھی بہت ضروری ہے خلق خدا کی خدمت حقوق العباد میں شامل ہے چنانچہ یہ لوگ تمہاری توجہ کے زیادہ مستحق ہیں قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اگر تم ان کی خواہشات کا احترام کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دینی اور دنیاوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا بادشاہ چند دن تک آپؒ کی بارگاہ اقدس میں رہا اور پھر واپسی کا سفر اختیار کرتے ہوئے کابل روانہ ہو گیا آپ نے فیوض و برکات سے نوازتے ہوئے اس کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

1

والیٔ پنجاب
مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حاضری

جب انگریزوں نے پنجاب کے علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کیا تو ایک دفعہ پھر راجہ رنجیت سنگھ انگریزوں کے حملوں سے گھبرا کرنواں کوٹ شریف میں قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور میرے حق میں دعا کریں مجھے انگریزوں پر غلبہ حاصل ہوجائے آپؒ نے فرمایا اب یہ ناممکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔

(آل عمران ۳:۱۴۰)

ترجمہ: دن لوگوں کے درمیان گردش کرتے رہتے ہیں۔

جب رنجیت سنگھ نے دعا کیلئے اصرار کیا تو آپؒ نے محسوس کیا کہ رنجیت سنگھ میری بات سے مطمئن نہیں ہوا تو آپؒ نے ایک خادم کے ذریعے سرسوں کا تیل منگوایا اور اس کو زمین پر گرا دیا اس پر کالی چیونٹیاں جمع ہوگئیں تھوڑی دیر بعد اس پر بھوری چیونٹیاں آگئیں جنھوں نے کالی چیونٹیوں کو بھگا دیا اور تیل پر خود قابض ہوگئیں آپؒ نے رنجیت سنگھ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اب تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تیرا دور ختم ہو چکا ہے اور بھوروں یعنی انگریزوں کا دور آنے والا ہے۔اس نے کچھ نقدی اور زمین کی ملکیت کا پروانہ آپؒ کی خدمت میں پیش کیا۔آپؒ سرکار نے نقدی درویشوں اور غرباء و مساکین میں تقسیم کردی جبکہ زمین کی ملکیت کا پروانہ پھاڑ دیا اور رنجیت سنگھ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

میں نہیں چاہتا کہ میری اولاد شکاری، ظالم اور عیاش ہوجائے بلکہ میری خواہش

ہے کہ وہ خدا یاد، نماز روزے کی پابند اور دین کی خدمت کرنے والی ہو رنجیت سنگھ[1] کے بعد اس کا بیٹا بھی آپ کی بارگاہ میں حاضری دیتا رہا۔

1

اخلاق حمیدہ

اولیاء کرام اخلاق حمیدہ کا مرقع ہوتے ہیں ان کی ذات کا یہی وصف انھیں عام لوگوں سے ممتاز کرتا ہے انہی اخلاق کی وجہ سے لوگ دل وجان سے ان سے محبت کرتے ہیں ان کی صحبت میں بیٹھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں کیونکہ ان کا ظاہر و باطن ایک ہوتا ہے جو بات دل میں ہوتی ہے وہی زبان سے ادا کرتے ہیں جس چیز پر خود عمل کرتے ہیں لوگوں کو بھی صرف اسی کی تعلیم دیتے ہیں بزرگان دین کے یہی اوصاف حمیدہ تھے جن سے متاثر ہو کر لاکھوں کروڑں لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے انھیں اوصاف کا پایا جانا ہی مومن کے کامل ہونے کی علامت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الِاخْلَاقِ

(موطا امام مالک)

ترجمہ: میں عمدۃ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کی ذات میں وہ تمام اوصاف حمیدہ موجود تھے جو کسی بھی متقی اور صالح آدمی کی شخصیت کی زینت ہوتے ہیں طبیعت میں نہایت سادگی اور خلوص تھا سخاوت وفیاضی کا یہ عالم تھا کہ دن کو جو میسر آتا رات ہونے سے پہلے پہلے اسے تقسیم کر دیتے کسی بھی چیز کو اگلے دن کے لئے ذخیرہ کر کے نہ رکھتے انھیں اخلاق حسنہ کی بدولت لوگ آپ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے کئی غیر مسلم آپ کے اخلاق سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے آپ کے اخلاق حمیدہ کے چند ایک پہلو درج ذیل ہیں۔

تواضع وانکساری

1

تواضع وانکساری آپ کی شخصیت کا لازمہ تھی نہایت اچھے اخلاق کے مالک تھے ہر ایک سے بڑی نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اپنائیت کا اس قدر احساس دلاتے کہ ہر کوئی بلا تکلف آپ سے بات کر لیتا آپ میں بلا درجے کی عاجزی تھی ہر کسی سے ملتے ہوئے سلام میں پہل کرتے خواہ کوئی واقف ہوتا یا نہ ہوتا آپؒ فرماتے تھے۔

عاجزی میں ہی بندے کی عظمت ہے جبکہ تکبر میں شیطان کی طرح ذلت و رسوائی ہے۔

جو بھی آپ سے ایک دفعہ ملتا وہ آپ ہی کا ہو کر رہ جاتا صبر و شکر، توکّل اور قناعت کی خوبیاں بدرجہ اتم آپ میں موجود تھیں۔ عمر بھر جو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل گیا اسی پر ہی قناعت کر لی دنیا کی جاہ وطلبی آپ کا مطمع نظر نہ تھی سادہ زندگی گزارتے ہوئے تکلّفات سے ہمیشہ اجتناب کیا۔

سخاوت وفیاضی

سخاوت و فیاضی آپ کے گھرانے کا طرۂ امتیاز تھی غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور حاجتمندوں کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھتے جو بھی آپ کے در پر سوالی بن کر آیا کبھی خالی ہاتھ نہیں گیا پاس نہ ہوتا تو کسی سے ادھار مانگ کر دے دیتے جو کچھ آپ کے پاس ہوتا راہ حق میں لٹا دیتے رات کو سونے سے پہلے چیزوں کا خود جائزہ لیتے جو کچھ پاس ہوتا اسے غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے اور اپنے ہاتھ سے تقسیم کرتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس کرتے۔

آپؒ کا خادموں کو سختی سے حکم تھا جو کچھ بھی لنگر خانے میں آئے اسے شام سے پہلے اللہ تعالی کی راہ میں تقسیم کر دیا جائے اگر کوئی خادم چیز بچا کر رکھ لیتا تو اس کو درد شکم شروع ہو جاتا ایک دفعہ ایک خادم نے پانچ روپے بچا کر رکھ لئے تو اس کو درد شکم شروع ہو گیا اس نے آئندہ کیلئے توبہ کی اور رقم لنگر خانے میں جمع کرادی آپ نے اسے تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

صرف وہی مال تمہارے کام آئے گا جو تم اپنے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے آپؒ فرماتے۔

انسان کا اصل مال وہ ہے جو اس نے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کر کے ذخیرہ کر لیا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

(البقرۃ ۲:۱۱۰)

ترجمہ: جو مال تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع پاؤ گے۔

آپؒ کا لنگر ہر وقت جاری رہتا اللہ کے ولی مال و دولت کے حریص نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ دولت کو جمع کرنے کے عادی ہوتے ہیں ان کا مطمع نظر یہ ہوتا ہے کہ جب مال ملے تو اس میں سے ضروریات پوری کرنے کے بعد باقی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس کو دیا اس کو زندگی بھر نہ کبھی جتایا اور نہ ہی اس کے بدلے میں کوئی خدمت طلب کی۔

توکل

1

توکل اولیاء کرام کا شیوہ ہے کیونکہ اس کے بغیر تو وہ اس راستے پر ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے جتنا کسی کا اللہ تعالی کی ذات پر توکل پختہ ہوگا اتنا ہی وہ اللہ کی بارگاہ میں کامل ہوگا پیر جھلی شاہ سرکارؒ دنیا والوں سے بے نیاز ہوکر اپنا دل مالک کی طرف لگائے رکھتے آپ کا اللہ تعالی کی ذات پر اس قدر پختہ اعتماد تھا کہ جو بھی آپ کے پاس آتا اسے شام سے پہلے ہی اللہ تعالی کی راہ میں مخلوق خدا پر خرچ فرما دیتے اگلے دن کے لئے بالکل جمع نہ کرتے اور فرمایا کرتے۔

جب رزق کی ذمہ داری اس نے خود لی ہے تو ہم کیوں فکر کریں جب آج اس نے یاد رکھتے ہوئے بھیج دیا ہے توکل کے لئے بھی بھیج دے گا۔

جو بھی مل جاتا اللہ تعالی کی رضا سمجھتے ہوئے اسی پر قناعت کر لیتے کبھی کسی پریشانی یا دنیاوی ضرورت کے لئے دنیا دار کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا کیونکہ جب بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے پختہ ہوجائے تو اسے دنیا دار کے آگے سوال کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے جس چیز کی بھی حاجت ہوتی صرف اپنے مالک حقیقی سے ہی اس کا سوال کرتے آپ فرماتے تھے۔

اگر بندہ اللہ تعالی کی ذات پر کامل توکل کرلے تو وہ مالک اس کی تمام ضروریات کا کفیل بن جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

(الطلاق ٥٦ : ٣)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرلیتا ہے تو وہ اس کیلئے کافی ہو جاتا [1] ہے۔

خوش گفتاری

آپؒ کا انداز گفتگو بڑا ہی دلکش اور پیارا تھا بڑے نپے تلے الفاظ میں بات کرتے آپ کی گفتگو سادہ، عام فہم اور لوگوں کی بصیرت کے مطابق ہوتی بہت کم لفظوں کا سہارا لیتے اور اپنا مدعا چند فقروں میں واضح بیان کر دیتے جیسے کسی نے کوزے میں دریا بند کر دیا ہو بعض اوقات اپنی بات کوکئی بار دہراتے تا کہ سننے والا اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلے آپؒ اپنے خلفاء سے فرمایا کرتے تھے۔

اپنی زبان کے اندر مٹھاس پیدا کر وتا کہ پیاسے لوگ مکھیوں کی طرح خود تمھاری گفتگو سے مٹھاس حاصل کرنے کے لئے آئیں۔

اپنی گفتگو کے اندر چاشنی اور نکھار پیدا کرنے کے لئے آپ اکثر اولیاء کرام کے اقوال کو بیان فرماتے آپ کی گفتگو کے اندر اتنی مٹھاس اور شرینی ہوتی کہ گھنٹوں تک لوگ سر جھکائے بیٹھے رہتے جو بندہ بھی آپ سے ہم کلام ہوتا وہ آپ کی باتوں سے متاثر ہوکر آپ کا گرویدہ ہوجاتا آپ کی سیرت کا یہ بڑا حسین پہلو تھا جس کی وجہ سے کئی لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

عفو و درگزر

عفو و درگزر انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا شیوہ ہے دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں

آپ کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لوگوں نے آپ کو تکلیفیں دیں آپ کی عظمتؒ سے ناواقف لوگوں نے آپ کو پریشان بھی کیا کئی لوگ آپ کی عزت اور شہرت کی وجہ سے حسد کرنے لگے لیکن آپ نے درگزر سے کام لیتے ہوئے خلوص اور نیک نیتی سے دعوت حق کا کام جاری رکھا اور لوگوں کی طرف سے مشکلات کو بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کیا آپؒ فرماتے تھے۔

جو بندہ بھی حق کا کام کرتا ہے اس کو انبیاء کرام اور صالحین کی طرح ان مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔

بعض اوقات علاقے کے ان پڑھ اور جاہل لوگ جو آپ کے مقام و مرتبہ سے ناواقف ہوتے آپ سے غیر مہذبانہ اور گستاخانہ لہجے میں بات کرتے تو آپ ان کے اس رویے پر بھی اپنی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے اور قرآنی حکم (وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ) پر عمل کرتے ہوئے عفو درگزر سے کام لیتے اور ان کی گستاخیوں کو معاف فرما دیتے کیونکہ مومن کی شان ہی یہی ہے کہ وہ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔

اخلاص

آپ کے اخلاق کا ایک اہم پہلو عمل میں اخلاص تھا جو کام بھی کیا اس میں اولیاء کاملین کی طرح رضا الٰہی کو سامنے رکھا آپ نے عبادت و ریاضت اور مجاہدے کیے ان سے آپ کا مطلوب دنیا کی شہرت یا مال نہ تھا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب مقصود تھا آپ فرماتے تھے۔

جو دنیا کمانے کے لئے مجاہدے کرتا ہے اور چلے کاٹتا ہے وہ تو تاجر ہے اسے اللہ تعالی کی رضا نصیب نہیں ہوسکتی۔

آپ نے مسجد اور مدرسہ کی تعمیر فرمائی تا کہ لوگوں کو دین سے متعلق رہنمائی ملے، اسلام کی اشاعت ہو اور اللہ کے دین کو سر بلندی عطا ہو ہر وہ کام جس میں ریا کاری کا ذرہ سا بھی پہلو ہوتا اسے ترک فرما دیتے اپنے عقیدت مندوں سے فرماتے۔

اخلاص اور رضا الہی کی خاطر پڑھی گئی دو رکعت ریا کاری سے کی گئی ساری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے۔

آپ کے کردار و عمل میں یہی اخلاص تھا جس کی وجہ سے لوگ آپ سے محبت کرتے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر کام میں کامیابی عطا فرمائی اور دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی آپؒ کے نام کو زندہ رکھا۔

زہد و تقویٰ

تقوی کا مطلب ہے ہر گناہ سے بچتے ہوئے زندگی کو احکام خداوندی کے مطابق گزار دینا تقوی ایمان کے کمال کا نام ہے تقوی تمام عبادات کی روح ہے اس منصب جلیلہ پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و تابعداری میں گزار دی آپ فرماتے تھے۔

تقوی کے بغیر عبادت اس جسم کی مانند ہے جس میں جان نہ ہو تقوی کے بغیر

بندہ قرب خداوندی کی منازل طے ہی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے بغیر گناہوں اور برائیوں سے بچنا محال ہے۔

آپ کی زندگی کا ہر ہر عمل شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ میں رنگا ہوا تھا دنیاوی مال ودولت سے بے نیاز تھے اللہ تعالیٰ سے صرف اتنی روزی کی دعا کرتے جس کے زریعے آسانی سے گزر اوقات ہوتی رہے آپ کے زہد فی الدنیا کا عالم یہ تھا کہ جب ایک مرتبہ والی پنجاب راجہ رنجیت سنگھ نے آپ کو ایک بہت بڑی جاگیر دینی چاہی تو آپ نے فرمایا۔

میرے نزدیک ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں کیونکہ میں اپنی ذات کو دنیاوی مال ومتاع سے بے نیاز کر چکا ہوں میں نہیں چاہتا کہ یہ چیزیں میرے اور میرے مولا کے درمیان تعلق میں رکاوٹ پیدا کریں۔

مہمان نوازی

جس طرح روحانی فیوض وبرکات کیلئے آپؒ کا آستانہ مرجع خلائق تھا اسی طرح حاجت مندوں، مسافروں اور مہمانوں کے لئے آپؒ کا لنگر خانہ بھی صبح وشام کھلا رہتا اور ہر آنے والے کی بغیر کسی روک ٹوک اور جان پہچان کے مہمان نوازی کی جاتی۔ خادم ہونے کے باوجود آپ مہمان کی خدمت کرنے کو اپنے لئے سعادت سمجھتے اور اس کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دیتے آپ فرماتے تھے۔

مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں اس لئے ہمیں مہمانوں کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرنا چاہیے۔

آپؒ کا معمول مبارک تھا کہ اکثر مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے اور کسی قسم کے تکلف سے کام نہ لیتے مہمان خانہ کی خودنگرانی کرتے ، خادموں سے فرماتے کہ مہمانوں کے آرام کا خاص خیال رکھا جائے اور انھیں تلقین کرتے ہوئے فرماتے۔

جومہمان آتا ہے وہ اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے ہم توصرف اس کے رزق کو اس کے سامنے رکھتے ہیں آپؒ کی مہمان نوازی کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

آپؒ کے چھوٹے بیٹے پیر سید کرم دین صاحب کا بیان ہے کہ ایک روز آپؒ کھانا تناول فرمانے بیٹھے تو اس وقت آپ کے پاس کوئی مہمان نہ تھا آپؒ نے کھانے سے انکار کرتے ہوئے کھانا اٹھوادیا اور فرمایا کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا رب مجھ سے ناراض ہے کہ اس وقت میرے گھر کوئی مہمان نہیں اتنے میں چند مہمان آپؒ کے آستانے پر حاضر ہوئے آپؒ نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا اور بارگاہ خداوندی میں سجدہ شکرادا کیا۔

1

عادات وخصائل

اولیاء کاملین کے عادات وخصائل میں سنت مصطفی ﷺ کی جھلک دکھائی دیتی ہے چونکہ ان کے ظاہر و باطن میں یکسانیت ہوتی ہے دل ریا کاری سے پاک ہوتے ہیں طبیعت میں عاجزی اور انکساری ہوتی ہے باطن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے اس لئے ان کی عادات میں سادگی اور فطری پاکیزگی ہوتی ہے ان کی سیرت وکردار لوگوں کے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں ان کی باتیں زخمی دلوں کے لئے مرہم ہوتی ہیں ان کی تعلیمات سے حق وصداقت عیاں ہوتی ہے ان کی ادائیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں ڈوبی ہوتی ہیں اس لئے ان کا سیرت وکردار لوگوں کے لئے نمونہ ہوتا ہے یہ وہ ہستیاں ہوتی ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے

قرب خداوندی اور مقام ولائیت پر فائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ ہر کام میں اتباع مصطفی ﷺ اختیار کر کے اپنے شب وروز اور سیرت وکردار کو نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ڈھالے مظہر الاسلام قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی عادات نہایت سادہ اور دلنشین تھیں اپنے ہر کام میں سنت رسول ﷺ کو ہمیشہ ملحوظ رکھا طالبان حق کی تعلیم کے لئے آپ کی سیرت کے چند ایک گوشے درج ذیل ہیں۔

لباس

لباس نفس انسانی کی اہم ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے لباس کو انسان کے لئے موسمی اثرات سے بچنے ،ستر ڈھانپنے اور زیب وزینت کا ذریعہ بنایا ہے جسم کو ڈھانپنے کے لیے لباس کا ہونا بہت ضروری ہے بزرگان دین کا لباس بہت سادہ مگر صاف ہوتا

ہے اکثر لباس پر پیوند لگے ہوتے ہیں ایسے لباس کو خرقہ یا گدڑی بھی کہا جاتا ہے۔[1] صوفیاء نے لباس کے معاملے میں کبھی تکلف سے کام نہیں لیا بلکہ جو مل گیا اسی کو ہی زیب تن کر لیا

قبلہ پیر جھلی شاہؒ سرکار بھی دیگر صوفیاء کی طرح سادہ مگر صاف لباس زیب تن کرتے تھے۔ آپؒ زیادہ تر سفید لباس استعمال کرتے تھے جو کہ سفید قمیض اور تہبند پر مشتمل ہوتا تھا۔ سر پر سفید رنگ کا عمامہ شریف باندھتے اور اگر کبھی قبا مل جاتی تو اسے بھی پہن لیتے۔ اس کے علاوہ جو بھی پہننے کو مل جاتا پہن لیتے مگر ایسا لباس نہیں پہنتے تھے جس سے تکبّر اور غرور ظاہر ہو۔ آپ نمود و نمائش اور بناؤ سنگھار والے لباس سے احتراز فرماتے تھے کیونکہ اچھا اور قیمتی لباس طریقت کیلئے شرط نہیں ہے آپ فرماتے تھے۔

"لباس

سادہ پروقار اور ستر کو صحیح طریقے سے ڈھانپنے والا ہونا چاہیئے"۔

شریعت کے اندر سارے لباس جائز ہیں مگر صوفیاء کرام اپنی اپنی طبعیت کے مطابق لباس زیب تن کرتے ہیں اور ایسے لباس سے پرہیز کرتے ہیں جس سے ان کی عبادت اور عمل میں خلل پڑے۔

خوراک

لباس کی طرح انسانی بقاء کیلئے خوراک کا استعمال بھی بہت ضروری ہے۔ جسم خوراک سے ہی زندہ رہتا ہے لہذا ضرورت کے مطابق خوراک استعمال کرنا عین سنت رسول ﷺ ہے۔ آپؒ خوراک میں زیادتی کو سخت ناپسند فرماتے تھے کسی کھانے میں

عیب نہ نکالتے خواہش ہوتی تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے سادہ خوراک استعمال کرتے [1]، کھانے کے دوران ہمیشہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملحوظ رکھتے اکثر اوقات مہمان کو ساتھ بٹھا کر کھانا تناول فرماتے۔

نواں کوٹ شریف میں قیام کے دوران جب لوگوں کا آنا جانا زیادہ ہو گیا تو لنگر کا انتظام بھی وسیع ہوتا گیا تمام لوگوں کیلئے ایک ہی جیسا کھانا ہوتا جو بھی پکتا آپ بھی اسی سے تناول فرما لیتے اور اپنے پاس آنے والوں کی خوب خاطر مدارت کرتے اس طرح آپؒ کی خوراک کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کا عطائی تھا جو بھی مل جاتا اسی پر ہی قناعت کر لیتے۔

دریائے راوی میں دوران چلہ کشی آپؒ بہت ہی معمولی خوراک کھاتے تھے جو کہ ایک جو کی نمکدار روٹی اور ایک پیالہ پانی پر مشتمل ہوتی تھی۔ یہ خوراک آپؒ سات دن کا روزہ افطار کرنے پر استعمال کرتے تھے۔

خواہشات نفسانی سے اجتناب

قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ نے ہمیشہ نفسانی آلائشوں سے اپنی ذات کو دور رکھا زندگی میں کبھی بھی مال و دولت اور دوسری مادی چیزوں کی تمنا نہیں کی بلکہ قناعت پسندی سے کام لیتے ہوئے ہر حال میں اپنے آقا و مولیٰ کا شکر ادا کیا آپؒ فرمایا کرتے تھے۔

نفسانی خواہشات کو حاوی کر لینے سے انسان کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ کٹ جاتا ہے جو کہ ایک فقیر کے لیے موت ہے۔

والی کابل دوست محمد پانچ ہزار اشرفیاں لے کر آپؒ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور قبولیت کی استدعا کی لیکن آپ نے ان اشرفیوں کو نفس پر بوجھ سمجھتے ہوئے لینے

سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ تم ان اشرفیوں کو غریبوں میں تقسیم کر دو مجھے ان کی ضرورت نہیں اسی طرح والی پنجاب راجہ رنجیت سنگھ نے بھی آپؒ کو رقم اور جاگیر دینا چاہی لیکن آپؒ نے اس کی پیش کش کو رد کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے نزدیک ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں کیونکہ میں اپنی ذات کو دنیاوی مال ومتاع اور نفسانی خواہشات سے بے نیاز کر چکا ہوں میں نہیں چاہتا یہ چیزیں میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق میں حجاب بن جائیں۔

حق گوئی

صدق مقال یعنی سچ بولنا طریقت کے لئے بنیادی شرط ہے اس کے بغیر انسان قرب خداوندی کی منزلیں طے ہی نہیں کر سکتا قرآن وسنت سے آشنائی کی وجہ سے پیر جھلی شاہ سرکارؒ نے ہمیشہ سچ بولا اور سچ بولنے ہی کی تلقین فرمائی آپ کے اخلاص اور راست گوئی سے متاثر ہو کر کئی لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اگرچہ آپ کو اس حق گوئی کی وجہ سے پریشانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن پھر بھی کبھی زبان سے جھوٹ نہیں بولا۔

نصیر پور قیام کے دوران جب آپؒ کو گائے ذبح کرنے کے معاملہ پر راجہ رنجیت سنگھ کے نامزد کردہ افسر کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؒ نے بغیر کسی خوف وخطر کے حق وصداقت کے دامن کو تھامتے ہوئے گائے ذبح کرنے کا اقرار کیا اور فرمایا۔

ہم مسلمان ہونے کے ناطے گائے کے ذبیحہ کو حلال سمجھتے ہیں لہذا میں اپنے مہمانوں اور عقیدت مندوں کی تواضع کے لئے ایسا کرتا ہوں۔

اگرچہ آپ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے سکھ حکومت کے دربار میں

سچ بات کو علی الاعلان بیان فرمایا۔ 1

اولیاء سے رابطہ

اولیاء کرام اور صالحین کی زیارت اور ان سے فیض کا حصول آپؒ کی زندگی کا معمول رہا سیر وسیاحت کے دوران آپؒ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، اویسیہ اور نقشبندیہ سلسلہ کے متعدد اولیاء کرام کی صحبت سے مشرف ہوئے ادب وعاجزی کے سبب ان اولیاء کرام سے اکتساب فیض کیا آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔

ہمیں جو کچھ ملا وہ بزرگوں کی محبت اور عقیدت سے ملا ہے۔

آپؒ ہروقت اولیاء اللہ کی زیارت کے مشتاق رہتے تھے جب بھی کسی اہل اللہ کی مجلس میں جاتے تو نہایت ادب سے بیٹھتے شریعت وطریقت کے بارے میں گفتگو ہوتی ،عبادت و ریاضت اور ذکر وفکر کے موضوع زیر بحث آتے اسی طرح اگر کوئی بزرگ ہستی آپؒ کے پاس تشریف لے آتی تو آپؒ کی خوشی کی انتہا نہ رہتی آپؒ خود ان کا استقبال کرتے ،عزت افزائی کرتے ہوئے ہر قسم کی خاطر تواضع کرتے اور اپنے عقیدت مندوں سے اکثر فرماتے۔

اہل نظر کی صحبت میں ادب کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بیٹھنا زندگی سنوار دیتا ہے۔

بیمار پرسی کرنا

بیمار پرسی کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

پیر جھلی شاہ سرکارؒ اپنے اصحاب اور خدام میں سے کسی کو غیر حاضر پاتے تو آپؒ اس کے حالات سے آگاہی حاصل کرتے اور اگر کوئی بیمار ہوجاتا تو اس کی عیادت کیلئے جاتے، اس کا مزاج معلوم کرتے اور اس کی جلد صحت یابی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماتے۔ آپؒ مریض کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھتے اور نہ ہی بار بار اس کا حال پوچھتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو بلکہ اسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے اور اس کا شکر بجالانے کی تلقین کرتے اور اپنے اصحاب سے فرماتے۔

لوگوں کی بیمار پرسی کے لئے ضرور جایا کرو چاہے ان سے دوستی اور تعلق ہو یا نہ ہو۔

نعت گوئی کا شغف

قبلہ پیر سید خدا بخش المعروف جھلی شاہ سرکارؒ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی مختلف مواقع پر محافل نعت کا انعقاد کرواتے جبکہ خود بھی اکثر اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اپنے مخصوص انداز سے نذرانہ عقیدت پیش فرماتے تھے۔

آپ کے خادم میاں چنن دین رانجھا کا بیان ہے کہ میں نے حجرہ شریف میں کئی مرتبہ آپؒ کو یہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی عقیدت کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا۔

عالی نسب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عز عرب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طٰہٰ لقب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلو علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہف الامم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہ حرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلو علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گنج وفا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان حیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنج سخا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلو علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم اشرفا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اکرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اصفیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلو علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شمع خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور الدجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالی ضیاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلو علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بحر عطا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکل کشا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما امتنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلو علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ختم رسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہادی سبل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخر کل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلو علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1

عملیات شریف

مظہر الاسلام قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کے عملیات و وظائف جن کی آپ اپنے احباب و عقیدت مندوں کو تلقین کرتے اور اجازت فرماتے تھے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں تا کہ اہل محبت بھی ان سے استفادہ کر سکیں۔

{برائے روشنائی قلب}

پیر جھلی شاہ سرکارؒ اہل محبت کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے کہ جو شخص یہ دعا بلا ناغہ بعد از نماز فجر اکتالیس ((41 مرتبہ پڑھا کرے انشاءاللہ اس کا دل منور ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یَاحَیُّ یَاقَیُوْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ □ ِ یَا اَللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

{برائے فتح و نصرت}

ایک عقیدت مند نے عرض کی سرکار مجھے ہر وقت دشمنوں کی طرف سے خوف رہتا ہے آپ نے فرمایا جس کے پاس تیغ الٰہی ہو اسے کسی سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے تیغ الٰہی یہ ہے۔

یَا اَللّٰہُ یَامُحَمَّدُ یَاحَیُّ یَاقَیُوْمُ یَا قَوِیُّ قَوِّنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ □ ِ □ ِ □ ِ اَعْدَائِیْ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

اس کے علاوہ آپ نے فرمایا جو بندہ اس کلام کو اپنے دشمن کے گھر کی طرف رخ کر کے بعد از نماز عشاء ہزار مرتبہ پڑھے تو انشاءاللہ دشمن ختم ہو جائے گا۔ اور اگر کسی سے ڈرتا ہے تو ڈر ختم ہو جائے گا اسے امن و سلامتی نصیب ہو گی

{برائے دینی و دنیاوی حاجات}

ایک مرتبہ ایک شخص نے دینی و دنیاوی حاجات کے بارے میں اپنی پریشانی کا اظہار کیا تو آپؒ نے فرمایا جو آدمی یہ کلام پاک بعد از نماز فجر 101 مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کی سب حاجات پوری ہوں گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَاحَیُّی یَا قَیُّوۡم یَااللّٰهُ یَااللّٰهُ یَافَرِدُ یَاوَارِثُ یَارَحِیۡمُ یَارَحِیۡمُ یَاوَاحِدُ یَاوَاحِدُ لَمۡ یَالِدُ وَلَمۡ یُوۡلَدُ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهُ کُفُوًا اَحَدُ بِرَحۡمَتِکَ یَااَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنُ۔

{برائے مسخرات}

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ هُوَاللّٰهُ اَللّٰهُ هَادِیۡ تُوۡن تُوۡن اَللّٰهُ اَکۡبَرُ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ وَیَا اَللّٰهُ وَیَاهُوَ وَ □ ِ □ ِ □ سَخِّرۡلِی عَلَی الۡفَتُوۡحَاتِ قُلُوۡب جَمِیۡعِ مَخۡلُوۡقِیۡنَ وَسَخِّرۡلِیۡ قُلُوۡب جَمِیۡعِ بَنِیۡ اٰدَمَ وَبَنَاةِ حَوَّا بِحَقِّ یَابُدُّوۡحُ یَابَاسِطُ یَاوَاسِعُ یَامَوۡجُوۡدُ یَابُدُّوۡحُ اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا هُوَ بِرَحۡمَتِکَ یَااَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنُ۔

مسخرات کیلئے ہر نماز کے بعد سو((100 مرتبہ پڑھا کرے مجرب ہے

{برائے فراخی رزق} 1

کسی آدمی کی طرف سے تنگی رزق کی شکایت کرنے پر آپ نے فرمایا جو آدمی بعد از نماز فجر اور عشاء سورۃ مزمل شریف گیارہ مرتبہ پڑھے انشاءاللہ اس کے رزق میں فراخی ہوگی

یا

ہر نماز کے بعد اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا غَنِی سو مرتبہ اور بروز جمعہ بوقت سحر ہزار مرتبہ پڑھے انشاءاللہ اس کے رزق میں فراوانی ہوگی اور قرض دور ہو جائے گا۔

{آیت کریمہ باموکلات}

لَا اِلٰهَ جِبْرَائِیْلُ اِلَّا اَنْتَ مِیْکَائِیْلُ
سُبْحَانَکَ اِسْرَافِیْلُ اِنِّی کُنْتُ عِزْرَائِیْلُ
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَا کَلْکَائِیْلُ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ

کسی مشکل کی صورت میں نصف رات کو اوّل و آخر گیارہ ((11 مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہزار بار پڑھے۔ قید سے رہائی کے لئے ہر نماز کے بعد بلاناغہ ایک سو پچیس (125) مرتبہ پڑھے اور یہ عمل مسجد سے باہر کرے۔ جبکہ چلے کی صورت میں ایک لاکھ پچیس ہزار ((1,25,000 کی منزل پوری کرے انشاءاللہ قیدی رہائی پائے گا اور مصیبت آسان ہوگی۔

{برائے گم شدہ چیز}

آپؒ نے اپنے بعض عقیدت مندوں کو گم شدہ چیز کے بارے میں عمل تلقین

کرتے ہوئے فرمایا جس کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے تو وہ بعد از نماز عشاء اول آخر گیارہ مرتبہ درود خضری شریف پڑھ کر ایک سو گیارہ مرتبہ ان اسماء کا ورد کرے انشاء اللہ گم شدہ چیز واپس آجائے گی۔

یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہ۔

{برائے ادائے قرض}

قرض کی ادائیگی کے لیے آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد 41 بار اس کلام کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا فرمادے گا۔

اَللّٰھُمَّ خَلِّصْنِیْ مِنَ الدَّیْنِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

{برائے آسیب جادو و فتح دشمن}

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ ۝ ۔ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ یَا حَمِیْدَ الْفِعَالِ ذَالْمَنِّ ۝ ۔ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ بِلُطْفِہٖ یَا حَمِیْدُ۔

یہ دعا ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے سے آسیب اور جادو کا اثر ختم ہوجائے گا اور دشمن پر فتح حاصل ہوگی۔

{برائے حفاظت مال}

آپ ؐ نے فرمایا جو آدمی مال کی حفاظت کے بارے میں پریشان ہو تو وہ بعد از نماز عشاء اول آخر درود شریف پڑھنے کے بعد یہ کلام سات مرتبہ پڑھ کر مال کے ارد گرد پھونک مار دے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا مال چوروں سے محفوظ رہے گا اور اس پر جادو بھی اثر نہیں کرے گا۔

قَوْلاً وَفِعْلاً اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِید وَاللّٰہِ مِن وَرَائِھِمْ مُحِیط بَلْ ھُوَ قُرْآنٌ مَجِیدٌ فِیْ لَوح مَحفُوظ صُمٌ بُکمٌ عُمیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِ [illegible] ِعُون بِرَحمَتِکَ یَااَلرَّحَمَ الراحِمِینْ

{ملاقات مردہ}

اگر کوئی مرنے والے آدمی سے ملاقات کرنا چاہے تو وہ بدھ جمعرات جمعہ کی رات کو یہ کلام یا خَبِیرُ اَخبِرنی 1000 ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ مردہ سے اس کی ملاقات ہوگی۔

1

تلقین ذکر

ذکر خداوندی روح کی غذا اور قلب کی تسکین کا باعث ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

(الرعد ۱۳:۲۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔

ذکر کی اس اہمیت اور فضیلت کی وجہ سے ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے کثرت سے ذکر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

ذکر الٰہی ایسا پاکیزہ عمل ہے کہ زمین کے جس حصے پر کیا جائے وہاں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ذکر کرنے والوں کو محفل کے اختتام سے پہلے جنت کی بشارت مل جاتی ہے ذکر الٰہی دنیا میں تسکین قلب، قبر میں عذاب سے نجات اور آخرت میں بلندی درجات کا باعث ہوگا ذکر کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کے حلقوں کو جنت کے باغ قرار دیتے ہوئے ان میں چرنے (شامل ہونے) کا حکم فرمایا ہے۔

نقشبندی سلسلہ میں سب سے بڑی عبادت ہی ذکر ہے کیونکہ ذکر وہ عمل ہے جس سے بندہ قرب خداوندی کی منازل طے کرتا ہے پیر جھلی شاہ سرکارؒ خود بھی ذکر کرتے اور اپنے مریدوں کو بھی کثرت سے ذکر کرنے کی تلقین کرتے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے

کثرت ذکر تزکیہ نفس اور دل کو انوار الٰہی کا مرکز بنانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ذکر بیمار اور مردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کی سی تاثیر رکھتا ہے ذکر الٰہی کی اس

عظمت وفضیلت کی وجہ سے آپ کے دن اور راتیں یاد خداوندی سے آباد رہتے تھے ۔چونکہ آپ کی بیعت سلسلہ نقشبندیہ میں تھی لہذا اس سلسلہ میں ذکر کرنے کے چند ایک طریقے بیان کیے جاتے ہیں تاکہ لوگ ان پر عمل کر کے فائدہ حاصل کرسکیں۔

دل کو منور کرنے کیلئے ذکر کا طریقہ

قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ فرمایا کرتے تھے کہ نماز کے بعد مراقبہ کی شکل میں دوزانو ہوکر بیٹھ جائے اور زبان کو تالو سے لگا کر دل یا ناف سے لاَ شروع کرے آنکھ، ناک اور زبان کو بند رکھے۔ پھر اِلٰہ دائیں طرف سے شروع کر کے بائیں طرف دل پر اِلا اللّٰہ کی ضرب مارے۔دم، ناک اور منہ سے نہ نکلے۔ چار مرتبہ لَا اِلٰہ الا اللّٰہ اور پانچ مرتبہ محمدُ الرَّسُول اللّٰہ کہہ کر دم لے اور منہ کھولے۔ایسا کرنے سے جلد ہی اس کا دل روشن ہوجائے گا اور اگر اس طریقہ کو اپنالے تو اس کے دل کی سیاہی دور ہوجائے گی۔

طریقہ نفی اثبات

آنکھوں کو بند کر کے زبان تالو سے لگا کر لفظ لا اِلٰہَ کو ناف کے نیچے سے کھینچتے ہوئے داہنے مونڈھے تک لائے لطیفہ روح، خفی، اخفی اور سر سے گزارتا ہوا اِلا اللّٰہ کی ضرب دل پر مارے لاَ اِلٰہَ پڑھتے وقت نفی ماسوائے اللہ خالی کرے اور اِلا اللّٰہ پڑھتے وقت ذات اثبات بے کیف ملاحظہ کرے

طریقہ پاس انفاس

دوزانو بیٹھ کر جس وقت دم اوپر کو آئے لَا اِلٰہ ۔ پڑھے اور جس وقت[1] دم نیچے جائے اِلَّا اللّٰہ دل سے پڑھے ھوُ کو زیرِ ناف سے دم کے ساتھ نکال کر اللہ کی ضرب دل پر مارے جب دم اوپر کو آئے تو ھو پڑھے اور نیچے جائے تو اللّٰہ خیال کرے۔

طریقہ ضربات اسم ذات

یک ضربی میں لفظ اللّٰہ کو شدَ اور مَد کے ساتھ زور سے دل پر مارے بعدہ توقف کرے تا کہ دم قرار پکڑے پھر اسی طرح ضرب مارے دو ضربی میں اسم اللّٰہ کی پہلی ضرب دائیں زانو پر اور دوسری ضرب دل پر مارے۔ سہ ضربی میں اسم اللّٰہ کی پہلی ضرب دائیں زانو پر، دوسری ضرب بائیں زانو پر اور تیسری ضرب دل پر مارے۔ چہار ضربی میں پہلی ضرب دائیں زانو پر، دوسری ضرب بائیں زانو پر، تیسری ضرب اپنے آگے اور چوتھی ضرب شدت اور جہر سے اپنے دل پر مارے۔ یک ضربی اور دو ضربی میں دوزانو ہو کر جبکہ سہ ضربی اور چہار ضربی میں چار زانو ہو کر بیٹھے۔

1

ارشادات مطہرہ

بزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرنا دونوں جہاں کی سعادت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے ان کی زبان سے نکلنے والا ہر ہر لفظ قرآن وسنت کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ جب قلب وباطن ریاضت ومجاہدے اور ذکر وفکر سے ہر قسم کی آلائشوں اور کدورتوں سے پاک ہو جاتا ہے کبر ونخوت اور ریا کاری کی بو ختم ہو جاتی ہے تو قول وفعل میں اتباع مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھلک دکھائی دیتی ہے دل اللہ تعالی کے انوار وتجلیات کا مرکز بن جاتا ہے پھر بندہ ظاہری آنکھوں سے نہیں بلکہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اس کی زبان میں خدا کی دی ہوئی خاص طاقت آ جاتی ہے اور اس کے منہ سے نکلنے والی ہر بات مردہ دلوں کے لئے آب حیات بن جاتی ہے کیونکہ ان کی نظر ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن پر بھی ہوتی ہے۔

قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کے ارشادات مطہرہ آج بھی لوگوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں بھٹکی ہوئی مخلوق کو آپ کے وعظ ونصیحت سن کر راہ ہدایت نصیب ہوئی اور کئی غیر مسلم آپ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے آپ کے ارشادات گرامی تو بہت زیادہ ہیں لیکن ان میں سے چند ایک کو اہل دل اور طالبان حق کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

شریعت، طریقت اور معرفت

آپؒ نے ارشاد فرمایا۔

شریعت درخت کی مانند ہے طریقت کی مثال شاخوں کی، حقیقت کی مثال

پتوں کی جبکہ معرفت میوؤں کی مانند ہے۔آپؒ فرماتے تھے۔

1

قرب خداوندی حاصل کرنے کے لئے شریعت کے درخت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

علم کا حصول

آپؒ فرمایا کرتے تھے۔

درویش کے لئے علم کا حصول بہت ضروری ہے کیونکہ علم کے بغیر راہ سلوک طے کرنا بہت مشکل ہے۔

محاسبہ نفس

آپؒ ارشاد فرماتے۔

سالک کو ہر رات سونے سے پہلے اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ صبح سے شام تک اس نے کتنے نیک کام کئے اور کتنے برے اگر نیک کام زیادہ ہوں تو خدا کا شکر ادا کرے اگر برے کام زیادہ ہوں تو استغفار کرے۔

تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب

آپ درویشوں سے فرمایا کرتے کہ۔

درویش کو تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کرنا چاہیے تزکیہ نفس یہ ہے کہ بندہ اوصاف ضمیمہ مثلاً حب جاہ، بخل، حسد، ریا کاری کثرت طعام وغیرہ سے دل کو پاک کرے جبکہ تصفیہ قلب یہ ہے کہ اوصاف حمیدہ مثلاً صبر، شکر، حسن خلق، عاجزی وانکساری، زہد وتقوی

،اخلاص اور خوف الٰہی وغیرہ کو دل کے اندر جگہ دے۔

1

نسبت خداوندی

آپؒ اہل محبت کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے۔

تم جس قدر خداوند کریم کو دوست رکھو گے اسی قدر خلق خدا تم کو دوست رکھے گی اور جتنا تم خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرو گے اتنا ہی خلق خدا تم سے ڈرے گی جس قدر تم خدا کی یاد میں مشغول رہو گے اسی قدر خلق خدا تمھاری خدمت میں مصروف رہے گی۔

اطاعت الٰہی سے روگردانی

آپؒ عقیدت مندوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے۔

جو آنکھ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کو ملاحظہ نہ کرے اس کا اندھا ہو جانا بہتر ہے جو زبان خدا کی یاد میں مشغول نہ ہو اس زبان کا گونگا ہو جانا بہتر ہے جو کان حق کی گفتگو نہ سنیں ان کا بہرہ ہو جانا بہتر ہے اور جو بدن اللہ تعالیٰ کی عبادت اور خدمت خلق نہ کرے اس کا مر جانا بہتر ہے۔

راہ سلوک کیلئے شرائط

آپؒ فرماتے سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ۔

۱۔ دل اور بدن کو ظاہری اور باطنی آلائشوں سے پاک صاف رکھے۔

۲۔ ہر وقت خفی وجلی ذکر کرے۔

1

۳۔ دل کو ہر برائی سے دور رکھے۔

۴۔ مرشد کے ساتھ ربط محبت ہر وقت قائم رکھے۔

۵۔ ہر بری مجلس سے پرہیز کرے۔

۶۔ خاموشی اختیار کرے، بغیر ضرورت بات نہ کرے۔

۷۔ کھانا کم کھائے بلکہ اکثر اوقات روزہ رکھے۔

۸۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرے کسی اچھے اور برے پر اعتراض نہ کرے۔

فقیری عطیہ خداوندی

فقر کے بارے میں آپؒ نے ارشاد فریا۔

فقیری کا انحصار بھوکا رہنے پر نہیں ہے بلکہ یہ خداوند کریم کا فضل ہے وہ جس پر کردے اس معاملہ میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دل سے اپنے پیر کی فرمانبردای کرے مرید کو ہمیشہ مرشد کی رضا پر راضی رہنا چاہیے مرید جس قدر مرشد کی رضا جوئی کرے گا اسی قدر مقام و مرتبہ میں ترقی کرتا جائے گا۔

جھوٹے آدمی کی پہچان

آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا آدمی جھوٹا ہے۔

۱۔ جس نے بغیر پرہیز گاری کے اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوی کیا۔

۲۔ صدقہ کے بغیر جنتی ہونے کا دعوی کیا۔

۳۔ اتباع سنت کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعوی کیا۔

۴۔ صحبت صالحین کے بغیر بلندی درجات کا دعوی کیا۔

دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات

1

ایک دفعہ ایک آدمی نے آپؒ سے سوال کیا سرکار ہم دعا مانگتے ہیں لیکن ہماری دعا قبول نہیں ہوتی آپؒ نے فرمایا ہمارے بزرگ فرمایا کرتے تھے اس کی دس وجوھات ہیں۔

۱۔ ہم نے خداوند کریم کو جانا مگر اسکا حق ادا نہ کیا۔

۲۔ خدا کی نعمتیں کھائیں مگر شکر ادا نہ کیا۔

۳۔ مردوں کو دفن کیا مگر ان سے عبرت حاصل نہ کی۔

۴۔ موت کو حق جانا مگر اس کیلئے تیاری نہ کی۔

۵۔ شیطان کو سمجھا مگر اس سے بچنے کی تدبیر نہ کی۔

۶۔ جنتی ہونے کا دعوی کیا مگر ویسے عمل نہ کیے۔

۷۔ دوزخ سے نجات کا دعوی کیا لیکن نجات پانے والے کام نہ کئے۔

۸۔ نبی کریم ﷺ کی محبت کا دعوی کیا لیکن اتباع سنت نہ کی۔

۹۔ قرآن مجید پڑھا مگر اس پر عمل نہ کیا۔

۱۰۔ دوسروں کے عیب دیکھے مگر اپنے عیبوں پر نظر نہ کی۔

پختہ مومن

آپؒ اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

مومن اس وقت کامل ہوتا ہے جب اپنے عیب خود دیکھے، اپنے گناہوں پر سزا مقرر کرے اور ان کو دور کرنے کی سعی کرتا رہے۔

ظاہری و باطنی طہارت 1

آپ فرمایا کرتے کہ طہارت دو قسم کی ہے ایک ظاہری طہارت اور دوسری باطنی طہارت۔

ظاہری طہارت یہ ہے کہ شریعت مصطفی ﷺ کے مطابق وضو اور غسل کے زریعے اپنے جسم کو پاک کرے جبکہ طہارت باطنی یہ ہے دل کو اوصاف ضمیمہ مثل تکبر حسد بخل غضب وغیرہ سے پاک کرے اگر باطنی طہارت نہیں تو ظاہری سے کچھ فائدہ نہیں غیر مذہب کے لوگ اگر چہ ہر روز نہاتے ہیں لیکن اس سے انھیں پاکیزگی نصیب نہیں ہوتی ۔

ظاہر اور باطن میں فرق

عقیدت مندوں کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے۔

ایسا آدمی بہت نقصان دینے والا ہے جس کا ظاہر درویشانہ ہو اور باطن دنیا دار ہو ایسے آدمی سے ہمیشہ الگ رہنا چاہیے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضور غوث پاکؒ کا فرمان ہے کہ آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔

1۔ وہ آدمی جن کی نہ زبان ذکر کرے اور نہ دل ذکر خدا میں مشغول ہو۔

2۔ وہ آدمی جن کی زبان تو ذکر خدا میں مشغول ہو لیکن دل اللہ کی یاد سے بے خبر ہو۔

3۔ وہ آدمی جن کی زبان اور دل دونوں اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو ہوں۔

آپؒ نے فرمایا کہ پہلے گروہ کی صحبت زہر کا اثر رکھتی ہے جبکہ دوسرے گروہ کی صحبت نہ فائدہ مند ہے اور نہ نقصان دہ جبکہ تیسرے گروہ کی صحبت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے

ان کے پاس بیٹھنا بھی عبادت ہے۔

1

بیعت

آپؒ فرماتے تھے۔

بیعت کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ بیعت صالحین: برائے برکت کسی سلسلے میں داخل ہونا۔

2۔ بیعت تحکیم: مرشد کو راہ سلوک میں اپنا حاکم بنانا یہ ارباب عقیدت کی بیعت ہوتی ہے۔

۳۔ بیعت عام: گناہوں سے توبہ کر کے کسی نیک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہے۔

روحانی ضروریات

آپ فرماتے تھے کہ جس طرح جسم کو زندہ رکھنے کیلئے مادی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے بالکل اسی طرح روح کو زندہ رکھنے کے لیے بھی پانچ چیزوں کا ہونا بہت ضروری ہے ورنہ روح مردہ ہو جاتی ہے اور انسان کا رابطہ اللہ تعالیٰ سے کٹ جاتا ہے وہ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1)۔ پانچ وقت نماز پڑھنا (2)۔ درود شریف پڑھنا (3)۔ جمعۃ المبارک پڑھنا (4)۔ پیشوا کی ملاقات کرنا (5)۔ روزہ رکھنا

1

كرامات

انسانی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو قانون فطرت کے مطابق ہوتے ہیں اور تھوڑا غور و فکر کرنے سے سمجھ آجاتے ہیں جبکہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر قانون فطرت کے خلاف ہوتے ہیں انھیں حواس و عقل کی بنا پر نہیں سمجھا جاسکتا ان کو خرق عادت واقعات کہا جاتا ہے یہ خرق عادت واقعات مختلف لوگوں سے مختلف شکلوں میں رونما ہوتے ہیں۔

وہ خرق عادت واقعات جو کسی نبی کی ولادت کے وقت ظاہر ہوتے ہیں انھیں ارھاص کہا جاتا ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے وقت کعبہ کے بت سجدہ میں گر گئے اور آسمان کے ستارے سائبان کی طرح زمین پر اتر آئے جبکہ وہ خرق عادت واقعات جو کسی نبی سے بعثت کے بعد واقع ہوں ان کو معجزہ کہا جاتا ہے جیسے حضرت عیسیٰؑ کا مردوں کو زندہ کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی انگشت مبارک سے چاند کو دو ٹکڑے کرنا وغیرہ معجزہ صرف نبی کے لئے خاص ہوتا ہے۔

انبیاء کی طرح غیر انبیاء سے بھی خرق عادت واقعات صادر ہوتے رہتے ہیں یہ خرق عادت واقعہ اگر کسی کافر وغیرہ سے صادر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں جیسے فرعون کے جادوگروں کی رسیوں کا سانپ بن جانا لیکن اگر اسی طرح کا کوئی واقعہ کسی صالح مومن اور اللہ تعالیٰ کے ولی سے ظہور پذیر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ ایک باکرامت ولی اللہ تھے آپ کی بے شمار کرامتیں آج بھی زبان زد عام ہیں ان میں سے چند ایک تحدیث نعمت کے طور پر درج ذیل ہیں۔

{1} ایک آدمی بنام سگھر قوم ریحان نواں کوٹ کا رہنے والا آپ کا مرید اور عقیدت

مند تھا ہر وقت آپ کی خدمت میں مصروف رہتا تھا ایک دن کسی رشتہ کے معاملے میں تمام برادری جمع تھی سگھر کی درویشانہ حالت دیکھتے ہوئے سب نے طنزاً کہا کہ اس کو کون لڑکی دے گا؟ یہ تو پیر جھلی شاہ سرکار کا غلام بنا ہوا ہے سگھر نے جب یہ بات سنی تو پریشانی کی حالت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؒ سرکار ایک کنوئیں پر تشریف فرما تھے آپ نے اس کے آنے سے پہلے ہی مریدوں کو فرمایا کہ آج سگھر طعنہ لے کر آرہا ہے جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام بات عرض کر دی تو آپ سرکار نے جلال میں آکر فرمایا۔

سگھر کنوئیں کے اوپر کون سی چیز ہوتی ہے؟ اس نے کہا ' کا نجن ' آپؒ نے فرمایا سگھر جا ہم نے تجھے کا نجن کر دیا ہے یعنی برادری کا سردار بنا دیا ہے آپ نے فرمایا سگھر کوئی اور چیز مانگ لو اس نے کہا حضور وہ رشتہ بھی مجھے مل جائے جس کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی آپ نے فرمایا وہ رشتہ بھی تجھے ہی ملے گا چنانچہ برادری کی آپس میں ناراضگی ہوگئی اور وہ رشتہ انہوں نے سگھر کو دے دیا اور تمام برادری سگھر کو سردار بھی ماننے لگی

{2} ایک دفعہ پشاور سے کچھ لوگ آپ کیلئے میوہ لے کر آئے پشاور میں آپ کے بہت سے عقیدت مند تھے کیونکہ آپ کے مرشد قبلہ پیر فضل احمد فاروقی کا تعلق پشاور ہی سے تھا جب انہوں نے بوری سے میوہ پلٹا تو وہاں پر ایک تر ڈہ موجود تھا جو بوری میں داخل ہو گیا اور انہوں نے بوری کا منہ بند کر دیا اور سرکار سے اجازت لے کر صبح کے وقت اپنے شہر روانہ ہو گئے جب آپ نماز اور درود و وظائف کیلئے مصلے پر جلوہ افروز ہوئے تو

ایک ترڈی نے آپ کے پاس ادھر ادھر چھلانگیں لگانا شروع کردیں درویشوں نے پوچھا حضور یہ کیا کر رہی ہے؟۔

آپ نے فرمایا یہ کہتی ہے کہ میرا خاوند پٹھان لے گئے ہیں وہ مجھے واپس لادو آپؒ نے توجہ فرمائی تو پٹھانوں کو راستہ دکھائی دینا بند ہو گیا چنانچہ وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور التجا کی سرکار ہم سے کیا غلطی سرزد ہوئی کہ ہمیں کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا آپ نے فرمایا۔

کوئی غلطی نہیں ہوئی بس اس بوری کا منہ کھولو جب انہوں نے اس بوری کا منہ کھولا تو ترڈہ اچھل کر بوری سے باہر آ گیا ترڈہ اور ترڈی دونوں چھلانگیں مارتے ہوئے چلے گئے اور پٹھان واپس اپنے وطن روانہ ہو گئے آپ نے ترڈی کو مخاطب ہو کر فرمایا اب خوش ہے کہ تیرا خاوند آ گیا ہے۔

{3} ایک عورت جو کہ ضلع ملتان کی رہنے والی تھی اس کا لڑکا گم ہو گیا وہ آپ کا چرچا سن کر نواں کوٹ شریف حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی سرکار میرا لڑکا گم ہو گیا ہے بہت تلاش کیا مگر کہیں سے اس کا سراغ نہیں ملا خدارا میرا بچہ مجھ سے ملا دیں آپ نے اپنے صاحزادے کو فرمایا کہ اس عورت کے لڑکے کا پتہ لگاؤ آپ کی اولاد بھی صاحب نظر تھی انھوں نے روحانی طاقت سے پتہ کر کے عرض کی۔

وہ لڑکا اس وقت دہلی کی جامع مسجد میں درویشوں کا آٹا گوندھ رہا ہے پیر جھلی شاہ سرکارؒ حجرہ میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد واپس آ کر عورت سے فرمایا کہ وہ مسجد کے پیچھے سے لکڑیاں اٹھا کر لائے جب وہ مسجد کے پیچھے گئی تو سامنے سے اس کا لڑکا

آرہا تھا اور اس کے ہاتھوں کے ساتھ آٹا لگا ہوا تھا ماں اور بیٹے نے ایک دوسرے کو پہچان لیا ماں نے پوچھا بیٹا تو کہاں تھا؟

بیٹے نے جواب دیا ماں میں دہلی کی جامع مسجد میں درویشوں کا آٹا گوندھ رہا تھا کہ اچانک ایک بزرگ آیا اور اس نے میرا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اس دوران میری آنکھیں بند ہوگئیں جب کھلیں تو میں نے خود کو یہاں پر پایا جب ماں بیٹے کو لے کر آپ کے پاس آئی تو لڑکا بولا ماں یہی وہ بزرگ تھے جنھوں نے مجھے یہاں پہنچایا ہے۔

{4} جب آپ موضع لنگر مخدوم میں حافظ محمد یار صاحب کے پاس زیر تعلیم تھے اس وقت تمام درویش باری باری چکیوں پر گندم پیستے تھے ایک دن آپؒ نے فرمایا کہ آج آٹا میں پیسوں گا چنانچہ آپ نے چکی کے نزدیک جا کر یا ایھا المزمل پڑھا چکی خود بخود چلنے لگی اور آٹا پسنے لگا آپؒ چکی کے نزدیک سورۃ مزمل کے وظیفے میں مصروف ہو گئے کچھ درویشوں نے یہ اطلاع استاد محترم جناب حافظ محمد یار صاحب کو دی آپ نے درویشوں کو فرمایا اس سے کہو نزدیک تو بیٹھا رہے تا کہ آٹا باریک پسے۔

{5} سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد کا رہنے والا ایک شخص اروڑا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی سرکار میرے حق میں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے پہلے تو آپ اس کو ناراض ہوئے کہ تمھیں جنات کی تکلیف ہے اس لئے میرے پاس سے چلے جاؤ لیکن تھوڑی دیر بعد آپؒ اس پر مہربان ہو گئے اور فرمایا۔

تم دونوں میاں بیوی لکڑیوں کا گٹھا اور مٹی کا ایک گھڑا لے آؤ وہ گئے اور لکڑیوں کا گٹھا اور مٹی کا گھڑا لے آئے آپ نے تعویذ گھڑے میں رکھ کر اس کا منہ بند کرنے کا حکم

دیااورفرمایااس کو چولھے پر رکھ کرآگ جلاؤجب رونے اور چیخنے کی آواز گھڑے میں سے آنے لگے تو خوف نہ کرنا بلکہ آگ جلاتے رہنا چنانچہ تھوڑی دیر بعد چاٹی سے رونے اور چیخنے کی آوازیں آنا شروع ہوگئیں لیکن وہ دونوں آپ کے حکم کے مطابق آگ جلاتے رہے کچھ دیر بعد گھڑے سے آوازیں آنا بند ہوگئیں اور گھڑا جنات کے خون سے بھر گیا آپ نے فرمایا۔

گھڑے کو اٹھالو اور جاتے وقت دریا میں ڈال دینا یہ مرض تم سے دور ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ تمھیں تین فرزند عطا فرمائے گا آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کو تین فرزند عطا کیے جن کی اولاد اب تک سکھیکی منڈی میں موجود ہے اور آپ کی بہت عقیدت مند ہے۔

{6} ایک مرتبہ آپؒ سرکار موضع گگا تحصیل چونیاں ضلع قصور میں تشریف لے گئے جو کہ اب دریا کی طغیانی کی وجہ سے گر گیا ہے وہ لوگ اب بھائی پھیرو میں موجود ہیں آپ کے مرید محمد رمضان نے عرض کی سرکار میں بھی ایک ہوں اور میرے باپ دادا بھی ایک ایک تھے اور اب میرا لڑکا بھی ایک ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ فرزند عطا کرے انہوں نے میٹھے چاول پکائے ہوئے تھے جن کو آپ تناول فرما رہے تھے آپ نے سات چمچے میٹھے چاولوں کے محمد رمضان کے بیٹے مہر بخش کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمایا۔

ان کو کھالو اللہ تعالیٰ تمھیں سات بیٹے اور ایک بیٹی عطا کرے گا آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو سات بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی

جن کی اولاد اب تک بھائی پھیرو ضلع قصور میں موجود ہے اور ہر سال آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔

{7} ایک بار سرکار کے مرید محمد قاسم کے گندم کے کھلواڑے کو آگ لگ گئی جو کہ ڈھل ضلع سرگودھا کا رہنے والا تھا اور یہ مقام نواں کوٹ شریف سے تقریبا ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے آگ کے بلند ہونے پر اس نے سرکار کو پکارنا شروع کر دیا آپؒ اس وقت ایک کنویں پر تشریف فرما تھے آپ نے درویشوں کو حکم دیا۔

کنویں کو سات مرتبہ چکر دو درویشوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جونہی کنویں کو پھیرا ادھر ڈھل میں آگ بجھ گئی اور کھلواڑہ صحیح سالم بچ گیا لہذا جب بھی کوئی مرید صدق دل کے ساتھ یاد کرتا ہے تو اللہ کے ولی ضرور اس کی مدد کرتے ہیں۔

{8} ایک دفعہ آپؒ بلبل بیڑی ضلع جہلم تشریف لے گئے وہاں آپؒ کے کافی عقیدت مند تھے سرکار کا ایک خلیفہ حاجی نور محمد بھی وہیں رہتا تھا اس نے عرض کی حضور گاؤں کے لوگوں نے مل کر ایک کنواں کھودا ہے لیکن اس کا پانی کڑوا ہے دعا فرمائیں اس کنویں کا پانی میٹھا ہو جائے آپ نے یا ایھا المزمل پڑھ کر لعاب مبارک کنویں میں ڈالا تو کنویں کا کھارا پانی فوراً میٹھا ہو گیا اور لوگ بہت خوش ہوئے۔

{9} سرکار ایک مرتبہ لاہور تشریف لے گئے تو لاہور کے نواحی گاؤں سگیاں کا رہنے والا ایک آدمی محمد بخش جس کی اولاد اب سانده لاہور میں رہتی ہے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی سرکار چور ہمارے مویشی چرا لے جاتے ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے آپ نے اس کو ایک ٹھیکری لانے کا حکم دیا وہ لے کر حاضر ہوا تو

آپ نے ٹھیکری پر دم کرتے ہوئے فرمایا۔

1

اس کو اپنی حویلی میں جا کر زمین میں دبا دو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چور تمہارا مال کھولتے وقت اندھے ہو جائیں گے اور پھر کبھی مال چرانے کی ہمت نہیں کریں گے یہ بات اب بھی اس کے خاندان میں چلی آتی ہے کہ آج تک کوئی چور ان کے مویشی نہیں چرا سکا کیونکہ جو بھی مویشی چرانے کی کوشش کرتا ہے وہ اندھا ہو جاتا ہے۔

{10} آپ سرکار کا ایک عقیدت مند گل محمد جو کہ سگیاں کا رہنے والا تھا اور پیشے کے لحاظ سے کاشتکار تھا گندم کی بیجائی کا موسم اس نے آپ کی خدمت کرتے ہوئے نواں کوٹ میں گزار دیا اس کی والدہ نے گھر میں اس کو ناراض ہونا شروع کر دیا کہ بیجائی کا موسم تو گزر گیا ہے اور وہ ابھی تک گھر نہیں آیا گل محمد اس وقت آپ کو نواں کوٹ شریف میں وضو کرا رہا تھا آپ نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا۔

بیٹے تمہاری ماں بیجائی کا موسم گزر جانے کی وجہ سے تمہیں ناراض ہو رہی ہے اس لیے تم گھر جا کر پہلے ماں کو تسلی دو پھر بیج لے کر زمین میں بکھیر دینا لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہ کرنا اللہ تعالی تمہاری فصل میں برکت دے گا اس نے عرض کی سرکار سگیاں تو بہت دور ہے میرے پاس تو جانے کیلئے کوئی سواری بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا۔

آنکھیں بند کر لو جونہی اس نے آنکھیں بند کرنے کے بعد کھولیں تو خود کو گھر میں پایا والدہ ابھی تک ناراض ہو رہی تھی اس کو تسلی دی اور اگلے دن بیج لے کر زمین میں بکھیرنا شروع کر دیا لوگ ہنسنے لگے کہ بیجائی کا موسم تو گزر چکا ہے اور یہ اب فصل بیج رہا ہے اس نے لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہ کی لیکن جب کٹائی کا وقت آیا تو لوگوں نے

دیکھا کہ ایک اللہ کے ولی کی دعا کی برکت سے گل محمد کی فصل اس بار پہلے کی نسبت کہیں زیادہ تھی۔

{11} ایک نابینا شخص بنام انور سرکار کے پاس رہتا تھا ایک دن وہ مسجد میں جا کر جنوب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگا آپ نے اس کو دیکھتے ہوئے فرمایا انور مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو جونہی اس نے مغرب کی طرف منہ کیا تو اس کو کعبۃ اللہ نظر آ گیا اور آنکھیں بھی روشن ہو گئیں۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

{12} نصیر پور قیام کے دوران ایک دن درویش روٹی کھانے میں مصروف تھے آپؒ سرکار نے پوچھا کس چیز سے روٹی کھا رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا پانی میں نمک اور مرچ ملا کر آپ نے فرمایا پانی کی ایک چاٹی بھر کر لے آؤ اور اس کا منہ بند کر کے اللّٰہ الصمد پڑھنا شروع کر دو کچھ دیر پڑھنے کے بعد آپؒ نے فرمایا۔

اب اس کا منہ کھولو جب انہوں نے منہ کھولا تو سارا پانی مکھن بن چکا تھا آپ نے فرمایا اب مکھن سے پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ جب مکھن ختم ہو گیا تو انہوں نے خود ہی پانی کی چاٹی بھر کر اس پر اللّٰہ اصمد پڑھنا شروع کر دیا لیکن ان کے کافی دیر پڑھنے کے باوجود وہ پانی کا پانی ہی رہا درویشوں نے عرض کی سرکار کیا بات ہے آپ نے فرمایا تو پانی مکھن بن گیا لیکن ہمارے کافی دیر تک پڑھنے کے باوجود بھی پانی مکھن نہیں بنا؟ آپ نے فرمایا۔

کلام تو الٰہی تھا مگر زبان بھی جھلی شاہ کی ہوتی تو تب مکھن بنتا۔

1

{13} جن دنوں پیر جھلی شاہ سرکارؒ نصیر پور میں مقیم تھے تو اردگرد کے لوگ آپ کا بڑا ادب واحترام کرتے اور اپنی مشکلات میں آپ کو یاد کرتے تھے رانجھہ قوم کا ایک شخص جو کہ موضع کوٹ کالا نزد نصیر پور کا رہائشی تھا وہ سرکار کے بارے میں اچھی سوچ نہیں رکھتا تھا جبکہ اس کا بھائی کالا رانجھا سرکار کا خادم تھا ایک دفعہ جب وہ کسی کام سے باہر جا رہا تھا راستے میں ڈاکوؤں نے اسے گھیر لیا اور وہ گھوڑے سے گر پڑا پریشانی کے عالم میں سرکار کو پکارتے ہوئے کہنے لگا آج اگر آپ نے مجھے بچا لیا تب آپ کو اللہ کا ولی مانوں گا اسی وقت سرکار نے غیبی طاقت سے اس کا بازو پکڑ کر گھوڑے پر سوار کر دیا اور فرمایا۔

گھوڑا دوڑا لو چنانچہ وہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے ڈاکوؤں سے بچ کر صحیح سلامت گھر آ گیا اس کے بعد وہ سرکار کا خادم ہو گیا اور اس نے اپنے کنویں کا آدھا حصہ سرکار کی ملکیت میں دے دیا جو کہ اب بھی سرکار کی اولاد کے پاس موجود ہے۔

{12} موضع لکسیاں جو کہ سیال موڑ کے نزدیک سرگودھا روڈ پر واقع ہے وہاں پر آپ سرکار کے زمانے میں پکی ہوئی گندم کو آگ لگ جاتی اور ژالہ باری سے فصل تباہ ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کی سال بھر کی محنت ضائع ہو جاتی لوگ اس صورت حال سے سخت پریشان تھے وہ آپ کا چرچا سن کر نواں کوٹ شریف میں حاضر خدمت ہوئے اور اپنی تکلیف سے آگاہ کرتے ہوئے عرض کی سرکار ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائے۔

لوگوں کی اس حالت زار کو دیکھتے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی دعا کی برکت سے لوگوں کی فصلوں کو آگ لگنا اور ژالہ باری سے تباہی کا سلسلہ بند ہو گیا آپ کی اس دعا کا فیض اب تک وہاں موجود ہے وہ لوگ آپ کے عقیدت مند ہیں اور ہر سال سرکار کے لنگر میں حصہ ڈالتے ہیں۔

{15} پیر جھلی شاہؒ سرکار کے دور میں نواں کوٹ شریف میں ایک دفعہ مکڑی نے فصلوں پر حملہ کر دیا لوگ بھاگ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی سرکار دعا فرمائیں ہماری فصل مکڑی کے حملے سے محفوظ رہے اگر ساری فصل مکڑی کھا گئی تو ہماری سال بھر کی محنت ضائع ہو جائے گی آپ سرکار نے ایک مکڑی کو پکڑ کر لانے کا حکم دیا لوگ لے آئے تو آپ نے اسے فرمایا۔

جا کر اپنی سردار سے کہہ دو ہماری فصل نہ کھائے درختوں پر رات گزار کر چلی جائے جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ فصل بالکل ٹھیک تھی اور مکڑی درختوں کی کھال کھا کر اڑ چکی تھی یہ اللہ والوں کی شان ہے کہ چرند پرند بھی ان کا حکم مانتے ہیں کیونکہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جاتا ہے تو ہر شئے اس کی فرمانبردار بن جاتی ہے اس کے علاوہ نواں کوٹ شریف کے لئے آپ کی دعا تھی کہ مکڑی سے فصل خراب نہیں ہو گی ژالہ باری سے نقصان نہیں ہو گا اور نہ ہی سانپ کے کاٹنے سے کسی کی موت ہو گی ان تینوں دعاؤں کا اثر نواں کوٹ شریف میں اب تک موجود ہے اور لوگ آپ کی دعاؤں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

{16} ایک بار مولوی محمد احسان قندھاروی، مولوی عبدلمنان قندھاروی [1] میاں چنن اور میاں مراد رانجھہ آپس میں بیٹھ کر سورج کے طلوع وغروب پر گفتگو کر رہے تھے کوئی کہتا کہ سورج طلوع وغروب ہوتا ہے جبکہ کوئی کہتا کہ نہیں سورج ہر حال میں گردش کرتا رہتا ہے جب کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے تو کہنے لگے۔آؤ اس مسئلے کا حل پیر جھلیشاہؒ سرکار سے پوچھتے ہیں آپ سرکار اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب آدھی رات کا وقت ہوا تو آپ نے مراد رانجھا کو بلا کر کہا کہ ان مولوی صاحبان سے کہو۔

تہجد کے لیے میرے کپڑے دھو کر لائیں اور جاتے ہوئے آنکھیں بند کر کے دوڑ پڑیں جب دھوپ لگنے لگے تو آنکھیں کھول دینا اور گھر واپسی پر پھر آنکھیں بند کر لینا حسب الحکم سرکار آنکھیں بند کر کے دوڑ پڑے جب دھوپ محسوس کرتے ہوئے انہوں نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے سامنے دریا بہ رہا ہے دریا کے ساتھ خربوزوں کا کھیت ہے انہوں نے کپڑے دھوئے ظہر کی نماز ادا کی اس کے علاوہ خربوزوں کے مالک سے بھی ملاقات کی اس کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم پیر جھلیشاہ سرکارؒ کے مرید ہیں اور ان کے کپڑے دھونے کے لیے آئے ہیں خربوزوں کے مالک نے کچھ خربوزے بطور تحفہ سرکار کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے دیئے اور کہا کہ میرا اسلام بھی آپ کی خدمت میں عرض کرنا واپسی پر پھر آنکھیں بند کر کے دوڑ پڑے جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ نواں کوٹ میں تھے اور ابھی رات کا وقت تھا کپڑے اور خربوزے جب انہوں نے آپ کے سامنے رکھے تو آپ سرکار نے فرمایا۔

تمہارا مسئلہ حل ہوا کہ نہیں وہ آپ کے قدموں پر گر پڑے آپ نے روحانی

طاقت سے چند منٹ کے اندر انھیں کسی ایسے علاقے میں پہنچا دیا جہاں ابھی دن تھا آپ نے فرمایا سورج تو ہر وقت اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتا ہے آپ نے خربوزے درویشوں میں تقسیم کر دیئے اور وہی کپڑے پہن کر تہجد کی نماز ادا کی یہ واقعہ میاں چنن اور مراد رانجھا نے بیان کیا اور ابھی تک ان کی اولاد میں سینہ بہ سینہ مشہور ہے۔

{17} آپ کا ایک مرید محمد بوٹا قوم سیال ساکن چبہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کا رہنے والا تھا اس کے پاس کافی بھیڑ بکریاں تھیں آپ نے اس سے فرمایا کہ مختلف جگہوں پر مال کیلئے باڑے بنالو اس نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کچھ باڑے بنا لئے جب ہیلی انگریز نے زمین کا بندوبست کیا تو ہیلی نے وہ تمام زمین بوٹا کے نام کر دی جہاں جہاں پر اس کے باڑے تھے اس کے علاوہ آپ نے فرمایا کہ یہاں سے نہر بھی گزرے گی آپ کی دعا سے اس ساری زمین کا مالک بوٹا بن گیا اور نہر گزرنے کی وجہ سے ساری زمین آباد ہو گئی آپ کی دعا سے آج وہاں سیال مالک ہیں اور آپ سرکار کے خادم اور عقیدت مند ہیں۔

{18} سگیاں خدایار میں قیام کے دوران کثرت سے لوگ آپ کی زیارت و ملاقات کیلئے آتے دریا کے کنارے پر ملک خدایار نے گندم اور چنے بیج رکھے تھے لوگ اپنی سواری کے جانوروں کو گندم اور چنوں کے کھیت میں چھوڑ دیتے جانوروں نے گندم اور چنوں کے دانے کھا ڈالے باقی صرف خالی پودے رہ گئے جب بیساکھ کا موسم آیا تو لوگ اپنی اپنی گندم کاٹنے لگے لیکن ملک خدایار آپ کے پاس ہی بیٹھا رہا آپ نے اس سے فرمایا ملک تم گندم کیوں نہیں کاٹتے؟ اس نے عرض کی سرکار گندم پر تو کوئی سٹہ ہی

نہیں رہا کٹائی کس کی کروں؟ آپ نے فرمایا۔

1

جس طرح تو پہلے گندم کاٹتا تھا اب بھی اسی طرح کاٹ کر اکٹھی کر لے اور صاف کرنے کے بعد مجھے اطلاع کر دینا چنانچہ ملک خدا یار نے گندم صاف کر کے آپ سرکار کو اطلاع دی آپ نے اس سے پوچھا کہ پہلے تیری گندم کتنی ہوتی تھی؟ اس نے عرض کی سرکار بیس من آپ نے اس سے فرمایا میری چادر گندم کے اوپر ڈال کر تولنا شروع کردو اور تولنے کے دوران بات نہ کرنا لہذا جب وہ بیس من (20) گندم تول چکا تو اس کے منہ سے بات نکل گئی چنانچہ وہ تھوڑی سی گندم کرامتاً بیس من ہو گئی سرکار نے فرمایا اگر تم بات نہ کرتے تو گندم کبھی ختم نہ ہوتی یہ کرامت دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے اور ان کے دل میں سرکار کا مقام و مرتبہ اور بڑھ گیا۔

{19} لنگر مخدوم میں تعلیم کے دوران آپ کو حضرت مولانا محمد یار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے قابل اور محنتی استاد ملے وہ حد درجہ شفیق اور مہربان تھے ایک آدمی استاد صاحب کے پاس آیا اور عرض کی میرے اور سَید محمد کے درمیان کنویں کی باری ہے آج باری میری ہے لیکن اس نے مجھ سے باری زبردستی چھین لی ہے اور کنواں چلایا ہوا ہے آپ چل کر اس کو سمجھائیں چنانچہ استاد محترم مولانا محمد یار صاحبؒ شاگردوں کے ساتھ کنویں پر تشریف لائے اور ایک شاگرد کو اسے بلانے کیلئے بھیجا لیکن سَید محمد نہ آیا آپ نے ایک اور شاگرد کو بھیجا لیکن وہ پھر بھی نہ آیا تو پیر جھلی شاہ سرکار نے عرض کی۔

استاد صاحب اگر حکم دیں تو میں اس کو بلا کر لے آؤں آپ نے منع فرمایا کہ کہیں تم آپس میں جھگڑ نہ پڑو مگر آپ نے کہا کہ میں جھگڑا نہیں کروں گا آپ ایک بار

مجھے جانے کی اجازت تو دیں اجازت ملنے پر آپ نے کنویں کے پاس جا کر [1] یا ایھاالمزمل فرمایا کنواں اکھڑ کر دور جا گرا جب یہ ماجرا سید محمد نے دیکھا تو وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی مانگنے لگا آپ نے فرمایا میرے استاد محترم سے معافی مانگو تب تمھیں معافی ملے گی اس نے استاد محترم سے معافی مانگی اور بطور نذرانہ ایک بیل پیر جھلیشاہؒ سرکار کو اور دوسرا استاد صاحب کو دے دیا اور آپ کا عقیدت مند ہو گیا سید محمد سرکار کا پہلا عقیدت مند تھا اس کی اولاد اب تک موجود ہے اور سرکار کی غلام ہے۔

{20} میاں محکم الدین ساکن مڈھ رانجھا پیر جھلیؒ شاہ سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی سرکار مجھے دشمن تنگ کرتے ہیں اور زمین بھی مجھ سے لینا چاہتے ہیں انھوں نے آدمی اکٹھے کر کے مجھ پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا ہوا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے فتح عطا فرمائے اور زمین بھی میرے پاس رہے آپؒ سرکار نے میاں محکم الدین سے فرمایا۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جب تمھارے دشمن حملہ کرنے کے لئے آئیں تو تم گولہ وغیرہ سے کھڑک کر دینا تیرے دشمن بھاگ جائیں گے لہذا جب وہ لوگ حملہ کرنے کے لئے آئے تو محکم دین نے سرکار کے حکم کے مطابق گولہ وغیرہ سے کھڑک کر دیا کھڑک ہونے کی دیر تھی دشمن یہ سمجھتے ہوئے بھاگ گئے کہ یہاں تو ہم سے بھی زیادہ لوگ اکھٹے ہیں اگر ہم نے حملہ کیا تو مارے جائیں گے لیکن وہاں پر حقیقتا کوئی بندہ بھی نہیں تھا اس طرح پیر جھلی شاہ سرکارؒ کی دعا سے محکم دین کی زمین بھی بچ گئی اور وہ خود بھی محفوظ ہو گیا اسی وجہ سے اس کی اولاد آج بھی سرکار سے عقیدت رکھتی ہے۔

{21} پنڈی کوٹ (بھیرہ) میں آپ کا ایک مرید میاں عزیز احمد رہتا تھا وہ آپؒ کی

خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا سرکار گاؤں میں ایک شخص میرا دشمن ہے جو مجھے بہت تنگ کرتا ہے میرے حق میں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اس کے شر سے محفوظ رکھے آپؒ سرکار نے اس کے اصرار پر فرمایا جا اللہ تعالیٰ تیرے دشمن کو ختم کردے گا چنانچہ کسی کام کے سلسلے میں اسے گھر سے باہر جانا پڑا اور وہ ادھر ہی مر گیا اس طرح عزیز احمد کو اپنے دشمن سے نجات مل گئی اس کی اولاد اب تک پنڈی کوٹ میں موجود ہے اور سرکار کی عقیدت مند ہے۔

{22} ایک دفعہ آپؒ کے کچھ عقیدت مند کپڑے دھونے کیلئے جا رہے تھے کہ راستے میں کوّے نے صابن اٹھا لیا لہذا وہ کپڑے دھوئے بغیر ہی واپس آ گئے آپؒ نے فرمایا اور صابن خرید لیتے لیکن انہوں نے عرض کی سرکار ہمیں تو پہلے والا صابن ہی چاہیے آپؒ نے ایک دائرے کی شکل بنا کر درمیان میں ایک تعویذ لکھ کر رکھ دیا چنانچہ کوّا کائیں کائیں کرتا ہوا صابن واپس لے آیا۔

{23} بھوئے آصل ضلع قصور کا ایک شخص بنام کالا قدم بوسی کیلئے نواں کوٹ شریف حاضر خدمت ہوا جب اس کو آٹھ دن گزر گئے تو اس کی والدہ اس کو یاد کرنے لگی خیر ہو میرا بیٹا ابھی تک واپس کیوں نہیں آیا ادھر آپ سرکارؒ نے کالا کو فرمایا تیری والدہ تجھے یاد کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تجھے بیٹا بھی عطا کیا ہے اس نے عرض کی سرکار مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں آپؒ نے اس کو آنکھیں بند کرنے کا حکم دیا جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ اپنے گھر بھوئے آصل میں موجود تھا۔

{24} ایک بار بھوئے آصل میں ایک شخص بنام اللہ دتہ ہرگن نے آپ سرکارؒ کی

دعوت پکائی لیکن جب آپؒ دعوت کھانے کیلیئے اللہ دتہ کے گھر جانے لگے تو آپؒ کے ساتھ عقیدت مندوں اور دوسرے احباب کی کثیر تعداد اکٹھی ہوگئی اللہ دتہ اتنے آدمیوں کو دیکھ کر گھبرا گیا آپؒ نے فرمایا۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں میری چادر کھانے کے اوپر ڈال کر تقسیم کرنا شروع کردو اللہ تعالیٰ برکت دے گا اس نے آپؒ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چادر کھانے کے اوپر ڈال کر تقسیم کرنا شروع کردیا تمام مہمانوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور ہمسایوں کو بھی دیا گیا لیکن اس کے باوجود کھانے میں کوئی کمی نہ ہوئی آپؒ نے وہ چادر انہی کو ہی بطور تبرک دیدی۔

{25} موضع ٹھٹھی کیمبو کی ضلع شیخوپورہ میں مصری نامی شخص آپ کا مرید تھا اس نے عرض کی سرکار دشمن مجھے بہت تنگ کرتے ہیں میں بہت مجبور ہوں خدارا میری مدد فرمائیں اس کے کافی اصرار پر آپ نے اس کو بیری کی تین شاخوں کو کاٹنے کا حکم دیا صبح ہوتے ہی اس نے تینوں شاخوں کو کاٹ دیا اِدھر شاخوں کو کاٹنے کی دیر تھی کہ اس کے تینوں دشمن بھی ختم ہو گئے۔

{26} ایک دفعہ نور محمد رانجھا جو کہ ابل نزد نواں کوٹ شریف کا رہنے والا تھا دریا عبور کر کے اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ نواں کوٹ شریف پیر جھلی شاہ سرکارؒ کو ملنے کیلیئے آرہا تھا لیکن دریا پانی سے بھرا ہونے کی وجہ سے وہ اس میں ڈوبنے لگے اس مشکل میں انہوں نے سرکار کو یاد کرنا شروع کردیا آپکی باطنی توجہ سے پانی ہاتھ ہاتھ ہو گیا اور وہ خیریت سے دوسرے کنارے پہنچ گئے ان میں سے ایک آدمی نے نور محمد سے کہا ہم

تیرے مرشد کو تب تسلیم کریں گے جب کنارے پر پہنچتے ہی ہم کو میٹھے چاول ملیں ان کے کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی سرکار نے ایک درویش کو میٹھے چاول دے کر بھیج دیا جب انھوں نے چاول دیکھے تو حیران ہو گئے کہ ہم نے بات تو آپس میں کی تھی انھیں کیسے علم ہو گیا جب وہ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انھیں فرمایا۔

بھرے ہوئے دریا میں بیڑی یا سنائی (ہوا بھری ہوئی جانور کی کھال) کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے تمھیں معلوم ہے مجھے تمھاری خاطر کتنا پانی چھانٹنا پڑا ہے آپؒ نے تمام کو ایک ایک سنائی عطا کی جب نور محمد کی باری آئی تو اس نے عرض کی سرکار آپؒ میرے حق میں دعا فرمائیں میں کس طرح ہر وقت سنائی اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟ آپؒ نے فرمایا اچھا تو اور تیری اولاد پانی میں غرق نہیں ہو گی آپؒ کی یہ کرامت اب تک اس کے خاندان میں ظاہر ہے۔

1

خلفاءعظام

مظہر الاسلام قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ نے اسلام کی تبلیغ اور دین حق کی سربلندی کے لئے دور دراز علاقوں کے سفر کئے لوگوں کو احکام شریعت اور تعلیمات خداوندی پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی آپؒ جہاں بھی گئے لوگوں کو محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا اپنی زندگی خلق خدا کی اصلاح، احکام خداوندی کی اشاعت اور مریدین کا تزکیہ نفس کرنے میں گزاری دور دراز سے لوگ جوق در جوق دینی تعلیم، روحانی تربیت، تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوتے اور اپنے ظاہر و باطن کو منور کر کے جاتے۔

آپؒ نے حسب الحکم اپنے پیرو مرشد قطب الاقطاب قبلہ پیر فضل احمد المعروف جیو صاحبؒ دریائے چناب کے کنارے واقع گاؤں نواں کوٹ شریف میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کیا ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگوں کو منزل مقصود پر پہنچایا بہت سے غیر مسلموں نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا اکثر لوگ تو ایسے تھے جو آپ کی بارگاہ میں آئے زیارت سے مستفید ہوئے بیعت کی اور چلے گئے جبکہ کئی خوش نصیب ایسے تھے جنہوں نے تزکیہ نفس اور روحانی فیض کے حصول کے لئے باقاعدہ ایک عرصہ آپ کی صحبت اور تربیت میں گزارا آپ کے ارشادات سنے، مواعظ حسنہ سے اپنے دلوں کو منور کیا آپ کے شب و روز کے معمولات کو اپنایا اور بیعت کے ساتھ ساتھ خلافت اور سلسلہ طریقت سے بھی مستفید ہوئے ان خلفاء میں سے چند ایک خوش نصیبوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

1 پیر سیدن شاہ بخاریؒ 1

سیدن شاہؒ بخاری بادشاہ پور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے آپ کے خاص اور محبوب عقیدت مندوں میں سے تھے آپ نے تزکیہ نفس کی خاطر ایک عرصہ قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کی خدمت اقدس میں گزارہ اور ظاہری و باطنی علوم سے مالا مال ہوئے آپ نے ادب واحترام کی وجہ سے جلد ہی مرشد کی بارگاہ اقدس سے خرقہ خلافت حاصل کر لیا اور حسب الارشاد پیرومرشد بادشاہ پور جا کر مقیم ہو گے اور دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا بہت سے لوگوں کی اصلاح کی اور انھیں محبت خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشناس کرایا۔

سیدن شاہؒ کو اپنے پیرومرشد سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی آپ کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ زندگی بھر اپنے پیر خانہ کی طرف کبھی پاؤں نہیں کیے ایک دفعہ بیماری کی حالت میں آپ کی چارپائی شمال جنوب کی طرف رکھ دی گئی لیکن ہوش آنے پر جب پتہ چلا کہ ان کے پاؤں جنوب کی طرف ہیں تو اپنے صاحبزادوں کو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا۔

فوراً میری چارپائی کا رخ تبدیل کرو میں نے آج تک اپنے پاؤں اس طرف نہیں کئے کیونکہ میرا مرشد خانہ اس طرف ہے اور تم نے میرے پاؤں اس طرف کر کے مجھے بے ادبوں میں شامل کر دیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دل میں اپنے پیرومرشد کیلئے کتنا ادب اور محبت تھی یہ محبت واحترام مرتے دم تک قائم رہا آپ کے بعد آپ کی اولاد میں بھی یہی محبت اور ادب موجود ہے آپ صاحب کرامت بزرگ تھے

ایک دفعہ سیدن شاہؒ نے کسی آدمی سے شیشم کا درخت مانگا لیکن درخت بڑا[1] ہونے کی وجہ سے مالک نے دینے کے لئے یہ شرط لگائی کہ اگر آپ اپنی طاقت سے اس درخت کو گرا دیں تو یہ درخت آپ کا ہوجائے گا آپ نے مرشد پاک کا تصور باندھ کر توجہ باطنی سے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ کر انگشت شہادت کا اشارہ کیا تو اسی وقت شیشم کا وہ درخت زمین سے اکھڑ کر دور جا گرا یہ کرامت دیکھتے ہوئے وہ آدمی آپ کا عقیدت مند ہوگیا اور درخت بھی آپ کو دے دیا۔

2 خواجہ نور محمدؒ

خواجہ نور محمدؒ غفری علاقہ سون سکیسر کے رہنے والے تھے انہوں نے قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کا چرچا سنا تو روحانی تسکین کی خاطر آپؒ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے آپ کو تصوف وطریقت کی باتوں سے خاص شغف تھا سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے تزکیہ نفس کی خاطر کچھ عرصہ ریاضت ومجاہدہ میں گزارا اور بیعت کے ساتھ ساتھ مرشد کی بارگاہ سے خلافت کی سعادت بھی حاصل کی بعدازاں سرکار کی اجازت سے غفری علاقہ سون سکیسر میں مقیم ہوگے اور مرشد کی جلائی ہوئی شمع سے تاریک دلوں کو منور کرنے لگے آپ کے کئی عقیدت مند تھے جن میں خلیفہ نورالدّینؒ بہت بڑے عالم اور مصنف تھے انہوں نے کئی کتابیں لکھیں جن میں زادالاعوان، باب الاعوان، ارشاد نوری اور ایضاح المجدد یہ بہت اہم ہیں ان کتابوں میں انھوں نے اپنے پیرومرشد خواجہ نورمحمد کے ساتھ ساتھ اپنے دادا پیر قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کا بھی ذکر کیا ہے۔

3 مولانا بدرا لدّینؒ 1

آپ موضع بدو کی ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے نہایت ہی درویش اور صوفی منش انسان تھے باطنی علم کے حصول کے لئے آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے کچھ عرصہ آپ کی صحبت میں رہ کر تزکیہ نفس کیا اور بیعت خلافت سے مستفید ہو کر بحکم مرشد اپنے علاقے میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے لگے علم دوست انسان تھے ہر وقت سرکار کی مجلس میں حاضر رہتے آپ کی زبان مبارک سے جو سنتے اسے قلم بند کر لیتے اور پھر لوگوں کو اس کی تعلیم دیتے اس علم دوستی کی وجہ سے قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔

4 مولانا محمد صدیقؒ و مولانا محمد عظیمؒ

مولانا محمد صدیق اور مولانا محمد عظیم دونوں سگے بھائی میانہ گوندل ضلع منڈی بہاؤالدّین کے رہنے والے تھے دونوں ہی سرکار کے مخلص عقیدت مندوں میں سے تھے روحانی فیض کے حصول کے لئے کچھ عرصہ سرکار کی خدمت میں گزارا شب وروز آپ کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوتے، تزکیہ نفس کے بعد آپ نے انھیں بیعت خلافت سے نوازتے ہوئے اشاعت اسلام کی ذمہ داری سپرد فرمائی علم کے ساتھ قدرت نے خاص شغف عطا فرمایا تھا لہذا ان کے دینی شوق کو دیکھتے ہوئے سرکار نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی کہ اللہ پاک تمہیں علم کی دولت سے مالا مال فرمائے اور تمہاری اولاد کو بھی علم دوست بنائے چنانچہ آپؒ کی دعا کی برکت سے آج تک ان کی اولاد میں دینی علم کا سلسلہ جاری ہے۔

5 ملک خدا یارؒ 1

ملک خدا یار سگیاں (لاہور) کا رہنے والا تھا اور آپ کا خاص عقیدت مند تھا دریائے راوی میں ریاضت ومجاہدہ اور چلہ کشی کے دوران آپؒ کی خدمت کرتا رہا بعد ازاں آپ کی زیارت اور ملاقات کے لئے آنے والوں کی بھی خدمت کرتا سرکار کو اس سے بڑی محبت تھی لہذا آپؒ کی نظر کرم سے دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہوا یہی وہ خدا یار تھا جس کے نام پر سگیاں خدا یار کا گاؤں آباد تھا جو دریا کی طغیانی کی نذر ہو گیا لیکن بعد میں دوسری جگہ آباد ہو گیا اس کی اولاد آج بھی سرکار کی عقیدت مند ہے۔

6 مولانا قطب الدّینؒ

مولانا قطب الدّین بھکنانوالی ضلع گجرات کے رہنے والے تھے ہر وقت سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے اور آپ کے روحانی فیوض وبرکات سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کرتے اس کے علاوہ سرکار کے ارشادات اور آپ کے بتائے ہوئے وظائف کو بھی قلم بند کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے۔

ان خلفاء کے علاوہ۔

7 میاں محکم دینؒ ٹھٹھ بیرا ضلع سرگودھا

8 چنن دینؒ ومراد بخشؒ رانجھانواں کوٹ شریف

9 میاں محمد دینؒ ساکن جلال کھنڈا موڑ ضلع شیخوپورہ

10 حضرت مولانا محمد حسینؒ پشاوری

11 مولانا عبدالمنانؒ ومولانا محمد احسان قندہاروی

بھی آپ سرکارؒ کے خاص اور محبوب عقیدت مندوں میں سے تھے غرض کہ لاکھوں لوگ اس آستانہ سے فیض یاب ہوئے اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتے رہیں گے۔

1

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو دو بیٹے اور ایک بیٹی عنائت فرمائی جنہوں نے آپ کے زیر سایہ پرورش پائی آپؒ نے اپنے بیٹوں کو بچپن ہی سے دینی اور اخلاقی تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا اور انہیں علوم متداولہ کی تعلیم بھی دلوائی اس کے علاوہ اپنے دونوں بیٹوں کو بیعت طریقت سے مشرف فرمایا اور ان کے حق میں دعائے خیر فرماتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور مخلوق خدا کی اصلاح کی تلقین فرمائی۔

آپؒ کے دونوں بیٹے حسن سیرت اور صورت میں باکمال تھے اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انھوں نے بھی ساری زندگی اسلام کی سربلندی اور مخلوق خدا کی خدمت میں گزار دی آپ کے بڑے بیٹے کا نام پیر سید صدر دین شاہ اور چھوٹے بیٹے کا نام پیر سید کرم دین شاہ جبکہ بیٹی کا نام سیدہ فاطمہ بی بی تھا۔

1

پیر سید صدرالدّین شاہؒ

پیر سید صدر الدین شاہؒ ولی کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے آپؒ نے اپنی تمام عمر اطاعت خداوندی اور محبت رسول ﷺ میں گزاری آپؒ کی ولادت ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جو علم و ریاضیت میں شہرت تامہ رکھتا تھا بچپن ہی سے آپ کے چہرے پر بزرگی اور متانت کے آثار نمایاں تھے پیدائش کی خبر جب آپ کے والد محترم کو دی گی تو وہ بہت خوش ہوئے بچے کے کان میں اذان کہی اور اپنے لعاب دہن سے گھٹی دی ساتویں دن آپ کا عقیقہ کرتے ہوئے صدر الدین شاہ نام تجویز فرمایا۔

آپ کا بچپن بہت ہی مختلف انداز میں گزرا گھر میں چونکہ دینداری کا چرچا تھا اس لیے بچپن ہی سے آپ کے اندر دینی لگاؤ پیدا ہو گیا کم سنی میں ہی دینی تعلیم کے حصول کیلئے آپ کو مدرسہ میں داخل کرایا گیا چنانچہ آپ نے قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم کے علاوہ رائج الوقت علوم کو بھی حاصل کیا سات برس کی عمر سے ہی صوم و صلوٰۃ کو باقاعدگی سے ادا کرنا شروع کر دیا نماز ہمیشہ با جماعت ادا فرماتے اس کے علاوہ دیگر نفل نمازوں مثلاً تہجد، اشراق اور چاشت وغیرہ کا بھی خاص اہتمام فرماتے تھے اسی طرح رمضان المبارک، ایام بیض اور عاشورہ محرم کے روزے بھی ہمیشہ رکھتے تھے۔

اپنے والد گرامی کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے کبھی بھی آنکھ اٹھا کر یا بلند آواز سے بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی ایسی حرکت کی جس سے ادب مانع ہو آپ کی شخصیت حسن صورت اور حسن سیرت کا مرقع تھی خوش گفتاری آپکی زندگی کا خاصہ تھی لوگوں سے بڑی نرمی اور خوش اسلوبی سے پیش آتے غلطی پر ناراضگی کا اظہار نہ کرتے بلکہ کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاف فرما دیتے۔

آپ کی ذات میں تواضع وانکساری، لطف وکرم اور حلم وبردباری جیسی خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں سادہ زندگی گزارتے، تکبر اور فخر کرنے والوں کو ناپسند فرماتے، نمود و نمائش کا آپ کی زندگی میں کوئی دخل نہ تھا لباس بھی سادہ پہنتے تھے اور ایسے لباس کو ناپسند فرماتے جس سے تکبر اور غرور کی بو آتی ہو بہت سخی اور فیاض تھے جو کچھ بھی آپ کے پاس ہوتا غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتے سائل کو خالی ہاتھ نہ لٹاتے بلکہ حتی المقدور اس کی مدد فرماتے مہمانوں کی بھی خوب خاطر مدارت کرتے مہمان نوازی کے معاملے میں ہمیشہ اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے رہے روزمرہ کے معاملات کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق سرانجام دیتے، شریعت مطہرہ کے خلاف کسی عمل کو بھی پسند نہیں کرتے تھے کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔

ایک بار آپ نے دریا سے پار جانے کا ارادہ کیا جب آپ دریا کے کنارے پر پہنچے تو آپ کے پہنچنے سے پہلے ہی ملاح کشتی لے کر چل پڑا تھا دریا پانی سے بھرا ہوا تھا آپ نے ملاح کو آواز دی کہ ہمیں بھی کشتی میں سوار کر لے لیکن اس نے کشتی واپس لانے سے انکار کر دیا آپ نے دریا کے کنارے کھڑے ہو کر اپنا قدم دبایا تو کشتی کنارے پر آ لگی تمام لوگ حیران رہ گئے ملاح آپ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی طلب کرتے ہوئے کشتی میں سوار ہونے کی درخواست کرنے لگا آپ نے کشتی میں سوار ہونے سے انکار کر دیا اور اپنی چادر پانی پر بچھا کر اس پر سوار ہو گئے اور چادر سے فرمایا۔

ہم کو دریا پار کرا دے چنانچہ چادر آپ کو دوسرے کنارے پر لے گئی یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کیونکہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس کے تابع

کر دیتا ہے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رقعہ کے ذریعے دریائے نیل کو چلنے کا حکم دیا اور دریائے نیل اس وقت سے لے کر آج تک اسی روانی سے چل رہا ہے۔

دینی علوم کے حصول کے بعد قبلہ والد صاحب نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت طریقت سے مشرف فرماتے ہوئے دستار باندھی اور خرقہ خلافت عطا کرتے ہوئے فرمایا میرا یہ بیٹا ولی عہد ہوگا اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور وظائف نقشبندیہ پڑھنے کی بھی تلقین فرمائی۔

والد گرامی کے وصال کے بعد آپ نے ان کے مشن کو جاری وساری رکھا لوگوں کو نیک کام کرنے کی تلقین کرتے اور برے کاموں سے بچنے کی ہدایت فرماتے تمام لوگوں کیلئے لنگر کا انتظام کرتے اور ہر ایک کی خوب خاطر تواضع فرماتے قبلہ والد محترم نے آپ کی شادی اپنی بھتیجی سے کی جو بہت نیک اور سمجھدار خاتون تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا بڑے بیٹے کا نام محمد ابراہیم شاہ اور چھوٹے بیٹے کا نام محمد دین شاہ تھا۔

آپ نے 19 ربیع الاول 1286ھ بمطابق 1865ء بروز ہفتہ وفات پائی (انا للہ وانا علیہ راجعون)۔ آپ کو اپنے والد گرامی کے ساتھ دفن کیا گیا۔

1

پیر سید ابراہیم شاہؒ

آپؒ کی ولادت حضرت پیر صدرالدّ ین شاہؒ کے گھر ہوئی بزرگوں نے آپ کا نام ابراہیم شاہ تجویز فرمایا ابتدائی تعلیم گھر پر اور مروجہ تعلیم اپنے زمانے کے معتبر اساتذہ سے حاصل کی جبکہ روحانی تربیت اپنے دادا مظہر الاسلام قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ سے حاصل کی انہوں نے آپ کو بیعت طریقت سے مشرف فرماتے ہوئے فیض نقشبندیہ سے بھی مستفیض فرمایا اور نقشبندی وظائف کے ساتھ ساتھ اپنے خاندانی وظائف پڑھنے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔

آپؒ کی شخصیت بڑی سادہ مگر پر وقار تھی غریب پرور اور لوگوں کے دکھ درد کو بانٹنے والے انسان تھے غریبوں مسکینوں کا خاص طور پر خیال رکھتے اور ہر طرح سے ان کی مدد کرتے علماء کرام اور بزرگوں سے خاص عقیدت تھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مخلوق خدا کی رشد وہدایت کو اپنا نصب العین بنایا آپ شریعت پر ثابت قدم رہنے والے نہایت ہی باعمل اور صاحب کرامت بزرگ تھے تحدیث نعمت کے طور پر آپ کی ایک کرامت درج ذیل ہے

ایک دفعہ آپ سرکار موضع ہریا ضلع گجرات میں تشریف لے گئے گرمیوں کا موسم تھا آپ کے مریدوں نے آپ کی چارپائی مکان کے اوپر بچھا دی رات کے وقت مریدوں نے عرض کی حضور دعا فرمائیں پورا سال ہو گیا ہے بارش نہیں ہوئی اس لئے اب تو لوگ اور مویشی بڑے تنگ ہیں آپ نے فرمایا اچھا دعا کریں گے صبح آپ نے جب نیچے اترنے کا ارادہ کیا تو آپ کے مریدوں نے نیچے سے سیڑھی اٹھالی آپ نے فرمایا سیڑھی رکھو لیکن انہوں نے کہا جب تک بارش نہیں ہوگی ہم سیڑھی نہیں رکھیں گے

جب مریدوں نے سیڑھی رکھنے سے انکار کر دیا تو آپ نے دو رکعت نماز نفل ادا کی[1] اور بارگاہ رب العزت میں بارش کیلئے التجا کی آپ کی دعا مستجاب ہوئی اور آپ کے نیچے اترنے سے پہلے ہی بارش شروع ہوگئی اور اتنی بارش ہوئی کہ ہر طرف جل تھل ہو گیا اور مرید خوش ہو گئے۔

اللہ رب العزت نے آپ کو چھ بیٹیاں اور چار بیٹے (سید غلام محی الدین شاہ، سید غلام محمد شاہ، سید احمد بخش شاہ اور سید محمد بخش شاہ) عطا فرمائے جن کی اولاد اب تک موجود ہے۔

آپ کی وفات بروز جمعہ 8 شوال 1317؁ھ بمطابق 1906؁ء میں ہوئی آپ کا مزار کوٹ کالا میں موجود ہے۔

1

پیر سید محمد دین شاہؒ

آپ کی ولادت باسعادت حضرت پیر صدر الدین شاہؒ کے گھر شب جمعۃ المبارک بوقت سحر 4 کاتک 2 محرم الحرام 1254ھ بمطابق 1834ء میں ہوئی۔ بچپن اپنے دادا بزرگوار کی سرپرستی میں گزارا اور ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی جبکہ مروجہ علوم کے حصول کیلئے کئی بزرگوں کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔

ظاہری علوم سے فراغت کے بعد جب آپ کی طبعیت روحانیت کی طرف مائل ہوئی تو آپ کے دادا نے آپ کو بیعت طریقت سے مشرف فرماتے ہوئے فیض نقشبندیہ سے مستفیض فرمایا اور نقشبندی وظائف کے ساتھ ساتھ خاندانی وظائف پڑھنے کی بھی اجازت فرمائی اس کے علاوہ حسب الحکم دادا جان قادری فیض شرقپور شریف میں حضرت قبلہ پیر قاضی غلام مرتضی صاحبؒ المعروف شیشے والی سرکار سے حاصل کیا سرکار نے سلسلہ قادریہ اور قصیدہ غوثیہ پڑھنے کی تلقین فرمائی آپ کے علاوہ قبلہ قاضی صاحب نے کسی کو بیعت سے مشرف نہیں فرمایا۔

آپ نہایت خوبصورت اور نیک سیرت انسان تھے ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرماتے طبیعت میں اگرچہ سادگی تھی لیکن شخصیت میں اس قدر بارعب تھی کہ مجمع میں بیٹھے ہوئے انفرادی حیثیت اختیار کر جاتے علم دوست اور بزرگوں سے محبت کرنے والے تھے غریبوں اور مساکین سے پیار کرتے یہاں تک کہ آپ ہر سال 10 محرم الحرام کو وسیع لنگر پکوا کر غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم فرماتے تھے۔ عام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے عقیدت مندوں سے محبت ونرمی سے پیش آتے اور ہمیشہ ان کی دلجوئی

کرتے۔

1

رشد وہدایت کے سلسلے میں سال میں ایک دفعہ پشاور براستہ پوٹھوہار اور ایک دفعہ لاہور تشریف لے جاتے اپنے عقیدمندوں کو فرمایا کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزاری کا طریقہ یہ ہے کہ انسان کی زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے آپ کسی کو تعویذ یا گٹ وغیرہ بنا کر نہیں دیتے تھے آپ کی زبان ہی سیف الرّحمان تھی جو بات بھی منہ سے نکالتے وہ پوری ہو جاتی۔

ایک مرتبہ ایک آدمی بنام سید جیون شاہ ساکن پھلڑے سیداں نے حاضر ہو کر تنگی معاش کا ذکر کیا۔تو آپ نے اسے کہا کہ ہر نماز کے بعد 100 بار یہ کلام پڑھا کر انشاءاللہ حالات اچھے ہو جائیں گے۔

مرضی مرضی والے دی کی سوہرے دی کی سالے دی

کچھ عرصہ بعد وہ آدمی خوش حال ہو گیا کیونکہ کہ کلام کی نہیں بلکہ بزرگ کی زبان کی تاثیر تھی آپ نے کچھ عرصہ ٹھٹھی کیمبو (ضلع ننکانہ) چلہ کشی میں گزارا اس دوران ایک آدمی نے اولاد کے لئے عرض کی تو آپ نے اسے مکھن لانے کا حکم دیا وہ مکھن لایا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بیٹا عنایت فرمائے گا اس کا نام مکھن رکھنا اور وہ مکھن کی طرح ہی ملائم ہوگا آپ کی بہت سی کرامات ہیں جن کیلئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔

آپ کی وفات 29 صفر 1331ھ بمطابق 7 فروری 1913ء میں ہوئی۔

آپؒ کا مزار نواں کوٹ شریف میں دادا حضور کے ساتھ ہے آپؒ نے ایک توحید نامہ بھی

تحریر کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے آپؒ کے پانچ فرزند (پیر سید غلام نبی شاہ، پیر سید غلام علی شاہ، پیر سید عزیز علی شاہ، پیر سید محمد حنیف شاہ، پیر سید محمد یعقوب علی شاہ) اور پانچ بیٹیاں تھیں۔

1

پیر سید غلام نبی شاہؒ

آپ مظاہر حق قبلہ پیر محمد دین شاہ صاحبؒ کے بڑے بیٹے تھے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی بہت ہی نرم خو اور حلیم الطبع تھے آپ کا حلیہ مبارک، چلنا پھرنا اور کھانا پینا بالکل اپنے والد گرامی کی طرح تھا نہایت خوبصورت اور اچھے کردار و گفتار کے مالک تھے۔

بچپن ہی سے آپ اسلامی تعلیمات سے لگاؤ رکھنے والے اور نماز روزہ کے پابند تھے تعلیم کے مکمل ہو جانے پر والد صاحب نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ قادریہ سے مستفیض فرمایا۔ آپؒ نے ساری زندگی والد صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے سلسلہ کو جاری و ساری رکھا آنے والے سائل کی ہر ممکن ضروریات کو پورا کرتے کئی بھٹکے ہوئے لوگوں کا تزکیہ نفس کرتے ہوئے انہیں صراط مستقیم کا مسافر بنایا۔

انتہائی سادہ طبعیت کے مالک اور تکبر و غرور سے نفرت کرنے والے تھے عاجزی کو پسند کرتے اور اپنا اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرتے تھے آپؒ کی وفات بروز بدھ بوقت ظہر 13 شعبان 1345ھ بمطابق 1925ء میں ہوئی رب العزت نے آپ کو دو بیٹے عنایت فرمائے جن میں سے بڑے کا نام سید فضل احمد شاہ اور چھوٹے کا نام سید سلطان احمد شاہ تھا۔

1

پیر سید فضل احمد شاہؒ

آپؒ کی ولادت باسعادت حضرت پیر غلام نبی شاہ صاحبؒ کے گھر میں ہوئی والد صاحب نے آپ کا نام فضل احمد تجویز فرمایا ظاہری علوم سے فراغت کے بعد والد گرامی نے آپ کو فیض نقشبندیہ قادریہ سے مستفیض فرمایا اس کے علاوہ آپ نے فیض چشتیہ جلال پور شریف سے حضرت پیر فضل شاہ صاحبؒ سے حاصل کیا۔

آپ بچپن ہی سے بہت عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے نماز پنج گانہ ،تہجد، اشراق ، چاشت اور اوابین کے نوافل کا ہر صورت اہتمام فرماتے آپ کی طبعیت اکثر ناساز رہتی لیکن اس کے باوجود بیماری میں بھی نماز قضا نہ ہونے دیتے اور ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہتے آپ اس فکر میں رہتے کہ میرا کوئی بھی دم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ گذرے شریعت مطہرہ پر خود بھی سختی سے کار بند رہتے اور دوسروں کو بھی عمل کرنے کی تلقین کرتے کسی ایسی بات کو پسند نہ فرماتے جس سے شریعت کی خلاف ورزی ہوتی ہو آپ کی عبادت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔

ایک دفعہ آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر ایک آدمی نے پوچھا سرکار آپ پریشان کیوں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں اس وجہ سے پریشان ہوں کہ جتنی عبادت کرنا چاہتا تھا اتنی نہیں کر پایا آپ فطرتاً خاموش طبع اور فضول باتوں کو سخت ناپسند فرماتے تھے علم دوست اور بزرگوں سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے گھر میں کافی کتابیں جمع کر رکھی تھیں اس کے علاوہ آپ کو کتابت کا بھی شوق تھا آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے وظائف کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر محفوظ کر رکھا تھا۔

آپ بروز جمعرات 18 نومبر 1964ء بوقت تہجد اللہ اللہ کرتے ہوئے بارگاہ

خداوندی میں حاضر ہوئے بوقت وفات آپ ہاتھوں پر تسبیح شمار کر رہے تھے لہذا تسبیح شمار کرنے کی وجہ سے آپ کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی دو انگلیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹے (پیر سید ظہور احمد شاہ اور پیر سید بدر منیر احمد شاہ) عطا فرمائے۔

1

پیر سید کرم دین شاہؒ

آپ قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ کے چھوٹے بیٹے تھے والد صاحب نے آپ کا نام کرم دین تجویز فرمایا قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم اپنے وقت کے جید علماء سے حاصل کی جبکہ روحانی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی جنہوں نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ میں بیعت طریقت سے مشرف فرمایا اور آپ کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے طریقہ نقشبندیہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

چونکہ گھر کا ماحول پاکیزہ اور دین داری کا چرچہ تھا علمی اور روحانی محافل میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی تھی اس لئے بچپن ہی سے آپ کے اندر دینی شغف پیدا ہو گیا اور آپ عبادت وریاضت کی طرف مائل ہو گئے آپ کا بچپن عام بچوں سے بالکل مختلف تھا اپنا وقت فضول باتوں اور کھیل کود میں گزارنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرتے چھوٹی عمر سے ہی نماز روزہ کے پابند اور شریعت مصطفی ﷺ پر سختی سے عمل کرنے والے تھے۔

لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آتے غرباء اور مساکین کا بہت خیال رکھتے ہر سائل کی حتیٰ المقدور مدد فرماتے اس کے علاوہ مہمانوں کی بھی خوب خاطر تواضع کرتے خلق خدا کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے مختلف علاقوں کا سفر کیا لوگوں کو شریعت محمدی ﷺ سے روشناس کرایا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تعلیم دی آپؒ فرماتے تھے۔

ایمان والوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی گمراہی سے نکال کر راہ ہدایت کی طرف گامزن کریں اور حتی المقدور برائی سے روک کر نیکی کی طرف راغب کریں

آپؒ پر وقار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے عام لوگوں میں بیٹھے ہوئے انفرادی حیثیت کے مالک دکھائی دیتے لیکن اس کے باوجود آپ کے اندر حد درجے کی عاجزی تھی بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرتے خاص طور پر اپنے والد گرامی اور بڑے بھائی کا بہت احترام کرتے ان کے ہر حکم کی تعمیل فرماتے آپؒ اپنے عقیدت مندوں سے اس طرح حسن سلوک سے پیش آتے کہ ہر کوئی یہی سمجھتا آپ مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں اس کے علاوہ ان کے دکھوں اور غموں کا مداوا بھی فرماتے۔ آپ کی کرامات تو بے شمار ہیں لیکن تحدیث نعمت کے طور پر صرف ایک درج کی جارہی ہے۔

ایک دفعہ آپ کو دوران سفر دھن (ضلع چکوال) کے ویران علاقے میں رات آ گئی آپ کے خادم گھبرا گئے کہ رات کیسے گزرے گی نہ کھانے پینے کا کوئی انتظام ہے نہ ہی آرام کرنے کے لئے کوئی ٹھکانہ، آپ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہے۔

تمام خادم مطمئن ہو گئے جب اندھیرا ہو گیا تو ایک طرف سے کچھ لوگ چارپائیاں، بستر اور کھانے کا سامان لے کر آ گئے تمام خادموں نے سیر ہو کر لنگر کھایا اور بہت اچھے طریقے سے رات بسر کی جب صبح ہوئی تو خادم بستر سمیٹنے لگے آپ نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔

جن لوگوں نے یہ انتظام کیا ہے وہ خود ہی تمام چیزیں سنبھال لیں گے بعد میں خادموں کے پوچھنے پر بتایا کہ وہ جن تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہماری خدمت کے لئے

بھیجا تھا ان علاقوں میں آپ کی کافی کرامات ہیں۔

1

آپ بروز جمعرات 17 رجب المرجب 1288ھ کو فوت ہوئے آپ کو آپ کے والد گرامی کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں اور ایک بیٹا عنایت فرمایا تھا جن کا نام سید غلام رسول شاہ تھا۔

1

پیر سید غلام رسول شاہؒ

آپؒ حضرت پیر سید کرم دین شاہ کے گھر پیدا ہوئے نہایت خوبصورت[1] اور وجیہ چہرے کے مالک تھے مروجہ دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد روحانی تعلیم اپنے دادا قبلہ پیر جھلی شاہ سرکارؒ سے حاصل کی جنہوں نے آپ کو وظائف و عملیات عطا کرتے ہوئے فیض نقشبندیہ سے بھی مستفیض فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمایا تھا نفیس طبیعت کے مالک تھے ہمیشہ خوبصورت لباس پہنتے اور اچھا کھانا تناول فرماتے سخی اور مہمان نواز تھے لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آتے عام لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہر سائل کی بات پوری توجہ سے سنتے اور حتی المقدور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے تھے اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لوگوں کی اصلاح احوال کو اپنا نصب العین بنایا اس مقصد کے لئے دور دراز کے سفر بھی کیے اور خود شریعت پر ثابت قدم رہتے ہوئے عمر بھر لوگوں کو حق بات کی تلقین کرتے رہے آپ بھی صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔

ایک دفعہ آپؒ گھر میں مٹی ڈلوا رہے تھے کام کرنے والوں سے پوچھا کہ کیا کھاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا سرکار آج تو گھی کے پراٹھے اور شکر کھانے کو دل کر رہا ہے آپ نے ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے کھانے کا اہتمام کرنے کا حکم دیا لیکن شکر اس وقت گھر میں نہیں تھی آپ نے اپنے ایک خادم بنام سمند کو حکم دیا کہ برتن میں مٹی بھر کر لے آؤ جب وہ مٹی بھر کر لے آیا تو آپ نے اس مٹی پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو آپ کی دعا کی برکت سے وہ مٹی شکر بن گئی اور تمام لوگوں نے خوش ہو کر پراٹھے اور شکر

کھائی اس میں تعجب کی بات نہیں اللہ والوں کے ہاتھ لگنے سے مٹی سونا بھی بن جاتی ہے۔

آپ 14 رمضان المبارک بروز سوموار 1337ھ میں اللہ کو پیارے ہوئے آپ کا مزار مبارک نواں کوٹ شریف میں موجود ہے،

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے (پیر سید محمد یار شاہؒ، پیر سید احمد یار شاہؒ اور پیر سید محمد عارف شاہؒ) عطا فرمائے جن کی اولاد اب تک موجود ہے۔

1

عمر مبارک

وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جو اپنی زندگیوں کو اطاعت خداوندی کے مطابق گذارتے ہوئے دوسرے لوگوں کی بھی اصلاح کرتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انھیں لوگوں کو ہی کامیابی کی ضمانت دی ہے۔

وَیَاْ مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(آل عمران ۳:۱۰۴)

ترجمہ: جو لوگ اچھائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں وہی حقیقت میں کامیاب ہیں۔

تاجدار مدینہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: وہ آدمی خوش قسمت ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔

مظہر الاسلام قبلہ پیر سید خدا بخش المعروف جھلیشاہ سرکارؒ کی عمر مبارک ایک سو چالیس (140) سال تھی چالیس سال آپ نے علم حاصل کرنے اور ریاضت ومجاہدہ میں گزارے اور باقی عمر آپ نے شریعت اسلامیہ کی تبلیغ اور لوگوں کی اصلاح میں گزار دی۔

آپ کی صحبت اور تربیت سے سینکڑوں لوگوں نے نہ صرف اپنی زندگیوں کو منور کیا بلکہ دوسرے لوگوں کے سینوں میں بھی ہدایت کے چراغ روشن کیے انشاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا اور لوگ اس آستانہ سے فیض حاصل کرکے دین ودنیا کی کامیابیاں حاصل کرتے رہیں گے کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحاً مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

(النحل۱۶:۹۷)

ترجمہ: جو نیک عمل کرے چاہے مرد ہو یا عورت ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے ۔

اسی لئے پیر وارث شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

واث شاہ سدا اوہ جیوندے نیں

جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نیں

1

وصال شریف

یہ آفتاب ولایت ایک عرصہ تک تاریک دلوں کو منور کرنے اور ایک وسیع علاقے میں ہدایت کی کرنیں بکھیرے کے بعد 14 ربیع الآخر 1277ھ بمطابق 16 کاتک 1857ء غروب ہوگیا (انا للہ وانا علیہ راجعون)۔

جب آپ کا آخری وقت قریب آگیا تو آپ نے اپنے اہل خانہ اور عقیدت مندوں کو جمع کر کے فرمایا لگتا ہے مجھے خالق حقیقی کی طرف سے ملاقات کا بلاوا آگیا ہے کیونکہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے لہذا ہر چیز فانی اور اسی مالک کی طرف لوٹ کر جانے والی ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو بقا حاصل ہے وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

سنو! میرے بعد آپس میں پیار و محبت سے رہنا، بزرگوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنا، خلق خدا سے بھلائی اور اچھے اخلاق سے پیش آنا، ہر ممکن ان کی رہنمائی کرنا، اپنی زندگیوں کو احکام خداوندی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق عمل کرتے ہوئے گزارنا، صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو اور دین و دنیا میں بھلائی تمہارا مقدر بنے، ہمیشہ اپنے دل کو اخلاق ضمیمہ سے پاک رکھنا اگر تم میری باتوں پر عمل کرو گے تو دین و دنیا میں سرخروئی نصیب ہوگی اور اگر اس کے خلاف کرو گے تو ذلت و خواری تمہارا مقدر بنے گی۔

اس کے بعد آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی اور خود اپنے حجرہ میں جا کر نوافل اور تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہو گے بوقت سحر آپؒ نے نماز تہجد گزاری اور ذکر و فکر کرنے لگے اسی حالت میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ظاہری طور پر تو ہم

سے جدا ہوئے لیکن آپ کا فیض انشاء اللہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

1

مادہ تاریخ وفات

مظہر الاسلام

(از خواجہ نورالدین ساکن غفری)

1

مہر مبارک پیر جھلی شاہ سرکارؒ



آپؒ خط و کتابت کے دوران اپنی یہ مہر ثبت فرماتے تھے۔

1

مولد و مدفن

قبلہ پیر سید خدا بخش المعروف جھلی شاہ سرکارؒ کا وصال نواں کوٹ شریف میں ہوا
آپؒ فرمایا کرتے تھے ہم دو(2)بار دنیا کی ہوالیں گے تیسری بار ہماری مزار ایک ویران جگہ پر تعمیر ہو گی پھر وہ جگہ ہماری برکت سے آباد ہو جائے گی لہذا آپؒ کی پشین گوئی سچ ثابت ہوئی آپؒ کا گاؤں نواں کوٹ شریف دریا کی نذر ہو گیا اور آپؒ کا جسد خاکی نکال کر دوسری جگہ دفن کیا گیا دوسری بار پھر وہ جگہ طغیانی کی وجہ سے گر گئی اور آپ کے فرمان کے مطابق آپ کے جسد خاکی کو نکال کر ایک ویران جگہ پر آپ کا مزار مبارک تعمیر کیا گیا جو کہ اب نواں کوٹ شریف کے نام سے ہی موسوم ہے۔اور اہل محبت کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔

1

عرس مبارک

آپؒ کا مزار مبارک نواں کوٹ شریف نزد مڈھ رانجھا تحصیل کوٹمومن ضلع سرگودھا میں واقع ہے اور مرجع خلائق خاص و عام ہے جہاں پر ہر سال یکم 2 نومبر کے علاوہ 24,25 جون کو بھی آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے دور دراز سے لوگ جوق در جوق اس روحانی محفل میں شریک ہونے کیلئے دربار شریف پر حاضری دیتے ہیں اور دینی و دنیاوی فیض سے مستفیض ہوتے ہیں۔

عرس کے موقع پر محفل قرآت اور نعت خوانی ہوتی ہے علماء کرام اور مشائخ عظام اپنے مواعظ حسنہ کے ذریعے عوام الناس کی ہدایت و رہنمائی کرتے ہیں اس کے علاوہ محبت خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا جاتا ہے جو کہ اولیاء اللہ کا خصوصی وصف رہا ہے قلب و روح کی پاکیزگی کے لئے محافل ذکر کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے اس کے علاوہ دربار شریف پر لنگر کا خصوصی انتظام ہوتا ہے آج کل کے اس مادی دور میں عرس پاک جیسی محافل آپس میں مل بیٹھنے کا ایک بہانہ ہیں اور ان میں شرکت کرنا کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا ہے کہ وہ اس آستانہ پر اپنی خصوصی رحمت فرماتے ہوئے اس کو قائم و دائم رکھے تاکہ لوگ تا قیامت اس آستانہ سے فیض حاصل کرتے رہیں اور ہمیں ان بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے اور صحیح معنوں میں ان کا جانشین بننے کی توفیق عنایت فرمائے۔ امین ثم امین۔

1

شجرہ طریقت

شجرہ نقشبندیہ مجددیہ

1

حمد ہے سب خالق ارض و سما کے واسطے نعت ختم المرسلین نور الھدٰی کے واسطے

فضل ورحمت کے بھروسے تیرے مولا کریم ہاتھ اپنے میں اٹھاتا ہوں دعا کے واسطے

دل سیاہ لے کر ہوا حاضر تیری درگاہ میں کر منور نور سے ذات بقا کے واسطے

یا الٰہی میں خطا کارم پرخطا ہوں بخش یارب مجھ کو خیر الورٰی کے واسطے

آتش عشق بنی سے سوختہ ہو جان ودل حضرت صدیق اکبر با صفا کے واسطے

مصطفی کے عشق میں ہی زندگانی بسر ہو حضرت سلیمان فارس اتقیاء کے واسطے

یا الٰہی اپنے ذوق وشوق میں کر محومست قاسم عرفان ولی صاحب رضا کے واسطے

زہد تقوی نعمتیں بھی بخش دے رب رحیم حضرت جعفر صادق امام اصفیاء کے واسطے

مثل آئینہ ہو سینہ نور وحدت سے تیرے باطفیل با یزید راہ رہنما کے واسطے

عزت وعظمت عطا ہو دین و دنیا کی مجھے حضرت ابوالحسن خرقانی پیر ہدا کے واسطے

رحم کر مجھ پر اور دیکھ میرا حال زار ابو القاسم گرگانی کان حیا کے واسطے

آساں کر دے یا الٰہی میری سب مشکلیں حضرت بوعلی فارمدی پارسا کے واسطے

عاجزی میری خدایا بارگاہ میں کر قبول حضرت یوسف ہمدانی بحر وسخا کے واسطے

کر منور قلب میر انور اپنے سے خدا عبد الخالق غجدوانی حق نما کے واسطے

دور ہوں بیماریاں حسد وبغض کی قلب سے حضرت محمد عارف صاحب ضیاء کیواسطے

آرزو ہر دم یہی ہے درد ہو مجھ کو عطا حضرت خواجہ محمود آں بادشاہ کے واسطے

کر منظور تو اپنے کرم سے اے خدا بو علی رامیتنی ہادی ہدا کے واسطے [1]

خیال بد سے پاک کردے دل میرا اے خدا حضرت بابا سماسی خوش ادا کے واسطے

ہے میری یہ التجا مجھ کو دکھا رستہ مستقیم حضرت امیر کلال آں پرضیاء کے واسطے

یا الٰہی روحی جسمی مرضاں سب دور کر شاہ بہاؤالدین شمش الاولیاء کے واسطے

قلب ونظر میری غیر سے کر پاک اے رحیم شاہ علاؤ الدین تاجالاولیاء کے واسطے

یا خد اقبر کی سب سختیاں تو دور کر حضرت یعقوب چرخی باوفا کے واسطے

کر عطا مجھ کو یا الٰہی رزق حلال حضرت احرار تاج اصفیاء کے واسطے

صدیق کے صدقے کر عطا صدق مقال خواجہ زاہد محمد افضلا ء کے واسطے

صدقہ پنجتن پاک کا عاجز دکھی تے رحم کر شیخ درویش محمد مشکل کشا کے واسطے

یا الٰہی بحر عصیاں میں پئی کشتی ڈولدی پار لا چا پیر آمکنگی پر سخا کے واسطے

عالم باقی ہو حاصل عالم فانی ہو دور حضرت باقی باللہ اہل بقا کے واسطے

یا الٰہی مصطفی ﷺ کی سنتوں پر قائم رکھ شاہ مجدد شیخ احمد مقتدا کے واسطے

یا رب عشق نبی کی مہر ہو دل پر میرے خواجہ محمد معصوم صاحب جودوسخا کے واسطے

حشر میں سنگت نبی کی کر عطا اے کریم صدقہ محمد نقشبند پر عطا کے واسطے

کر میری قسمت میں نعمت فردوس کی حضرت خواجہ شاہ عبداللہ اتقیاء کے واسطے

آتش عشق بنی سے مرض عصیاں دور ہو حضرت محمد پارسا اس صاحبا کے واسطے

آفت دارین سے محفوظ و سالم رکھ ہمیں شاہ محمد پیر کامل رہنما کے واسطے

بخش دے اپنی محبت دور کر دنیا کا ذوق شیخ عبداللہ ولی ماہ لقا کے واسطے

یا الٰہی حجاب غفلت دل میرے سے دور کر پیر فضل احمد پشاوری پیشوا کے واسطے

ذکر حق ہو ہر دم ورد میرا میرے خدا پیر خدا بخش جھلی شاہ مرد خدا کے واسطے

{نوٹ} 1

اگر کسی کے پاس پیر جھلی شاہ سرکارؒ کی ذات گرامی اور آپ کی کرامات کے بارے میں مزید معلومات ہوں تو کتاب میں دیئے گئے پتے پر ارسال کر کے شکریے کا موقع دیں تا کہ اسے آئندہ ایڈیشن میں شائع کیا جا سکے۔

خداوند کریم ہم سب کو بزرگان دین کی تعلیمات اور ان کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

پتہ۔

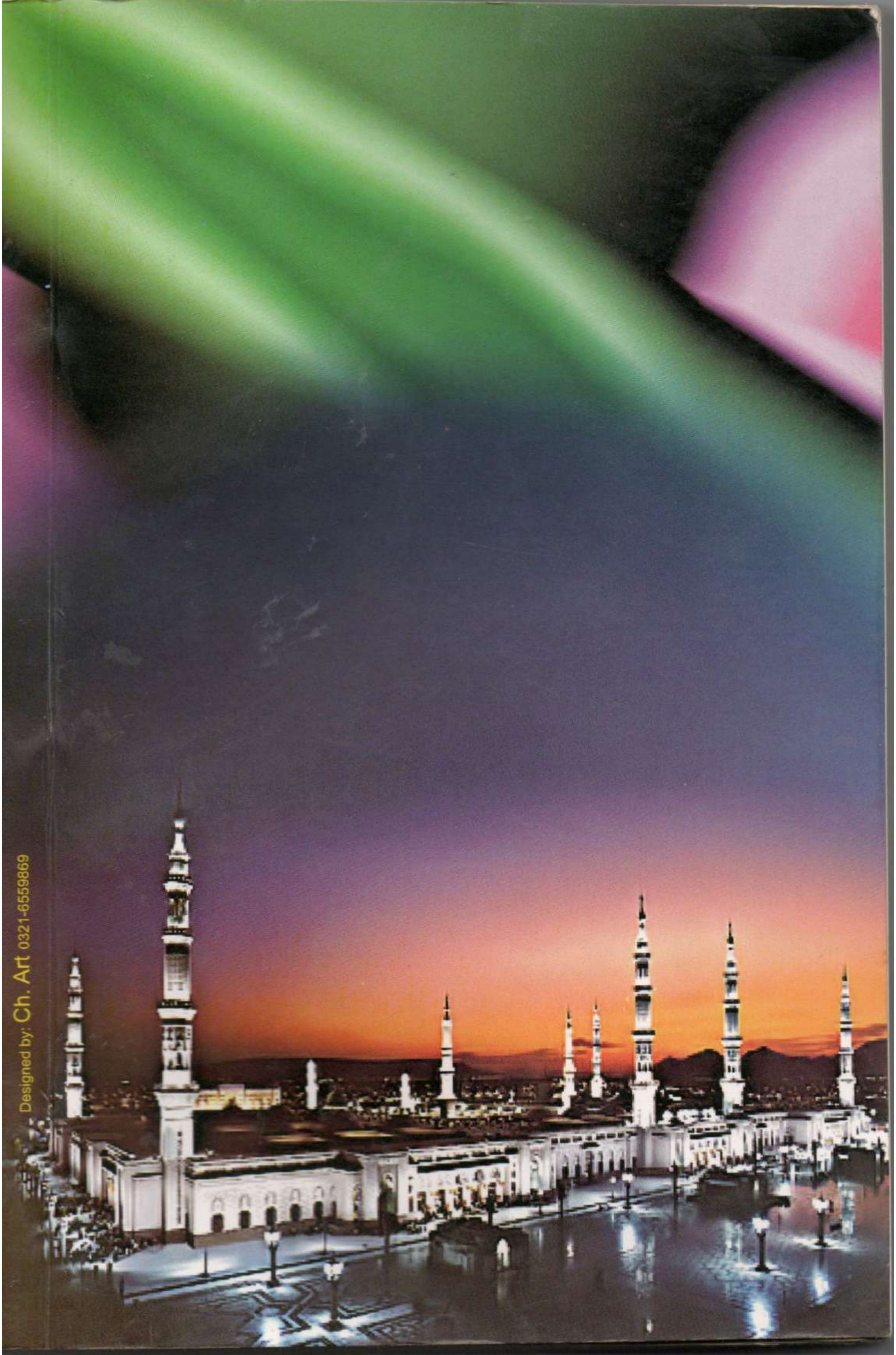
پیر سید ظہور احمد شاہ نواں کوٹ شریف ڈاک خانہ مڈھ رانجھا

تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودہا

فون:

0308-7318116

0344-4411618


Designed by: Ch. Art 0321-6559869